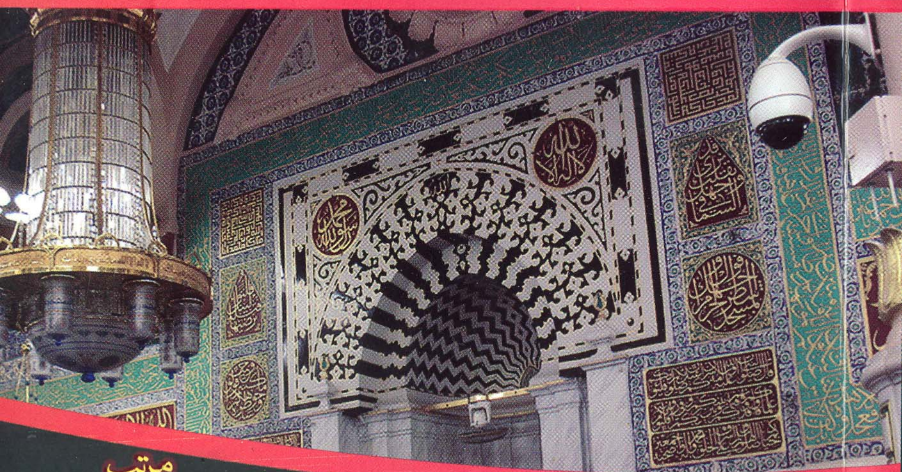
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء: ۱۰۳)

بے شک! مومنوں پر نماز معین وقتوں میں فرض ہے۔

# رفیق الصلوٰۃ

## نماز کے مسائل



مرتب

مفتی محمد رفیق الحسنی

جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم

گلستان جوہر، بلاک ۱۵، کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اِنّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَاباً مَوْقُوْتاً (النساء:۱۰۳)

بےشک! مومنوں پرنماز معین وقتوں میں فرض ہے۔

# رفیقُ الصَّلٰوۃِ

# نماز کے مسائل

مرتب: مفتی محمد رفیق حسنی

ناشر:جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم،گلستانِ جوہر بلاک۔۱۵،کراچی

نام کتاب : رفیق الصلوٰۃ (نماز کے مسائل)

تالیف : مفتی محمد رفیق حسنی (0300-9244269)

کمپوزنگ :

پروف ریڈنگ: پروفیسر عبدالغفور قاسمی ۔ مولانا محمد اویس رفیق حسنی

اشاعت : جون ۲۰۱۵ء

تعداد : ۵۰۰

صفحات :

قیمت :

ناشر : جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم، گلستانِ جوہر کراچی

کتاب ملنے کے پتے

o

o

o

o

# فہرست

مناجات بارگاہِ رسالت مآب علی صاحبہا الصلوۃ والسلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ

هُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَ ضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمٖ
یَااَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

# پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

**اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ جَعَلَ الصَّلٰوۃَ عِمَادَ الدِّیۡنِ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ کَانَ نَبِیًّا مُصَلِّیاً وَ آدَمُ بَیۡنَ الۡمَاءِ وَ الطِّیۡنِ وَعَلٰی آلِہِ الطَّاہِرِیۡنَ وَ اَصۡحَابِہِ الطَّیِّبِیۡنَ ٥**

**اَمَّا بَعۡدُ!**

ایک عرصہ سے عوام وخواص خصوصاً آئمہ اور خطباء کو نماز پڑھتے اور پڑھاتے دیکھتا تھا۔ان کی نمازوں میں خشوع وخضوع تو دور کی بات ہے فرائض اور واجبات کی صحیح ادائیگی بھی نہیں ہوتی تھی ۔انہیں دیکھ کر کڑھتا رہتا تھا کہ کاش ان حضرات کو خصوصاً ائمہ کرام کو کوئی نماز کے فرائض اور واجبات بتائے تا کہ یہ لوگ اپنی نماز کے علاوہ سیکڑوں بلکہ ہزاروں مقتدیوں کی نمازوں کو ضائع ہونے سے بچائیں ۔اس تغافل اور تساہل کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہمارے مدارس میں حفظ، تجوید اور درس نظامی کی کتابیں تو پڑھادی جاتی ہیں مگر نماز کے مسائل پڑھا کر ان کی پریکٹس (Practice) نہیں کرائی جاتی جس کی وجہ سے مدارس کے طلباء جب منصب امامت پر فائز ہوتے ہیں تو بچپن کی عادت کے مطابق نماز پڑھانا شروع کر دیتے ہیں ۔ یہ امام سری نمازوں میں قرأت اور سری وجہری نمازوں

کے تشہدات اور دیگر اذکار بغیر اخراج آواز کے دل میں پڑھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن اور دیگر اذکار پڑھتے وقت آواز کا اتنی مقدار کا ہونا کہ اپنے کانوں میں آواز پہنچے، شرط ہے۔ اور منفردین اور مقتدی حضرات تکبیر تحریمہ تک کا تلفظ آواز سے ادا نہیں کرتے جس کی وجہ سے نماز نہیں ہوتی۔ میں نے ان حالات کے پیش نظر نماز کے بعض اہم مسائل لکھ دیئے ہیں تا کہ لوگ نماز صحیح پڑھ اور پڑھا سکیں۔ میری تمام اساتذہ سے خصوصاً حفظ و ناظرۃ کے استاذوں سے گزراش ہے کہ اس کتاب کو اچھی طرح پڑھ اور سمجھ کر اپنے زیرِ تعلیم بچوں کو مسائل بتا کر پریکٹس (Practice) کرائیں۔ قرآن اور کتابیں پڑھنے پڑھانے سے مقصد عبادات کی صحیح ادائیگی ہوتی ہے۔ جب بچپن میں طلباء اور طالبات نماز صحیح پڑھیں گے، ان کی صحیح نماز پڑھنے کی عادت ہو جائے گی۔ اب امام اور خطیب ہو کر اپنی اور لوکوں کی نماز برباد نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح نماز پڑھنے اور پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ زندگی نے ساتھ دیا تو نماز کے جملہ مسائل پر کتاب لکھنے کا ارادہ ہے فی الحال یہ مختصر کتابچہ جس کا نام ''رفیق الصلوۃ'' پسند کیا ہے۔ پیش خدمت ہے دعاؤں کی درخواست ہے۔

العبدالضعیف محمد رفیق حسنی

جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم، گلستانِ جوہر، بلاک۔۱۵، کراچی۔

۴ر جمادی اولیٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۴ر فروری ۲۰۱۵ء

# انتساب

میرے والدین کریمین سیدی غلام محمد متوفی ۹ / ستمبر ۱۹۸۳ء مطابق یکم ذی الحج ۱۴۰۳ھ اور مخدومتی والدہ صاحبہ جنت بی بی رحمہما اللہ متوفیہ ۱۸ / ستمبر ۲۰۰۰ء مطابق ۱۸ / جمادی الثانیہ ۱۴۲۱ھ، کو شادی کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا انہوں نے اس کا نام محمد ابراہیم رکھا بقضاء الٰہی تقریباً تین سال کی عمر میں وہ فوت ہو گیا۔ اس بیٹے کے فراق سے انہیں نہایت صدمہ پہنچا۔ میری دادی مخدومۃ الصالحات مسماۃ جنت بی بی رحمہا اللہ زوجہ میرے دادا سیدی محمد فاضل رحمۃ اللہ علیہ نہایت غمگین ہوئیں کیونکہ ان کے دوسرے بیٹے صالح محمدؒ کے بیٹے، پیدا ہوتے اور فوت ہو جاتے تھے۔ اب یہی حال میرے والد قبلہ غلام محمدؒ کے ساتھ ہونے لگا۔ دادی صاحبہ نے خواجہ غلام حسنؒ اور دیگر صالحین سے بار بار دعا کرائی اور ان کے بتائے وظائف پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں پوتا عطا فرمائے۔ چنانچہ دادی صاحبہؒ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے میری صورت میں میرے والدین کو بیٹا عطا فرمایا۔ میری ولادت بروز ہفتہ ۱۵ / رمضان ۱۳۶۹ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۵۰ء ہوئی

اور میرا نام محمد رفیق طے ہوا جو آج تک قائم ہے۔

یہ مختصر رسالہ ''رفیق الصلوٰۃ'' سیدۃ الصالحات دادی صاحبہ رحمہا اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں جن کی خصوصی دعاؤں سے میری ولادت ہوئی اور ان کی خصوصی تربیت اور معیت سے اسلامی اور تعلیمی ذہن بنا اور میں نے ان کی صحبت کی وجہ سے بلوغ سے پہلے ہی تعلیم اور نماز، روزہ شروع کردیا۔ الحمدللہ ان کی دعاؤں سے آج تک حسب طاقت نماز روزہ اور تحصیل علم کی توفیق عطا ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

العبد الضعیف محمد رفیق حسنی عفی عنہ

اوّل کلمۂ طیّب: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

دوم کلمۂ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

سوم کلمۂ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ○

ترجمہ: میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور

نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بلند شان اور عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید: لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْـمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَــیٌّ لَّا یَـمُـوْتُ اَبَـدًا اَبَدًا ۝ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝ بِیَـدِہِ الْـخَیْـرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ۝

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ رہے گا، اسے کبھی بھی موت نہیں، وہ عظمت اور بزرگی والا ہے۔

پنجم کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰـہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ

لا اَعْـلَـمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْـعُیُـوْبِ وَ غَـفَّـارُ الذُّنُوْبِ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّ ةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ o

ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، در پردہ ہو یا کھلّم کھلا، اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں۔ اے اللہ بے شک تو عیبوں کا جاننے والا ہے اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بلند شان اور عظمت والا ہے۔

ششم کلمۂ ردّ کفر: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّ أْ تُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّـرْکِ وَالْـکِذْبِ وَالْـغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ

وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ
وَالْمَعَاصِىْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○

ترجمہ: الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے (اس گناہ) سے جس کا مجھے علم نہیں، میں نے شرک سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور (دوسری) ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور میں نے فرمانبرداری کے لیے سر جھکا لیا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

## اذان کے کلمات:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(نوٹ) صبح کی نماز میں "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے بعد دو مرتبہ "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" پڑھا جائے۔

ترجمہ: نماز نیند سے بہت بہتر ہے۔

## اقامت کے کلمات:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

## اذان اور اقامت کے کلمات کے جواب کی تفصیل:

اذان کا جواب عملاً واجب ہے کہ آدمی جس پر جماعت واجب ہے وہ مسجد کی جماعت کے لیے ایسے وقت میں اپنی جگہ سے روانہ ہو کہ جماعت پالے اور اذان اور اقامت کا جواب قولاً سنت ہے۔ ہر کلمہ کے جواب میں سامع وہی کلمہ دہرائے جو مؤذن اور مکبر نے کہا ہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت سامع کہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور صبح کی آذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کا جواب قَدْ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کا جواب اَقَامَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَدَامَھَا اور پہلے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر سامع یہی کلمہ دہرائے اور پھر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھے۔ دوسری مرتبہ کلمہ شہادت سننے پر یہی کلمہ دہرائے اور دونوں انگوٹھے عرضاً آنکھوں پر رکھے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ

یَـارَسُـوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ پھرانگوٹھوں کوچوم لے۔(ردالمحتار)

o اذان میں نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک سنتے وقت سامعین کو انگھوٹھے آنکھوں پر رکھ کر چومنا مستحب ہےاوراحادیث سے ثابت ہے۔چنانچہ شامی میں کنزالعباد سےاورکتاب الفردوس سے منقول ہے کہ سرورِعالم ﷺ نے فرمایا:مَـنْ قَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ عِنْدَ سِمَاعِ اَشْهَدُ اَنَّ مُـحَـمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ فِی الْاَذَانِ أَنَا قَائِدُهٗ وَمُدْخِلُهٗ فِی صُفُوْفِ الْجَنَّةِ۔

(ردالمحتار باب الاذان۔ص:۲۹۳۔مکتبہ ماجدیہ)

ترجمہ: جس شخص نےاذان میں''اَشْهَـدُاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ''کے سننے کے وقت اپنے انگوٹھے چومے میں اس کا قائد ہوں گا اوراسے جنت کی صفوں میں داخل کروں گا۔

**اذان کے بعد کی دعا:** اذان کا جواب دینے کے بعد نبی کریم ﷺ پر دُرود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ االتَّآ مَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ
آتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ
الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ
وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لاَ تُخْلِفُ
الْمِیْعَادَط وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ

وضو میں اعضاء کی دعائیں:

ا) ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوتے وقت پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ
الْاِسْلَامِ٥

ب) کُلی کرتے وقت:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَ حُسْنِ
عِبَادَتِکَ وَ تِلاَوَۃِ الْقُرْآنِ٥

ت) ناک میں پانی چڑھاتے وقت:

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلاَ تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ۝

ث) چہرہ دھوتے وقت:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ۝

ج) دایاں ہاتھ دھوتے وقت:

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَّسِیْرًا۝

ح) بایاں ہاتھ دھوتے وقت:

اَللّٰھُمَّ لاَ تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلاَ مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۝

خ) سر کا مسح کرتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَo

د) کانوں کا مسح کرتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهo

ذ) گردن کا مسح کرتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِo

ر) دایاں قدم دھوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُo

ز) بایاں قدم دھوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْكُوْرًا

وَّتِجَارَتِیُ لَنُ تَبُوُرَاo

وضو مکمل کرنے کے بعد کلمہ شہادت اور دعائیں:

ا) کلمہ شہادت

اَشُهَدُ اَنُ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحُدَهٗ لَا شَرِیُکَ لَهٗ وَ اَشُهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبُدُهٗ وَرَسُوُلُهٗ o

ب) وضو کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجُعَلُنِیُ مِنَ التَّوَّابِیُنَ وَاجُعَلُنِیُ مِنَ الُمُتَطَهِّرِیُنَ وَاجُعَلُنِیُ مِنُ عِبَادِکَ الصَّالِحِیُنَ وَاجُعَلُنِیُ مِنَ الَّذِیُنَ لاَ خَوُفٌ عَلَیُهِمُ وَلاَ هُمُ یَحُزَنُوُنَo

ت) آخر میں یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اشُفِنِیُ بِشِفَآءِ کَ وَدَاوِنِیُ بِدَوَآءِ کَ وَاعُصِمُنِیُ مِنَ الُوَهَلِ وَالُاَمُرَاضِ وَالُاَوُجَاعِo

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ. (از معمولات مجدد الف ثانیؒ)

**تکبیرِ تحریمہ:** اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط

**ثناء:** سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَ تَبَارَکَ اسۡمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ

**سورۃ فاتحہ:**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ oۙ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ oۙ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ oؕ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ oؕ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ oۙ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ oۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ oع

سورۃ التکاثر (پہلی رکعت میں):

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۝۱ لا حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ ط کَلَّا
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳ لا ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ ط کَلَّا
لَوْتَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝۵ ط لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۝۶ لا ثُمَّ
لَتَرَوُنَّھَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۝۷ لا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۝۸ ع

سورۃ الکوثر (دوسری رکعت میں):

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝۱ ط فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝۲ ط
اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳ ع

تنبیہ: بچوں اور بچیوں کو کم از کم چار سورتیں یاد کرائیں تا کہ وہ سنن اور نوافل کی چاروں رکعت میں الگ الگ سورۃ تلاوت کریں۔ بہتر ہے مزید سورۃ النصر اور سورۃ

اخلاص یاد کرائی جائیں۔

سنن اور نوافل کی تیسری رکعت میں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ۙ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ۙ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ۧ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ

۝ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ۧ

رکوع میں جاتے ہوئے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ

رکوع کی تسبیح:      سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

قومہ کیلئے تسمیع وتحمید:      سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الۡحَمۡدُ

سجدہ کے لیے جھکتے ہوئے: اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط

سجدہ کی تسبیح:      سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی

جلسہ کے لیے اٹھتے ہوئے: اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط

دوسرے سجدہ کے لیے جھکتے ہوئے: اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط

قعدہ اولیٰ:      قعدہ اولیٰ میں تشہد التحیات سے عبدہٗ ورسولہٗ تک پڑھیں۔ دوسری رکعت بغیر ثناء کے مکمل کریں۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں امام اور منفرد کے لیے صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا ہے اور مقتدی کو سوائے تکبیرات، تسبیحات اور تشہد کے خاموش رہنا ہے۔

قعدہ اخیرہ:

تشہد: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامَ

عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

درودِ ابراھیمی: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

دعا: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ٥ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ٥

(اس دعا کے علاوہ کوئی بھی قرآن یا حدیث سے دعا پڑھی جا سکتی ہے۔)

دائیں بائیں سلام: اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

سلام سے فارغ ہو کر قبلہ سے سیدھے ہاتھ منحرف ہو کر مختصر دعائیں پڑھ لی جائیں۔ ہر فرض نماز کے سلام کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعائیں پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ط

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ الْھَمَّ وَالْحُزْنَ (حصن حصین)

پہلے درودشریف پھر یہ دعا:

(۱) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْکَ السَّلاَمُ ط تَبَارَکْتَ یَاذَالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَامِ ط (مسلم)

(۲) رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّئَا تِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

(۳) رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَصَلَّی اللّٰہَ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ

خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَ صْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

دعاءِقنوت: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلاَ نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ.

آیت الکرسی: اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۵ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَاشَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَھُوَالْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝۲۵۵

ایمانِ مُجمل: آمَنتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلتُ جَمِیعَ اَحکَامِہٖ

ایمان مُفَصَّل: امَنتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالیَومِ الاٰخِرِ وَ القَدرِ خَیرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالبَعثِ بَعدَ المَوتِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا: اَللّٰھُمَّ افتَحُ لِیُ اَبوَابَ رَحمَتِکَ

نفلی اعتکاف کی نیت: نَوَیتُ الاِعتِکَافَ مَادُمتُ فِیہِ

مسجد سے خارج ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیُ اَسئَلُکَ مِنُ فَضلِکَ

کھانے یا پینے کی ابتداء کی دعا: بِسمِ اللّٰہِ وَ عَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ

کھانے یا پینے کے بعد کی دعا: اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِیُ اَطعَمَنَا

وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَارْزُقْنَا خَیْراً مِنْہُ

سونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ بِاِسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

جاگنے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَااَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

بیت الخلاء سے خارج ہونے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

روزہ رکھنے کی دعا: وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ

روزہ افطار کرنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ

وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

**نمازِ جنازہ کی نیت:** نماز جنازہ کی نیت کرتا ہوں، ثناء اللہ تعالیٰ کے لیے، دُرود شریف سرورِ دو عالم ﷺ کے لیے، دعا حاضر میت کے لیے۔

**ثناء:** سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ جَلَّ ثَنَائُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

**درودِ ابراھیمی:** اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بڑے میت کے لیے دعا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

نابالغ لڑکے کے لیے دعا: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

نابالغ لڑکی کے لیے دعا: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً

# مسائل

## وضو کا بیان

وضو کے چار فرض ہیں:

**(۱) چہرہ دھونا:** سر کے بالوں کی جڑوں سے ٹھوڑی کے نیچے جبڑے کی ہڈی تک طولاً اور ایک کان کی کنپٹی سے دوسرے کان کی کنپٹی تک عرضاً چہرہ اس طرح دھونا کہ بال برابر بھی جلد خشک نہ رہے۔ کان اور رخسار کے درمیانی جگہ اور ہونٹوں کا ظاہری جلد اور آنکھوں کی پلکوں کے اوپر ساری جلد دھونا فرض ہے۔

**(۲) دونوں ہاتھ:** انگلیوں کے پوروں سے لے کر کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا فرض ہیں۔

**(۳) سر کا مسح کرنا:** سر کے چوتھے حصہ کا مسح کرنا فرض ہے۔

**(۴) پیروں کا دھونا:** ٹخنوں سمیت پیروں کو دھونا فرض ہے۔

کسی عضو کے دھونے کا مفہوم یہ ہے کہ عضو پر کم از کم ایک مرتبہ پانی بہہ جائے۔ صرف عضو کو پانی سے تر کر لینے سے وضو نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کو مسح کہتے ہیں۔ غسل نہیں کہتے۔ لہٰذا جن اعضاء کا دھونا فرض ہے، ان کی ساری جلد پر پانی بہانا فرض ہے۔

ہر قسم کے زیور، انگوٹھیاں، کڑے، کانچ کی چوڑیاں وغیرہ سب کے نیچے پانی کا بہہ جانا فرض ہے۔اگر چہ اتارنا پڑے۔

ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کے درمیان بھی پانی کا بہنا شرط ہے۔

اگر اعضاء پر میک اپ کا پلستر لگا ہے جس کے نیچے جلد پر پانی نہیں بہتا یا ناخن پالش جس کی تہہ کے نیچے پانی نہیں بہتا تو وضو نہیں ہوگا۔

اگر وضو کے اعضاء پر زخم ہیں، ان پر پانی بہانا نقصان دہ ہے تو ان اعضاء پر مسح کرنا فرض ہے اور اگر زخموں پر پلستر لگا ہوا ہے تو پلستر پر مسح کرنا ضروری ہے۔

## غسل کا بیان

جنابت اور حیض اور نفاس کے غسل میں تین فرض ہیں:

(۱) **کلی کہ منہ میں حلق تک پانی بہہ جائے:** اگر دانتوں کے سوراخوں میں کوئی چیز پانی کے بہنے سے رکاوٹ ہے، اس کا اتارنا فرض ہے۔ بشرطیکہ اس کے اتارنے پر شدید مشقت اور حرج نہ ہو۔ مثلاً چھالیا، گوشت کے ریشے، طعام کے ٹکڑے، دانتوں سے نکالنا فرض ہے اور اگر دانتوں میں رکی ہوئی چیز یا دانتوں پر چڑھی ہوئی کوئی چیز کا اتارنا مشکل ہوتا ہے تو اس میں کوئی حرج

نہیں ہے۔ جیسے دانتوں پر تار باندھے جاتے ہیں یا دانتوں پر خول چڑھائے جاتے ہیں یا مصنوئی دانت اور ڈاڑھ فکس لگائے جاتے ہیں ۔جن کا اتارنا بہت مشکل ہے اور نقصان دہ ہوتا ہے، ان کے نیچے پانی بہانا شرط نہیں ۔

(۲) ناک میں پانی ڈالنا کہ ناک کے دونوں سوراخوں میں جہاں تک نرم حصہ ہے پانی بہانا فرض ہے۔

(۳) سارے جسم کا دھونا فرض ہے۔سر کے بالوں سے لے کر پیروں کے تلوؤں تک سارے جسم پر پانی بہانا فرض ہے۔اگر جسم کے کسی حصہ پر پانی نہیں بہایا گیا تو غسل نہیں ہوگا۔

## نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز کی نیت کرتے ہی تکبیر تحریمہ اللہ اکبر نماز میں داخل ہونے کی نیت سے نمازی کہے ۔ قیام میں دونوں قدموں کے درمیان چار یا چھ انگلیوں کا فاصلہ رکھے۔ ہاتھوں کو تکبیر سے پہلے اٹھائے اور کانوں کی لو انگوٹھوں سے مس کرتے وقت اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف پر باندھ لے۔ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور اُنگلیوں کے پورے کانوں کے اوپر کے حصہ کے محازی ہوں۔ پھر فوراً ہاتھوں کو اپنی ناف کے نیچے اس طرح

باندھے کہ دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ہو اور بائیں ہاتھ کا انگوٹھا ناف پر ہو اور باقی ہاتھ نیچے ہو۔ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کے پہنچو کو پکڑے اور بقیہ تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے، سر کو ہلکا سا جھکا کر نظر سجدہ کی جگہ رکھے۔ اگر خشوع حاصل کرنے کے لیے آنکھیں بند کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ تکبیر کہہ لینے کے بعد ہاتھ اٹھانا یا ہاتھ ایک مرتبہ نیچے چھوڑ کر دوبارہ باندھنا سنت کے خلاف ہے۔ ہاتھ باندھنا اس قیام میں سنت ہوتا ہے، جس قیام میں قرار اور طول کے ساتھ ساتھ ذکر بھی ہو، قیام فرض ہو یا واجب یا سنت ہو۔ لہٰذا ثناء اور قرأت کے وقت اور رفع یدین کے بعد دعاء قنوت اور جنازہ کی تکبیرات کے وقت ہاتھ بندھے رہنا سنت ہے اور قومہ اور جلسہ کے قرار میں طول نہیں ہے اور عیدین کی تکبیروں کے درمیان ذکر مسنون نہیں ہے اس لیے رفع یدین کے بعد ناف پر ہاتھ نہ باندھے بلکہ کھلے چھوڑ دے۔ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد نمازی فوراً ثناء پڑھے، اگر امام قرأت شروع کر دے اور مقتدی شامل ہو تو مقتدی ثناء نہ پڑھے خواہ جہری نماز ہو یا سری۔ اس کے بعد امام اور منفرد تعوذ اور تسمیہ پڑھیں، مقتدی نہ پڑھے کیونکہ تعوذ اور تسمیہ سورۃ فاتحہ کے تابع ہے۔ مقتدی کو امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ اور قرأت جائز نہیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا سنت ہے اور سورۃ فاتحہ کے بعد اور سورۃ ملاتے وقت، سورۃ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا سنت نہیں ہے مگر پڑھ لینے میں کراہت بھی نہیں ہے۔ سورۃ فاتحہ کے اختتام پر آمین مد کے

ساتھ لیکن بغیر شد کے امام اور منفرد نماز میں اور مقتدی جہری نمازوں میں آہستہ پڑھے۔ بلند آواز سے نہ پڑھے۔ پھر مستقل سورۃ کم از کم تین چھوٹی آیات تلاوت کرے مگر مقتدی کے لیے امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ اور قرأت منع ہے۔

قرأت ختم کرنے کے بعد جھکنے کے عمل کے ساتھ ساتھ اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں پشت سیدھی ہونے پر تکبیر ختم کردے۔ امام کے لیے مناسب ہے کہ رکوع میں جانے کے قریب تکبیر کہے تاکہ مقتدی امام سے پہلے رکوع میں نہ چلے جائیں۔ رکوع میں دونوں ہاتھ کھلی انگلیوں کے ساتھ گھٹنوں پر رکھے، پشت سیدھی رکھے حتیٰ کہ سر اور سرین برابر برابر ہوں اور کم از کم رکوع میں تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم '' پڑھے۔ پھر ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ ''شروع کرتے ہوئے رکوع سے سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہوجائے۔ امام کے لیے سر اٹھانے کے ساتھ ساتھ ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ '' کہنا بہتر ہے۔ کھڑے ہوجانے کے بعد بھی ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ ''اگرچہ جائز ہے، مگر رکوع میں شامل مقتدی کی غلط فہمی کا امکان ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ '' سے پہلے امام ابھی رکوع میں ہوگا کیونکہ اٹھتے وقت ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ ''نہیں پڑھا گیا۔ مقتدی تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے گا جبکہ امام کھڑا ہو چکا ہوگا۔ مقتدی کو امام کے ساتھ رکوع کی حالت میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے رکعت نہیں ملے گی اور وہ سمجھے گا مل گئی ہے۔ لہٰذا قومہ کے لیے اٹھنے کے ساتھ

ساتھ امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه '' کہے اور مقتدی ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ '' پڑھے اور منفرد دونوں پڑھے۔ قومہ میں بالکل سیدھا اطمینان کے ساتھ کھڑا ہو اور اعضاء کا متحرک ہونا بند ہو جائے۔ پھر سجدوں کی طرف جھکتے ہوئے ساتھ ساتھ اللہ اکبر کہے اور سجدوں میں جا کر تکبیر ختم کرے۔ مناسب ہے جھکنے کے آخر میں تکبیر کہے۔ جھکنے سے پہلے تکبیر نہ کہے، ورنہ بعض مقتدی امام سے پہلے سجدوں میں پہنچ جائیں گے۔ سجدوں میں صحت مند نوجوان آدمی پہلے زمین پر گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ رکھے، پھر چہرہ میں سے پیشانی پہلے اور پھر ناک رکھے۔ چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو کے محاذی اور برابر ہوں اور انگلیاں سمٹی ہوئی کعبہ کی طرف متوجہ ہوں۔ پیٹ رانوں سے اور بازو جسم سے جدا رکھے اور کلائیاں زمین سے اٹھا کے رکھے، زمین پر نہ رکھے۔ سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی '' پڑھا جائے۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھے اور جلسہ میں اطمینان کے ساتھ سیدھے پاؤں پر بیٹھے۔ دوسرا سجدہ پہلے سجدے کی طرح کرے، پھر دوسری رکعت کے قیام کے لیے پہلے چہرہ کو اٹھائے، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اٹھا کر بالکل سیدھا قیام میں چلا جائے۔ سجدوں میں ناک کی ہڈی اور پیشانی کا اکثر حصہ زمین کے ساتھ لگانا ضروری ہوتا ہے اور سجدوں مین دونوں پیروں کی دس انگلیاں زمین پر لگانا مستحب ہے لیکن کم از کم ایک انگلی کے پیٹ کا زمین سے لگانا سجدہ کے لیے شرط ہے۔ اگر چہ ایک سیکنڈ کے لیے ہو ورنہ سجدہ ادا نہیں ہوگا۔ اگر نمازی مقتدی

ہے، صف میں اُسے دونوں کہنیاں اور بازو جسم کے ساتھ ملا کے رکھنا سنت ہے تاکہ دوسرے نمازی کو تکلیف نہ ہو اور امام اور منفرد کے لیے دونوں کہنیوں اور بازوؤں کو جسم سے جدا رکھنا سنت ہے اور ہر سجدے میں پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنا سنت ہے۔ خواہ امام ہو یا منفرد ہو یا مقتدی۔ دوسری رکعت کی کیفیت پہلی رکعت کی طرح ہے مگر دوسری رکعت میں ثناء اور تعوذ نہیں ہے۔ امام اور منفرد کے لیے سورۃ فاتحہ سے پہلے ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ دوسری رکعت کے بعد رُباعی یا ثلاثی نماز میں دو رکعت کے بعد پہلا قعدہ ہے۔ قعدہ میں دایاں قدم کھڑا رکھے اور پیر کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ رکھے اور الٹے پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ کر اور ہاتھوں کے پنجوں کو گھٹنوں پر انگلیاں قبلہ رخ کرتے ہوئے پھیلا کر رکھے۔ گھٹنوں سے نیچے نہ ہوں۔ اسی کیفیت کے قعدہ میں تشہد ''عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ'' تک پڑھے۔ قعدہ میں پیروں کی قینچی بنا کر پیروں پر بیٹھنا یا دونوں پیر کھڑے رکھنا اور ران پر بیٹھنا، بغیر عذر سنت کے خلاف ہے۔ تشہد میں اشارہ کے متعلق دو قول ہی راجح ہیں۔ ایک یہ کہ اشارہ نہ کرے۔ چنانچہ درمختار میں: ''لَا یُشِیْرُ بِسَبَابَتِہٖ عِنْدَ الشَّھَادَۃِ وَعَلَیْہِ الْفَتْوٰی کَمَا فِیْ اللُّولُوالجیة وَالتَجْنِیس و عمدة المفتی'' (ص:۳/۳۵۸/ ط۔ دمشق)

ترجمہ: شہادۃ کے وقت سبابہ (شہادت کی) انگلی سے اشارہ نہ کرے اور اسی پر فتویٰ ہے، جیسے مذکورہ کتابوں میں مذکور ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی نے مکتوبات شریفہ میں اسی

قول کو ترجیح دی ہے اس لیے نقشبندی مجددی ان کی پیروی کرتے ہیں اور اشارہ نہیں کرتے۔

دوم یہ کہ اشارہ کرے اور اشارہ کرنا مستحب ہے اس کا طریقہ ''اَشْهَدُ'' شروع کرتے وقت خنصر اور بنصر (چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی) کو گولائی میں بند کردے اور وُسطیٰ (درمیانی انگلی) اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے کہ انگوٹھے کا سر، درمیانی انگلی کے سر پر رکھے اور سبابہ انگلی نفی کے وقت یعنی ''اَنْ لَا اِلٰهَ'' پر اٹھائے اور ''اِلَّا اللّٰه'' پر رکھ دے اور اسی کیفیت میں بقیہ تشہد مکمل کرے اور آخری قعدہ میں سلام تک دائیں ہاتھ کی یہی کیفیت رہے پھر کھول دے۔(حاشیہ ردالمحتار منقول از ملا علی قاری)

کچھ لوگ اسی پر عمل کرتے ہیں۔مگر بہار شریعت میں مذکور ہے لفظ ''لا'' پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ ''اِلَّا'' پر گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے۔(ص:۵۰۵۔مکتبۃ المدینہ)

یہی دو قول جمہور احناف کے نزدیک راجح ہیں یا تو اشارہ نہ کرے اگر اشارہ کرے تو یہی ''تحلیق'' کا طریقہ اختیار کرے۔(ردالمحتار۔ص:۳۰/۳۶۱۔مکتبہ شامی)۔

بغیر حلقہ کہ صرف سبابہ کا اشارہ احناف کے نزدیک ضعیف قول ہے۔نماز کی تشہد میں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ'' کے خطاب میں نبی کریم ﷺ پر سلام میں انشاء کا ارادہ کرے اخبار اور حکایت کا ارادہ نہ کرے یعنی آپ ﷺ کو مخاطب سمجھے کہ وہ

سلام سماعت فرما رہے ہیں۔ یہ ارادہ نہ کرے کہ آپ نے یہ کلمات پڑھے تھے لہٰذا میں پڑھ رہا ہوں۔ درمختار میں ہے ''وَيَقْصُدُ بِاَلْفَاظِ التَّشَهُّدِ مَعَانِيهَا مُرَادَةً لَّه‘ عَلٰى وَجْهِ الْاِنْشَاءِ كَاَنَّه‘ يُحَيِّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيُسَلِّمُ نَبِيَّه‘ وَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَوْلِيَائِهٖ وَلَا الْاِخْبَارِ عَنْ ذَالِكَ'' (ص:۳/۲۶۴/ ط۔دمشق)

ترجمہ: اور تشہد کے الفاظ سے ان کے معانی کا قصد کرے یہ کہ اس کی مراد انشاء ہے گویا کہ وہ التحیات سے اللہ تعالیٰ کو تحیت اور ہدیۃً پیش کر رہا ہے اور نبی کریم ﷺ پر اور اپنے نفس اور اولیاء صالحین پر سلام کر رہا ہے اخبار کی نیت نہ کرے۔

تشہد کے بعد فوراً اگلی رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔ ''عَبْدُه‘ وَرَسُوْلُه‘'' کے بعد تاخیر نہ کرے ورنہ سہواً تین بار ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار تاخیر سے سجدہ سہو لازم آئے گا۔

رباعی فرائض کی آخری دو رکعت اور مغرب کی آخری رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ آہستہ امام اور منفرد کے لیے سنت ہے اور مقتدی نہ پڑھے۔ اگر سہواً یا قصداً سورۃ پر زیادتی کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ منفرد یا امام کو اختیار ہے صرف سورۃ فاتحہ پڑھیں یا تین بار تسبیح سبحان اللہ پڑھیں یا تین تسبیحات کی مقدار خاموش کھڑے رہیں۔ خاموش رہنے میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ فرضوں کی آخری رکعات میں تین چھوٹی آیت کی مقدار صرف قیام فرض ہے۔

وتروں اور سنن کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کم از کم تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت کی تلاوت واجب ہے مگر وتر، مؤکدہ سنتوں کے پہلے قعدہ میں فرضوں کی طرح تشہد ''عبدہ ورسولہ'' تک پڑھے۔تین تسبیحات کی مقدار تاخیر سے سجدہ سہو واجب ہو جائے گا اور سنن غیر مؤکدہ اور رباعی نوافل کے پہلے قعدہ میں ''عَبْـــدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ'' کے بعد درود شریف بھی پڑھنا مستحب ہے۔

ہر نماز کے آخری قعدہ میں بیٹھنے کی کیفیت پہلے قعدہ کی طرح ہے۔آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درودِ ابراہیمی پڑھنا سنت ہے۔درود شریف کے بعد قرآن یا حدیث سے کوئی دعا پڑھنا مستحب ہے۔مستحب ہے کہ درود شریف میں حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ناموں کی ابتداء میں سیدنا پڑھا جائے۔درمختار میں ہے ''نُدِبَ السِّیَادَۃُ لِاَنَّ زِیَادَۃَ الْاِخْبَارِ بِالْوَاقِعِ عَنْ سُلُوْکِ الْاَدَبِ فَھُوَ اَفْضَلُ مِنْ تَرْکِہٖ''(ص:۳/۲۷۶۔مکتبہ دمشق)

ترجمہ: اور ''سید'' کا اضافہ مستحب ہے کیونکہ نفس الامری اور واقعی امر کی زیادتی سے خبر دینا ادب کا ہی راستہ ہے پس سیدنا کا ذکر اس کے ترک سے افضل ہے۔

دعا کے بعد دائیں اور بائیں جانب سلام کیے جائیں اور چہرہ کو قبلہ کی جہت سے دائیں اور پھر بائیں طرف اس طرح پھیرے کہ اس کے رخساروں کی سفیدی پیچھے والوں کے لیے دیکھی جا سکے۔امام دائیں جانب سلام سے نماز میں شریک اپنے دائیں

جانب بیٹھے ہوئے مردوں اور عورتوں اور بچوں، محافظ اور کراماً کاتبین فرشتوں اور جنات کی نیت کرے اور بائیں جانب سلام سے بائیں طرف والے نماز میں شریک مردوں، عورتوں، بچوں، فرشتوں کراماً کاتبین، محافظ اور جنات کی نیت کرے۔ اور منفرد بالغ آدمی کراماً کاتبین اور ذاتی محافظ فرشتوں کی نیت کرے اور نابالغ بچہ منفرد ذاتی محافظ فرشتوں اور حسنات کے کاتب کی نیت کرے کیونکہ نابالغ کے ساتھ سیآت کا کاتب فرشتہ نہیں ہوتا اور امام کے پیچھے بیٹھنے والا مقتدی دونوں سلاموں میں امام کی نیت بھی کرے اور باقی مقتدی اپنے دائیں بائیں نماز میں شریک لوگوں اور فرشتوں اور جنات کی نیت کریں۔ امام جس جانب بیٹھا ہوا سی جانب سلام سے امام کی نیت کی جائے۔

## نمازی کے سلام کہنے میں آج کا المیہ:

o آج کا المیہ یہ ہے کہ سلام کہنے والے مقتدی اور منفرد صرف چہرے کو دائیں اور بائیں گھما لیتے ہیں اور سلام کے الفاظ کا تلفظ نہیں کرتے ۔ جب تلفظ نہیں کرتے تو سلام سے لوگوں کی نیت بھی نہیں ہوگی ۔ حالانکہ سلام کا تلفظ نماز سے خروج کے لیے واجب ہے۔ جو لوگ دائیں بائیں چہرہ گھما لیتے ہیں اور سلام کا تلفظ نہیں کرتے وہ نماز سے خارج ہی نہیں ہوتے وہ سمجھتے ہیں ہم نماز سے خارج ہو گئے ہیں پھر ایسے لوگوں کا نماز سے خروج باہم کلام کرنے یا مسجد سے خارج ہو جانے سے ہوتا ہے۔ صرف قبلہ سے

انحراف میں جب تک مسجد میں ہوں ایک روایت پر خروج واقع نہیں ہوتا۔ ان پر واجب ہے دوبارہ بیٹھ کر سلام کریں اور سلام میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو بھی کریں اور چونکہ بغیر تلفظ سلام نماز سے طعام اور کلام کے ذریعہ خروج میں سلام جو کہ واجب تھا اس کو قصداً ترک کیا گیا لہٰذا نماز مکروہ تحریمی واقع ہوئی جس کا اعادہ واجب ہے نیز سلام کہنے والے لوگوں کو ہر شریکِ نماز، نمازی کی سلام میں نیت کرنے سے بیس نیکیاں ملتی ہیں۔ اگر جماعت میں ایک ہزار آدمی ہے تو سلام کہنے اور سلام میں ہر نمازی کی نیت کرنے سے بیس ہزار نیکیاں حاصل ہوں گی۔ نماز میں شریک ملائکہ اور جنات کی تعداد الگ ہے۔ اس غفلت سے کتنا خسارہ ہو گیا کہ نماز پڑھنے والے جو سلام کا تلفظ نہیں کرتے ان کی نماز ناقص، مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ اس پر نہایت کم ثواب ملتا ہے اور سلام کے لفظ سے ہزاروں نیکیوں سے محروم ہوتے ہیں۔ سلام کا تلفظ نہ کرنے والوں کو سلام کے ثواب سے محروم ہونا پڑتا ہے اور سلام کرنے والے جو سلام تو کرتے ہیں لیکن لوگوں کی نیت نہیں کرتے انہیں صرف ایک سلام کا ثواب ملتا ہے۔ اسی مقام کو بیان کرتے ہوئے صاحب درمختار افسوس فرماتے ہیں: ''وَلَعَمْرِی قَدْ صَارَ هٰذَا كَالشَّرِيْعَةِ الْمَنْسُوْخَةِ لَايَكَادُ يَنْوِی اَحَدٌ شَيْئاً اِلَّاالْفُقَهَاءُ وَ فِيْهِ نَظَرٌ'' (ص:۳/۴۶۴۔دمشق)

ترجمہ: اور مجھے اپنی زندگی کے خالق کی قسم نماز کا سلام منسوخہ شریعت کی طرح ہو گیا

ہے تقریباً کوئی ایک نمازی لفظ سلام سے لوگوں اور فرشتوں اور جنات کی نیت نہیں کرتا مگر فقہاء اوراس میں بھی بحث ہے یعنی فقہاء میں سے بھی بعض نیت کرتے ہیں۔

لیکن یہ صاحب درمختار محمد علاء الدین الحصکفی متوفی (۱۰/شوال ۱۰۸۸ھ) کے زمانہ کی بات تھی جس کو تقریباً پانچ سو سال ہونے والے ہیں۔لیکن آج المیہ یہ ہے کہ اکثر آدمی اور عورتیں سلام کے الفاظ کا تلفظ نہیں کرتے صرف مساجد کے ائمہ اور وہ بھی صرف فرائض میں یا بعض علماء یا صالحین اور صالحات سلام کا تلفظ کرتے ہوں گے۔میں جب بھی صف میں ہوتا ہوں میرے دائیں بائیں بیٹھے نمازی امام کے سلام کے وقت صرف دائیں بائیں چہرہ گھما لیتے ہیں۔ان کی زبان غیر متحرک اور منہ بند ہوتا ہے۔لب حرکت نہیں کرتے۔(اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّااِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ)

علماء اور خطباء جمعہ اور دیگر محافل کے اجتماعات میں اور اساتذہ تدریس کی کلاسوں میں خصوصاً قرانی اساتذہ اپنے تلامذہ کو نماز کے مسائل سے آگاہ کریں اور عملاً انہیں چیک کریں کیونکہ بچپن کی عادت زندگی بھر رہتی ہے۔

## جماعت کے بعد مختصر دعاؤں کا ذکر:

o فرض نمازوں خصوصاً وہ نمازیں جن میں فرائض کے بعد سنن مؤکدہ پڑھے جاتے ہیں ظہر، مغرب اور عشاء ان میں ائمہ کے لیے لازم ہے کہ مختصر دعا کریں اور وہ بھی

آہستہ آواز اور طلب کی نیت سے۔ سرورِ دو عالم ﷺ سلام کے بعد ''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ'' کہنے کی مقدار توقف فرماتے تھے اور پھر سنتوں کے لیے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ اگر نماز کے بعد سنتیں نہیں ہوتیں تو اتنی دیر توقف فرمانے کے بعد روزمرہ کے معمولات میں مشغول ہو جاتے اور کبھی کبھی فرض نماز کے بعد ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ'' پڑھتے اور دعا فرماتے۔ (ص: ۳۰/ ۴۲۴) طویل دعا نہیں فرماتے تھے۔ اس لیے ہمارے فقہاء نے فرمایا فرضوں کی جماعت کے بعد سنتوں کے پڑھنے میں زیادہ تاخیر مکروہ ہے۔ زیادہ دیر کرنے پر سنتوں کے سنت ہونے کا ثواب نہیں ملتا صرف نفل کا ثواب ملتا ہے۔ کاش ائمہ کو سنتوں کے سنت ہونے کے ثواب کا علم ہوتا تو نماز کے بعد دعائیں طویل نہ کرتے۔ لاکھوں نوافل ایک سنت کے ثواب سے ہلکی ہوتی ہیں لہٰذا فرضوں کے بعد سنن جلدی ادا کریں باقی اوراد اور وظائف جن کا احادیث میں نماز کے بعد پڑھنے کا ارشاد مبارک یا کسی بزرگ کا قول یا حکم ہے، وہ سنن اور نوافل کے بعد پڑھے جائیں۔

## اَوراد و وظائف پڑھنے کا وقت:

٥ اگر چہ اوراد اور وظائف میں بعض علماء نے فرضوں کے بعد وظائف پڑھنے کا قول بھی کیا ہے لیکن کسی نے دعا کی طوالت کا ذکر نہیں کیا۔لہٰذا جماعت میں نماز کے ائمہ زیادہ سے زیادہ دو، تین منٹ کی دعا مانگیں اور مقتدیوں کو آزاد کردیں۔طویل دعا خلوت کی محافل میں مانگیں۔لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنے اور تالیف کے ارادہ سے طویل اور جہری دعا سے الٹا گناہ ہوتا ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:''اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعاً وَّ خُفْیَةً اِنَّ اللّٰهَ لاَ یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنِ''(اعراف:۵۵)

ترجمہ: اپنے رب سے عاجزی کے ساتھ اور آہستہ دعا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

علماء نے حد سے کی تفسیر میں لکھا چلّا کر طبعی آواز سے، بلند آواز سے دعا اور ریاکاری کی طویل دعا، حد سے تجاوز میں داخل ہے۔خصوصاً جب اسپیکر پر جہری دعا یا ذکر حد سے زیادہ طویل ہو مسبوق اور سونے والوں اور بیماروں کے لیے ایذاء کا باعث ہو، سخت مکروہ ہے۔حضرت عبداللہ ابن مسعود نے بلند آواز سے اجتماعی ذکر کرنے والوں کو مسجد سے نکال دیا تھا اور فرمایا تھا''مَا اَرَاکُمْ اِلَّا مُبْتَدِّعِیْن''

ترجمہ: بے شک میں نہیں گمان کرتا تمہیں مگر بدعت کرنے والے۔

(ردالمحتار۔باب:الحضر والاباحت)

سنن کی ادا میں تاخیر سے سنن کا ثواب بطور سنت حاصل نہیں ہوگا بلکہ نوافل کے برابر ثواب ہوگا۔(درمختار۔ص:۳/۴۲۶) اور سنت کا ثواب ہزاروں نوافل سے زیادہ ہوتا ہے۔(کتب فقہ)

نماز کی سنن اور نوافل کے بعد تین مرتبہ استغفار، آیت الکرسی، سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا مستحب ہے۔ نیز تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمدللہ، تینتیس (۳۳) مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ ’’لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ‘‘ پڑھنا مستحب ہے۔

## ﴿ خواتین کی نماز کا طریقہ ﴾

خواتین کی نماز کا طریقہ اور کیفیت افعال اور اذکار میں مردوں جیسی ہوتی ہے فرائض کی رکعات، واجب اور صبح کی سنتوں کی رکعات میں جس طرح مردوں پر قیام فرض ہے اسی طرح عورتوں پر بھی قیام فرض ہے۔ تکبیر تحریمہ، قرأت، رکوع، قومہ، سجدے، سجدوں میں جلسہ، تسبیحات، قعدہ اولیٰ، آخیرہ، درود اور دعا وسلام جس طرح مردوں کے

لیے فرض اور واجب اور سنت ہیں عورتوں کے لیے بھی اسی طرح فرض، واجب اور سنت ہیں۔ تبیین الحقائق اور ردالمحتار (شامی) میں عورتوں اور مردوں کی نماز میں فرق کے متعلق متعدد امور لکھے گئے ہیں۔

## مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق کی چھبیس (26) وجوہات:

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت عورت اپنے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔

(۲) عورت آستینوں سے ہاتھ باہر نہ نکالے۔

(۳) دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے۔

(۴) سینے پر ہاتھ اس طرح باندھے کہ کلائیوں کا ایک حصہ پستانوں کے اوپر آجائے۔

(۵) رکوع میں صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچیں۔ مردوں کی طرح پشت سرین کے برابر سیدھی نہ کرے۔

(۶) رکوع میں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں کے ساتھ چمٹا کے رکھے۔ مردوں کی طرح کھلے اور الگ نہ رکھے اور سکڑ کر رکوع کرے۔

(۷) عورت رکوع میں گھٹنوں پر انگلیاں ملا کر رکھے اور ہاتھوں پر زور نہ دے۔ مردوں کی طرح انگلیاں پھیلا کر گھٹنوں کو نہ پکڑے۔

(۸) گھٹنے جھکے ہوئے رکھے۔ مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔

(۹) سجدوں میں عورت پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا کے رکھے مردوں کی طرح پیٹ کو رانوں سے دور نہ رکھے۔

(۱۰) عورت سجدوں میں بازوؤں کو پہلو سے ملا کے رکھے۔ مردوں کی طرح بازوؤں کو پہلو سے جدا نہ رکھے۔

(۱۱) عورت سجدوں میں کہنیوں اور کلائیوں کو زمین پر بچھائے رکھے۔ مردوں کی طرح کہنیوں اور کلائیوں کو زمین سے اٹھا کے نہ رکھے۔

(۱۲) عورت سجدوں میں دونوں پیروں کو دائیں طرف نکال دے۔ مردوں کی طرح دونوں پیر کھڑے کر کے انگلیوں کو قبلہ رخ نہ کرے۔

(۱۳) عورت انتہائی سمٹ کر سجدے کرے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے۔ مردوں کی طرح کھل کر سجدے نہ کرے۔

(۱۴) قعدہ اور جلسہ میں دونوں قدم دائیں جانب نکال کر اپنے کولہے کے اوپر بیٹھے۔ مردوں کی طرح دائیں پیر کو کھڑا کر کے بائیں پیر کو بچھا کر اس کے اوپر نہ بیٹھے۔

(۱۵) قعدہ میں اپنے ہاتھ، رانوں پر انگلیاں ملا کر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے سر گھٹنوں تک پہنچیں۔ مردوں کی طرح انگلیاں پھیلا کے نہ رکھے۔

(١٦) نماز میں آگے گزرنے والے کو مردوں کی طرح بلند آواز کی تسبیح یا قرأۃ کے جہر سے نہ روکے بلکہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے۔

(١٧) مردوں کی امامت عورت نہیں کرسکتی۔

(١٨.١) عورت کا عورتوں کی امامت کرانا جائز ہے، مگر مکروہ ہے۔

آج کل نماز کی ترغیب اور تکثیر کی غرض سے خصوصاً تراویح اور مدارس میں عورتوں کی جماعت مکروہ نہیں ہے۔(رفیق الصائمین)

(١٨.٢) عورتوں کی جماعت میں عورتوں کے لیے امام عورت صف کے اندر کھڑی ہوکر امامت کرائے صف سے آگے نہ ہو۔

(١٩) اگر فتنہ کا خوف ہوتو مساجد کی جماعت میں عورتیں شریک نہ ہوں۔ ان کی شرکت مکروہ ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں مسجد آنے اور جانے میں عورتوں کو کسی فتنہ کا خوف نہیں ہوتا۔ خصوصاً جمعہ میں مسائل کے علم کے لیے شرکت جائز ہے۔(محمد رفیق حسنی)

(٢٠) جمعہ کی نماز اور عیدین کی نمازیں عورتوں پر واجب نہیں ہیں۔

(٢١) عورتوں کے لیے فجر کی نماز میں اسفار اور سفیدی کی انتظار مستحب نہیں ہے۔

(٢٢) امامت کی حالت میں عورت جہری نمازوں میں تکبیرات اور قرأت میں آواز اتنی بلند نہ کرے جس کو اجنبی مرد سن سکیں۔

(۲۳) محرم عورتوں یا بیوی کی موجودگی میں غیر محرم عورتوں کی امامت مرد کرا سکتا ہے۔

(۲۴) جماعت میں عورتوں کی صفوں کا مردوں اور نابالغ بچوں کے آخر میں ہونا فرض ہے۔

(۲۵) مردوں کی جماعت میں شریک عورتوں کی امامت کے لیے امام کو عورتوں کی امامت کی نیت کرنا شرط ہے۔اگر امام نے عورتوں کے لیے امام ہونیکی نیت نہیں کی تو عورتوں کی نماز ادا نہیں ہوگی۔لیکن امام کو مردوں کے لیے امام ہونے کی نیت کرنا شرط نہیں ہے۔

(۲۶) عورتوں کا سر کے بالوں کی جڑ سے ٹھوڑی کے نیچے ہڈی کی حد تک طولاً اور ایک کان سے دوسرے کان کے درمیان عرضاً چہرہ عورت نہیں ہے۔اسے عریاں رکھا جائے اور پہنچوں کے ماسوا تک ہاتھوں کی ہتھیلی اور پشت، ستر نہیں ہے اور پیر ٹخنوں تک، ٹخنوں کے سوا ستر نہیں ہیں۔ان تین اعضاء کے علاوہ سب عورتوں کا سارا جسم نماز میں عورت ہے۔جس کا کشف نماز کے لیے مفسد ہے۔درمختار میں ہے:''وَلِلْحُرَّةِ وَلَوْ خُنْثٰی جَمِیْعُ بَدَنِهَا حَتّٰی شَعْرِهَا النَّازِلِ فِی الْاَصَحِّ خَلاَ الْوَجْهِ وَالْکَفَّیْنِ فَظَهْرُ الْکَفِّ عَوْرَةٌ عَلَی الْمَذْهَبِ وَالْقَدَمَیْنِ عَلَی الْمُعْتَمَدِ وَصَوْتُهَا عَلَی الرَّاجِحِ وَزِرَاعَیْهَا عَلَی الْمَرْجُوْحِ''(ص:۱۶تا۲۱۔مطبع دمشق)۔

ترجمہ: اور آزاد عورت اور خنثی کے لیے سارا بدن حتی کہ اس کے سر کی حد سے نیچے لٹکے ہوئے بال بھی عورت ہیں، سوائے چہرہ اور ہتھیلیوں کے۔ پس ہتھیلی کی پشت اس قول پر جو مذہب ہے عورت ہے۔ اور دونوں پیر قول معتمد پر عورت نہیں ہیں۔ عورت کا آواز راجح قول پر عورت نہیں ہے اور کلائیاں مرجوح قول پر عورت نہیں ہیں۔

## نماز کی حالت میں عورتوں کی سَتَر کا ذکر:

۱) **تنبیہ:** خواتین کا جسم ماسوائے تین اعضاء چہرہ اور ہاتھ اور قدم نماز کے جواز کے لیے شرط ہے اور یہ حکم سب آزاد خواتین کے لیے ہے۔ محرم ہوں یا غیر محرم۔

## حرمتِ نظر کے لحاظ سے خواتین کی اقسام:

حرمت نظر اور جواز نظر کے اعتبار سے خواتین کے متعدد اقسام ہیں۔ لونڈی، حرۃ صالحہ، فاسقہ، ذمیہ کافرہ، حربیہ کافرۃ، زوجہ، محرم (جس کے ساتھ ہمیشہ نکاح نہ ہوسکے) اور اجنبیہ (جس کے ساتھ نکاح ہوسکے) سب اقسام کی عورتوں کے سارے اعضاء نظر کے اعتبار سے عورت نہیں ہیں۔ اس کی تفصیل کے لیے ہماری کتاب ''رفیق البرکات لاھل الزکاۃ'' اور ''رفیق

العــروسین ‘‘ملاحظہ فرمائیں۔اس مقام پر نماز کے حوالہ سے حرۃ یعنی آزاد عورت کے اعضاء مستورۃ کی بحث ہے جن اعضاء کے بقدر رکن کل یا ربع کے کشف سے اگرچہ عورت خلوۃ میں رات کی ظلمت اور تاریک کمرہ میں نماز پڑھ رہی ہو،نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

**تنبیہ:** ہتھیلیوں کی پشت اور پیروں کا تحتانی اور فوقانی حصہ اور کلائیوں اور سر کے نیچے لٹکنے والے بالوں کے عورت ہونے میں اختلاف ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک ہاتھ گٹوں تک اور قدم ٹخنوں تک عورت نہیں ہیں۔کلائی گٹوں سمیت اور پنڈلی ٹخنوں سمیت عورت ہے اور لٹکنے والے بال راجح قول پر عورت ہیں۔

## ۲) آزاد عورت کے تیئیس (23) وہ اعضاء جو نماز میں سَتر ہیں:

**تنبیہ:** مزید تفصیل:۔ نماز کے جواز کے اعتبار سے آزاد عورت کے وہ اعضاء جو بالاتفاق عورت ہیں،ان کی تعداد تیئیس (۲۳) کے قریب ہے:

(۱) فرج پیشاب کی جگہ اور اس کے اردگرد

(۲) دبر، پاخانہ خارج ہونے کی جگہ اور اردگرد

(۳،۴) کولھے کے دو پاٹ (۵،۶) دورانیں گھٹنوں سمیت

(۷) ناف سے فرج تک اور اس کے محاذی کمر اور پیٹ اور پشت کا حصہ

(۸،۹) دو پنڈلیاں ٹخنوں سمیت

(۱۰،۱۱) دو لٹکتے پستان (۱۲،۱۳) دونوں کان

(۱۴،۱۵) دونوں بازو، کہنیوں سمیت

(۱۶) سینہ (گردن کی انتہا سے پسلیوں کے آخر تک)

(۱۷) سر (۱۸) سر کے بال

(۱۹) گردن (۲۰،۲۱) دونوں کندھے (۲۲) پشت

(۲۳) پیٹ پسلیوں سے ناف تک

## ۳) کنیز اور مرد کے مستورہ اعضاء کا ذکر:

نماز میں کنیز کے مستورہ اعضاء آٹھ ہیں: دو رانیں گھٹنوں سمیت کولہے کے دونوں پاٹ، قُبل، دبر، پیٹ اور پشت کمر سمیت۔

مرد کے مستورہ اعضاء آٹھ ہیں: آلہ تناسل اور اس کے اردگرد کا حصہ، خُصیتین اور ان کے اردگرد کا حصہ، دبر (پاخانہ نکلنے کی جگہ) اور اس کے اردگرد کا حصہ، کولہے کے دونوں پاٹ، دو رانیں گھٹنوں سمیت، ناف سے آلہ تناسل کی جڑ تک کا حصہ اور اس کے محاذی پشت اور پیٹ اور کمر کا حصہ۔

## عورت غلیظہ اور خفیفہ کا ذکر:

تنبیہ: مردوں اور عورتوں کے اعضاء کی نظر کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں۔عورت غلیظہ اور عورت خفیفہ۔مرد اور خاتون کا قُبُل اور دُبُر اور ان کے ارد گر کا حصہ عورت غلیظہ ہے اور ان کے علاوہ سب اعضاء مستورۃ عورت خفیفہ ہیں۔

## عورت غلیظہ اور خفیفہ کا فرق نماز میں نہیں ہے:

اگر کوئی مرد گھٹنا ننگا رکھے، اسے نرمی سے سمجھایا جائے، اگر چہ اصرار کرے، اس کے ساتھ جھگڑا نہ کیا جائے اور رانوں کے کشف میں سختی سے سمجھایا جائے لیکن مارا نہ جائے۔اور قبل اور دبر کے کشف میں اگر سمجھانے سے نہ سمجھے اور فساد کا اندیشہ نہ ہو تو اس کو مارا جا سکتا ہے۔اسی طرح عورت خفیفہ پر نظر عورت غلیظہ سے اخف ہوتی ہے۔بشرطیکہ اختیار کے ساتھ ہو، یعنی کاشف اور ناظر کو گناہ تو ہوتا ہے مگر غلیظہ سے کم اور نماز میں ان مستورہ اعضاء میں سے جنہیں عورت کہا جاتا ہے۔خواہ غلیظہ ہوں یا خفیفہ ان کا چوتھائی یا اس سے زائد حصہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار بلا ارادہ اور بلا عمل مکشوف ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر تکبیر تحریمہ کے وقت کشف ہو تو نماز منعقد ہی نہیں ہو گی۔ مثلاً نماز میں بقدر تین تسبیحات خاتون کے کان کا چوتھائی حصہ یا زائد بلا ارادہ

کھل جائے ، خاتون کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر تکبیر تحریمہ کے وقت کھلا تھا تو نماز شروع ہی نہیں ہوئی ۔ اور مرد کی ران کا چوتھائی حصہ یا زائد تین تسبیحات کی مقدار کھل جائے تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی اور تکبیر تحریمہ کے وقت کھلا تھا تو نماز منعقد ہی نہیں ہوئی ۔ یہی حکم کلائی اور پنڈلی اور بالوں کا ہے۔ چوتھائی کے کشف سے نماز فاسد ہو گی ۔

درمختار میں ہے: ’’قَدْرَ اَدَاءِ رُکْنٍ بِلَاصُنْعِهٖ مِنْ عَوْرَةٍ غَلِيْظَةٍ اَوْ خَفِيْفَةٍ عَلَى الْمُعْتَمَدِ‘‘ (ص:۸۲/۲ ۔ مکتبہ الباز)

ترجمہ: کشف بلاصنع بقدر ادار کن ہو خواہ عورت غلیظہ سے ہو یا خفیفہ سے معتمد قول پر نماز فاسد ہو جائے گی ۔

ردالمحتار میں ہے: ’’(قَوْلُهٗ قَدْرَ اَدَاءِ رُکْنٍ) اَیْ بِسُنَّتِهٖ (منية) قَالَ شَارِحُهَا وَذَاکَ قَدْرَ ثَلٰثِ تَسْبِيْحَاتٍ‘‘ (ص:۸۲/۲)

ترجمہ: اداء رکن سے مراد مسنون طریقہ پر ادا ہے اور یہ تین تسبیحات کا مقدار ہے۔

## رکن کی مقدار تین تسبیحات:

رکن کی تفسیر تین تسبیحات کی مقدار، امام ابو یوسف کا قول ہے ۔ امام محمد، رکن سے حقیقی رکن مراد لیتے ہیں ۔ اگر چہ رکن طویل ہو جیسے قیام اور آخری قعدہ لیکن فتویٰ امام

ابو یوسف کے قول پر ہے۔

''بِلَا صُنْعِہٖ'' کے لفظ سے معلوم ہوا، اگر ان اعضاء کا یا ان کے ربع کا کشف بالارادہ اور اپنے فعل سے ہو تو فوراً نماز فاسد ہو جائے گی۔

(ردالمحتار۔ص:۲/۸۲۔مکتبہ الباز)

الحاصل نماز میں جن اعضاء کے چوتھائی یا زائد کے کشف سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔عورت اور مرد کے وہ اعضاء برابر نہیں ہیں۔

احتیاط یہ ہے کہ نماز میں عورت کے سر سے نیچے اترنے والے بال مکشوف نہ ہوں۔اگر چہ ان کے عورت ہونے میں اختلاف ہے۔اسی طرح ہاتھوں کی پشت اور پیروں کے باطن میں عورت ہونے میں اختلاف ہے مگر عملاً ان کو عورت نہیں سمجھا جاتا۔

## نماز کے فرائض:

نماز کی آٹھ شرطیں اور سات ارکان ہیں، کل پندرہ فرض ہیں:

(۱) نماز کی جگہ پاک ہو۔ (۲) نمازی کا جسم پاک ہو۔

(۳) کپڑے پاک ہوں (۴) ستر عورت ہو

(۵) استقبالِ قبلہ ہو (۶) وقت موجود ہو

(۷) نیت کرنا (۸) تکبیر تحریمہ۔(عام کتب فقہ)

## ارکان:

(۱) قیام (۲) قرأت

(۳) رکوع (۴) سجدہ اولیٰ

(۵) سجدہ ثانیہ (۶) قعدہ اخیرہ

(۷) خروج بصنعه۔ (عام کتب فقہ)

مذکورہ فرائض میں کسی ایک کے یا زائد کے ترک سے نماز ادانہیں ہوتی مگر یہ کہ کوئی عذر ہو۔

## نماز کے واجبات:

(۱) نماز کے افتتاح میں تکبیر تحریمہ کے لیے اللہ اکبر کہنا

(۲ تا ۸) سورۃ فاتحہ کی ساتوں آیات

(۹) چھوٹی سورۃ یا تین چھوٹی آیات سورۃ فاتحہ کے ساتھ ملانا

(۱۰،۱۱) فرض نمازوں کی دو پہلی رکعتوں میں ہی قرأت کرنا۔

(۱۲،۱۳) الحمد اور اس کے ساتھ سورۃ ملانا فرضوں کی دو پہلی رکعتوں میں اور وتر اور سنن اور نوافل کی ہر رکعت میں واجب ہے۔

(۱۴) سورۃ فاتحہ کا دوسری تلاوت سے پہلے ہونا۔

(۱۵) سورۃ یا آیات کی تلاوت سے پہلے صرف ایک مرتبہ الحمد پڑھنا۔

(۱۶) الحمد اور سورۃ یا آیات کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل نہ ہونا۔(آمین الحمد کے تابع ہے اور بسم اللہ سورت کی ابتداء میں سورۃ کی تابع ہے، اجنبی نہیں ہیں۔)

(۱۷) قرأت کے بعد فوراً رکوع کرنا۔

(۱۸) پہلے سجدے کے بعد دوسرا سجدہ کرنا کہ درمیان میں کوئی نماز کا رکن فاصل نہ ہو۔

(۱۹) قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔

(۲۰) تعدیل ارکان، رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

(۲۱) جلسہ یہ کہ سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔

(۲۲) قعدہ اولیٰ

(۲۳) فرض، وتر اور سنن مؤکدہ کے پہلے قعدہ میں تشہد پر زیادتی نہ کرنا۔

(۲۴،۲۵) دونوں قعدوں اولیٰ اور آخری میں پورا تشہد پڑھنا۔

(۲۶،۲۷) دوبار لفظ سلام کہنا

(۲۸) دعاءِ قنوت پڑھنا

(۲۹) دعاءِ قنوت کے لیے تکبیر ''اللہ اکبر'' کہنا

(۳۰ تا ۳۵) عیدین میں چھ تکبیریں زائدہ کہنا

(۳۶) عیدین میں دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر ''اللہ اکبر''۔

(۳۷) اس تکبیر کے لیے لفظ ''اللہ اکبر'' ہی کہنا۔

(۳۸) جہری نمازوں میں امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا۔

(۳۹) سری نمازوں میں امام کو قرأت آہستہ اتنی آواز سے پڑھنا کہ خود سن سکے۔ بشرطیکہ بہرہ نہ ہو۔

(۴۰) ہر فرض اور واجب کا اپنے محل اور جگہ میں ہونا۔

(۴۱) دوسری رکعت اور تیسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور تین تسبیح کی مقدار تاخیر نہ کرنا۔

(۴۲) اگر سجدہ کی آیت پڑھی گئی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا

(۴۳) اگر سجدہ سہو واجب ہو تو سجدہ سہو کرنا۔

(۴۴) ایک فرض سے دوسرے فرض یا واجب کی طرف انتقال یا بالعکس میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر کا نہ ہونا۔

(۴۵) مقتدی کا امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ اور قرأت نہ پڑھنا۔

(۴۶) مقتدی کا فرائض اور واجبات میں امام کی اتباع کرنا اور امام سے پہلے شروع نہ کرنا۔

(۴۷) جہری اور سری نمازوں کی آخری دو رکعتوں میں امام کو سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھنا۔

(۴۸) پہلے اور آخری قعدہ کا تشہد شروع کرنے اور پڑھنے میں تین تسبیحات کی مقدار تاخیر نہ کرنا۔

(۴۹) قرأت کے تسلسل کو تین تسبیحات کی مقدار تک خاموش ہو کر منقطع نہ کرنا۔

(۵۰) امام اور منفرد کا پہلے قعدہ میں تشہد کا تکرار نہ کرنا۔

(درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

اگر ان واجبات کا امام یا منفرد سے سہواً ترک ہو تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور قصداً ترک ہو یا سجدہ سہو کرنے سے بھول ہو جائے تو نماز کا اعادۃ کرنا، خواہ اس نماز کا وقت باقی ہو یا باقی نہ رہے واجب ہے۔ اور اگر مقتدی سے کسی واجب کا ترک ہو جائے تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ واجب ہے۔

## نماز کے مکروہات:

(۱) کپڑے یا ڈاڑھی یا بدن کے ساتھ ایسا فعل جس کا کوئی فائدہ نہ ہو عبث اور مکروہ ہے۔ اگر فائدہ ہو جیسے پیشانی کا پسینہ یا ناک کا پانی، ٹشو پیپر یا کپڑے سے ایک یا دو مرتبہ صاف کرنا مفید ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر مسلسل بغیر وقفہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار ہو یا ایک مرتبہ عمل ہو مگر تین مرتبہ

سبحان اللہ کہنے کی مقدار طویل ہو تو یہ عملِ کثیر ہے اور نماز کے لیے مفسد ہے۔

(۲) کف الثوب یعنی اگر نماز کے اندر دونوں ہاتھوں سے کپڑا چڑھایا گیا ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی اور نماز سے پہلے آستینوں کو چڑھا کر، پائینچوں کو فولڈ کر کے، شلوار کو اوپر سے لپیٹ کر اور فولڈ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے قمیص کو یا جبہ کو دونوں ہاتھ سے اوپر کرنا اور سمیٹنا نماز کے لیے مفسد ہے کیونکہ یہ عمل کثیر ہے۔ صحاح ستہ کی حدیث شریف میں ہے: ''اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَاَنْ لَّا اَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا'' (شامی۔ص:۴۰۸۔دارالباز)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور یہ کہ بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹوں یعنی نہ چڑھاؤں۔

البتہ ہاف آستین کی سلائی شرٹ یا قمیص یا جبہ میں کف الثوب نہیں ہے۔ کیونکہ کف ہاتھوں سے کپڑے کو چڑھانا اور فولڈ کرنا ہوتا ہے۔ چونکہ چڑھانا کپڑے کا خلاف وضع استعمال ہے اس لیے مکروہ ہے۔ بخلاف ہاف بازو سلائی شدہ قمیص کے یہ استعمال حسب وضع ہے۔ لہٰذا یہ مکروہ نہیں ہے اور اگر نماز میں دونوں ہاتھوں سے کف الثوب ہو تو عمل کثیر ہوگا اور اس سے نماز فاسد ہو جائے گی جیسے بھاری وزن کا سیاہ جبہ پہن کر جمعہ کی نماز پڑھانے

والے امام کرتے ہیں۔آج کل نماز سے پہلے پائنچیں چڑھانے کا رواج ہے۔ پائنچیں چڑھا کے اور فولڈ کر کے نماز پڑھنے سے نماز مکروہ تحریمی ،واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

(۳) سدل یعنی سر یا کندھے پر بغیر بل دیئے کپڑا اس طرح لٹکانا کہ کپڑے کے دو کنارے گردن کے دائیں بائیں یا جسم کے آگے پیچھے لٹکتے رہیں جس طرح سعودی ائمہ مساجد کرتے ہیں خواہ وہ رومال ہو یا چادر مکروہ ہے۔مگر ایک کنارا لٹکانا اور دوسرا کنارہ کندھے پر ڈال لینا جیسا احرام میں ہوتا ہے مکروہ نہیں ہے۔

(۴) پاخانہ اور پیشاب اور گیس کے دباؤ میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۵) سروں پر بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۶) کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۷) نماز میں چہرہ کو ادھر ادھر پھیرنا اور آسمان کی طرف اٹھانا،مکروہ ہے۔

(۸) تشہد میں کتے کی طرح گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر، ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر،سرین پر بیٹھنا،مکروہ ہے۔

(۹) مرد کا سجدوں میں کلائیاں زمین پر بچھانا۔

(۱۰) ’’اِعْتِجَار‘‘یعنی سر پر دستار یا کپڑا اس طرح لپیٹنا کہ سر کا وسط مکشوف ہو اور

بال نظر آئیں، مکروہ ہے۔اگر سر پر ٹوپی پر ایسا ہو تو کراہت نہیں ہے۔

(۱۱) جاندار کی تصویروں والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا یا جاندار کی تصویر سامنے ہو یا دائیں یا بائیں یا اوپر ہو نماز مکروہ ہے۔ غیر جاندار کی تصویر میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۲) اگر تصویر کپڑے میں یا بٹوے میں یا جیب میں چھپی ہوئی ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ نوٹوں پر قائداعظم کی تصویر اور شناختی کارڈ اور پاسپورٹ وغیرہا پر تصویریں ہوتی ہیں۔ جب پردے اور جیب میں ہوں ان سے نماز مکروہ نہیں ہوتی۔

(۱۳) بغیر قمیص یا چادر صرف پاجامہ یا تہبند یا شلوار کے ساتھ نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ بشرطیکہ کپڑے موجود ہوں۔

(۱۴) خلاف وضع کپڑا یعنی کپڑا یا ٹوپی یا جبہ الٹا پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ ہے۔

(۱۵) اوپن جیکٹ یا اچکن کے بٹن کھلے چھوڑنا مکروہ نہیں ہے کیونکہ اس طرح پہننا وضع کے مطابق ہے بشرطیکہ نیچے قمیص وغیرہ سے بدن مستور ہو۔ مگر قمیص کے بٹن کھلے چھوڑ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس طرح پہننا قمیص کی وضع کے خلاف ہے۔

(۱۶) کام کاج اور محنت کے میلے کپڑوں میں نماز پڑھنا، مکروہِ تنزیہ ہے۔ بشرطیکہ

دوسرے کپڑے موجود ہوں۔

(۱۷) سستی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہ ہے اور اگر نماز کو غیر اہم سمجھ کر اس قابل نہ سمجھنا کہ اس کے لیے سر ڈھانپا جائے، ننگے سر نماز پڑھنا، کفر ہے۔ آج کل عموماً یہی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ہدایت دے اور اگر خشوع اور خضوع کی نیت سے ننگے سر نماز پڑھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۸) اسبال یہ کہ کپڑا معتاد مقدار سے دراز رکھنا، مکروہ ہے۔ لہٰذا شلوار، پینٹ اور تہبند کا اتنا دراز ہونا کہ ٹخنوں کے نیچے لٹکتیں رہیں مکروہ ہے۔

## نماز میں کفِّ ثوب کا حکم:

چونکہ احادیث میں کف الثوب یعنی کپڑا اوپر چڑھانے سے منع کیا گیا ہے اور اسبال سے بھی منع کیا گیا ہے۔ اگر دونوں میں تعارض ہو تو اسبال دیا جائے کیونکہ کف الثوب یعنی پینٹوں یا پاجامہ کو فولڈ کرنا مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ خلاف وضع ہے خواہ تکبر کی نیت سے ہو یا بغیر تکبر کے ہو مگر اسبال اور ٹخنوں کے نیچے تک کپڑا کی کراہت کی علت تکبر ہے۔ اگر تکبر کی نیت نہیں ہے تو اسبال مکروہ نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا تہبند ٹخنوں سے نیچے رہتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لَسْتَ مِنْهُمْ'' تو ان سے نہیں جو تکبر کی وجہ سے تہبند

ٹخنوں سے نیچے رکھتے ہیں۔(مشکوۃ)

آج کل کے بعض نوجوان پینٹ ، پتلون اور شلوار دراز رکھتے ہیں۔ یہ ایک عادت ہوگئی ہے۔اس میں نوجوانوں کی نیت میں تکبر نہیں ہوتا لہٰذا پائنچے نہ چڑھائے جائیں ورنہ کف الثوب کی وجہ سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی ۔جس سے مطلقاً منع کیا گیا ہے۔چنانچہ حدیث شریف میں ہے:''مجھے حکم دیا گیا کہ:''لاکف الثوب''میں کپڑوں کو فولڈ نہ کروں۔''(محمد رفیق حسنی)

## ﴿ تفصیلی مسائل ﴾

### نیت کے مسائل:

o نیت نماز کی شرط ہے رکن نہیں ہے لہٰذا نیت کے لیے نماز شروع کرنے سے پہلے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں ہے اور نیت نماز شروع کرنے سے پہلے مسجد میں داخل ہوتے ہی کی جاسکتی ہے۔فرض نمازوں میں جس وقت کی نماز ادا کرنا مقصود ہو اسی وقت کے نماز کی نیت کرنا شرط ہے۔مثلاً ظہر کی نماز ادا کرنے والا''آج کی نماز ظہر فرض ادا کرتا ہوں'' کی نیت کرے۔رکعات کی تعداد کی نیت اور قبلہ کی طرف چہرہ وغیرھا کی نیت کرلینا بہتر ہے شرط نہیں ہے لہٰذا اگر

کسی نے ادا کردہ نماز میں حاضر وقت کی نماز ظہر فرض کی نیت نہیں کی تو نماز نہیں ہوگی اور اگر رکعات کی تعداد وغیرہ کی نیت نہیں کی تو نماز ہو جائے گی۔(درمختار/ ردالمحتار)

o نیت صرف تصور کا نام نہیں ہے بلکہ غور اور فکر سے ارادہ کا نام ہے جس طرح آمدنی اور خرچ میں غور اور فکر کر کے حساب کیا جاتا ہے۔اسی طرح نماز کی نیت میں بھی پوری توجہ کرنے کی شرط ہے۔قبلہ استاذیم مولانا عطا محمد بندیالویؒ فرماتے تھے ''نیت گویڑ'' یعنی غور اور فکر کا نام ہے۔اگر جلدی کی وجہ سے نماز ادا کرنے کی نیت میں غور نہ ہو سکا تو نماز نہیں ہوگی۔(ردالمختار)

زبان سے نیت کے الفاظ کہنا بہتر ہیں تاکہ دل میں نماز ادا کرنے پر غور و فکر ہو جائے مگر زبانی نیت شرط نہیں ہے۔(کتب فقہ)

نیت کا تکبیر تحریمہ سے پہلے کرنا شرط ہے اگر لفظ اللہ اکبر کے بعد نیت کی گئی تو نماز نہیں ہوگی۔(ردالمختار)

نیت کرنے کے بعد کلام اور نماز کے منافی عمل (کھانا پینا) منع ہے۔ورنہ تجدید نیت ضروری ہوگی۔(کتب فقہ)

## نیت کرنے کا طریقہ:

مثلاً نمازی یوں کہے کہ میں آج کی نماز ظہر چار رکعت فرض ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں۔ عبادت اللہ تعالیٰ کی توجہ قبلہ کی طرف۔(اگر نمازی مقتدی ہو اس کے لیے اقتداء کی نیت کرنا شرط ہے۔ وہ کہے اقتداء حاضر امام کی۔

پھر کہے اللہ اکبر اور عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی فرض نمازوں میں آج کی نماز فرض عصر، آج کی نماز فرض مغرب، آج کی نماز فرض عشاء، آج کی نماز فرض فجر کی نیت کرنا شرط ہے۔ وتروں میں آج کے وتروں کی نیت کرتا ہوں، تین رکعت وتر واجب، عبادت اللہ کی، چہرہ قبلہ کی طرف۔ سنتوں کی نیت کا طریقہ مثلاً یوں کہا جائے ظہر کے وقت میں چار رکعت سنت کی نیت کرتا ہوں، عبادت اللہ تعالیٰ کی، توجہ قبلہ کی طرف۔ نوافل میں چار رکعت یا دو رکعت نفل کی نیت کرتا ہوں، عبادت اللہ تعالیٰ کی، توجہ قبلہ کی طرف۔

## تکبیرِ تحریمہ کے مسائل:

نماز شروع کرتے وقت پہلی مرتبہ تکبیر (اللہ اکبر) کم از کم اتنی آواز سے کہنا کہ آواز اپنے کانوں میں پہنچے۔ نماز کی ادا کے لیے شرط ہے۔ اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ اور تکبیر افتتاح بھی کہا جاتا ہے۔ یہ تکبیر ہر نماز فرض، واجب، سنت اور نفل کے لیے شرط یا رکن ہے اور منفرد، مقتدی، امام، عورت اور مرد ہر ایک پر فرض ہے۔ فرض، واجب، سنت اور نفل

نماز سب میں تکبیر تحریمہ کا آواز کے ساتھ، تلفظ شرط ہے۔اس تکبیر کی صحت کے لیے چودہ سے زائد شرطیں ہیں۔ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ تکبیر کہتے وقت اللہ اکبر کی آواز اپنے کانوں تک پہنچے اور اگر آدمی مقتدی ہے تو پڑوسی تک بھی پہنچے اگر کسی شخص نے دل میں یا زبان سے بلا آواز تکبیر تحریمہ ادا کی اس کی نماز نہیں ہوگی۔اس غلطی میں اکثر لوگ مبتلا ہیں اسی وجہ سے اکثر لوگوں کی نمازیں نہیں ہوتیں۔(ردالمحتار)

O اس تکبیر کا حالت قیام میں ہونا شرط ہے۔تکبیر کی شرائط میں سے ایک شرط قیام ہے۔کھڑے ہوتے وقت ہاتھ گھٹنوں تک نہ پہنچیں اس کو قیام کہتے ہیں۔اگر کسی نمازی نے جلدی کی وجہ سے رکوع کے لیے جھکتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی اس کی نماز نہیں ہوگی مقتدیوں کو اس کا خیال کرنا ضروری ہے۔رکعت پا لینے کے لیے رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز نہیں ہوتی۔ان پر فرض ہے کہ قیام کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہیں اور پھر رکوع کی تکبیر کے ساتھ رکوع میں جائیں۔(ردالمحتار)

O تکبیر کی شرائط میں سے لفظ اللہ اکبر میں اللہ کے تلفظ میں لام کو کم از کم ایک الف کی مقدار مد کی ساتھ پڑھنا شرط ہے۔بغیر مد تلفظ سے نماز نہیں ہوگی۔

O ان شرائط میں ایک شرط یہ ہے کہ لفظ اللہ کے آخر میں ''ہا'' کا تلفظ کیا جائے۔یہ ''ہا'' اصلی اور کلمہ کا جز ہے اگر کسی نے ''اَللّاا کبـــر'' بغیر ''ہا'' کے تلفظ کیا تو

نماز نہیں ہوگی ۔(بیضاوی اور در مختار)

o ان شرائط میں لفظ اللہ کے اول میں ہمزہ کو بغیر ''مد'' کے پڑھنا شرط ہے اگر لفظ اللہ کا ہمزہ ''مد'' کے ساتھ ادا کیا گیا تو نماز نہیں ہوگی ۔اسی طرح لفظ ''اکبر'' کے اول میں ہمزہ کو بغیر ''مد'' ادا کرنا شرط ہے اگر ''مد'' کے ساتھ ادا کیا گیا تو نماز ادا نہیں ہوگی بلکہ قصداً لفظ ''اللہ'' یا ''اکبر'' کے ہمزہ کو ''مد'' کے ساتھ پڑھنے میں کفر لازم آتا ہے کیونکہ یہ استفہام ہو جاتا ہے۔

o ان شرائط میں لفظ اکبر میں ''با'' کو بغیر مد پڑھنا شرط ہے۔اگر اکبار ''مد'' کے ساتھ پڑھا گیا نماز ادا نہیں ہوگی کیونکہ اکبار کا معنیٰ ''طبلہ یا حیض اور نفاس'' ہوتا ہے۔(ردالمحتار)

## رفع یدین کا طریقہ:

o لفظ اللہ اکبر کہنے سے پہلے رفع یدین کرنا بہتر ہے۔ یہاں تین صورتیں ہیں۔ ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھانے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ ناف پر باندھ لیے جائیں یا اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف پر باندھ لیے جائیں یا ہاتھ باندھ لینے کے بعد اللہ کہا جائے۔ آخری صورت خلافِ سنت ہے۔

o لفظ اللہ اکبر کہنے کے بعد دونوں ہاتھ پہلے چھوڑ دینا اور پھر دوبارہ ناف پر باندھنا ممنوع ہے کیونکہ آدمی اللہ اکبر کہنے کے بعد نماز میں داخل ہو جاتا ہے۔ دخول کے بعد بغیر حاجت ہاتھ لٹکے چھوڑ دینا نماز کے اعمال سے نہیں ہے۔

o نیت اور تکبیر کے احکام مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے برابر ہیں لیکن رفع یدین میں عورتیں اپنے کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں اور سینہ پر باندھ لیں اور مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور ناف پر باندھ لیں۔

o رفع یدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کیا جاتا ہے یا دعا قنوت پڑھنے سے پہلے اللہ اکبر کہتے وقت رفع یدین کیا جاتا ہے یا عیدین کی تکبیرات زائدہ کے وقت کیا جاتا ہے۔ ان مواضع کے علاوہ رفع یدین ممنوع ہے۔

o قیام سے رکوع کی طرف انتقال کے وقت تکبیر اللہ اکبر جھکنے کے عمل کے شروع کرنے کے ساتھ ساتھ یا رکوع میں منتقل ہوجانے کے قریب جا کر کہی جائے۔ خصوصاً امام کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے۔ اگر انتقال سے پہلے حالت قیام میں امام اللہ اکبر کہے گا تو مقتدی رکوع میں امام سے پہلے چلے جائیں گے جو کہ نا جائز ہے۔ یہی کیفیت دوسری تکبیرات انتقال میں ہونا چاہیے۔

لیکن قومہ میں امام کے لیے مناسب ہے کہ رکوع سے قومہ کی طرف منتقل

ہوتے وقت اٹھنے کے عمل کے ساتھ ساتھ فوراً ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہے۔ کھڑے ہوکر نہ کہے۔ اگر امام قومہ میں کھڑے ہوکر ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہے گا، تاخیر کی وجہ سے قومہ میں شرکت کرنے والے مقتدی تکبیر کہہ کر رکوع میں شرکت گمان کرلیں گے حالانکہ انہیں رکوع نہیں ملا۔ لہٰذا انہیں رکعت نہیں ملی۔ رکوع میں شریک ہونے والے مقتدی پر کھڑے ہوکر تکبیر تحریمہ کہنا فرض ہے۔ منحنی ہونے اور جھکنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز نہیں ہوگی کیونکہ تکبیر تحریمہ کے لیے قیام شرط ہے۔ امام کے ساتھ رکوع کی حالت میں شریک ہونا امام کے اٹھ جانے سے پہلے مقتدی کا اپنے رکوع میں جھکنا ضروری ہے ورنہ رکعت نہیں ملے گی۔ (کتب فقہ)

○ فرض اور وتر اور صبح کی سنتوں میں ہر اس مرد اور عورت نمازی پر قیام اور کھڑے ہوکر نماز پڑھنا فرض ہے جو حقیقی سجدوں کی قدرت رکھتا ہے اور قیام سے عاجز نہیں ہے خواہ نماز پڑھنے والی عورت ہے یا مرد۔ سنن اور نوافل میں قیام فرض نہیں ہے۔ قیام پر قادر شخص سنن اور نوافل بیٹھ کر ادا کرسکتا ہے مگر سجدوں پر قادر آدمی پر سنن اور نوافل میں بھی حقیقی رکوع اور سجدے فرض ہیں، اشاروں سے رکوع اور سجدے کرنے سے فرضوں کی طرح سنن اور نوافل ادا نہیں ہونگے۔ (درمختار۔ باب: السنن ونوافل)

یعنی حقیقی سجدوں پر قادر آدمی سے کسی نماز میں رکوع اور سجدے ساقط نہیں

ہوتے صرف نوافل اور سنن مین قیام پر قادر آدمی سے صرف قیام کی فرضیت ساقط ہے قیام پر قادر بھی بیٹھ کر سنن اور نوافل پڑھ سکتا ہے۔

o گھٹنے فولڈ نہ ہوسکیں یا آپریشن یا ایکسیڈنٹ میں زخمی شخص اگر سجدے نہیں کر سکتا، اس سے قیام کا فرض ہونا بھی ساقط ہے۔اس شخص پر رکوع اور سجدوں کے لیے اشارہ کرنا فرض ہے خواہ کھڑے ہوکر اشارہ کرے یا کرسی پر بیٹھ کر یا فرش پر بیٹھ کر اشاروں سے نماز ادا کرے۔(رفیق الخطباء)

o قیام کے فرض ہونے کی مقدار صاحبین کے نزدیک قرآن مجید کی تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت تلاوت کرنے کے برابر بنتی ہے۔

o قیام کے فرض، واجب یا سنت ہونے کا مقدار قرآن کی تلاوت کے فرض، واجب اور سنت ہونے کے مقدار پر موقوف ہے لہٰذا پہلے تلاوت کی تفصیل معلوم ہونا ضروری ہے۔یعنی جتنی مقدار کی تلاوت فرض ہے اتنے وقت کا قیام فرض ہے اور جتنی مقدار تلاوت واجب ہے اتنی مقدار کا قیام بھی واجب ہے اور جتنی مقدار کی تلاوت سنت ہے اتنے مقدار کا قیام بھی سنت ہے۔

## تلاوت کے مسائل:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک فرضوں کی دو رکعت میں اور وتر اور نوافل اور سنن کی

سب رکعتوں میں صرف ایک چھوٹی آیت تلاوت کرنا فرض ہے جس کے کم از کم چھ حرف ہوں اگر چہ اس کلمہ میں کوئی حرف محذوف ہو جیسے ''لَمْ یَلِدْ''۔ مثلاً کسی نے صرف ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہا، فرض تلاوت کی فرضیت ادا ہوگئی اور یہی ظاہر الروایت ہے مگر صاحبین کے نزدیک تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت تلاوت کرنا فرض ہے۔ مثلاً کسی نے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o'' پڑھ لیا فرض تلاوت ادا ہوگئی۔

فرائض کی دو رکعت میں اور وتر، سنن اور نوافل کی سب رکعتوں میں فرض تلاوت کی یہی مقدار ہے۔ آج کل صاحبین کے مذہب کو زیادہ بیان کیا جاتا ہے۔ لہٰذا قیام کے فرض ہونے کا مقدار امام صاحب کے قول پر ''لَمْ یَلِدْ'' کہنے کی مقدار ہوگا اور صاحبین کے نزدیک تین چھوٹی آیات کا مقدار ہوگا۔

سورہ فاتحہ مکمل اور اس کے ساتھ تین چھوٹی یا ایک بڑی آیت ملانا واجب ہے لہٰذا اتنی تلاوت کرنے کا قیام واجب ہوگا اور اس مقدار سے زائد تلاوت سنت ہے اور اس مقدار سے زائد قیام بھی سنت ہوگا لیکن فرض، واجب اور مسنون تلاوت یا قیام کی تفصیل رکوع کر لینے سے پہلے ہے۔ رکوع کر لینے کے بعد سابقہ ساری تلاوت اگر چہ نصف قرآن ہو اور اس کے برابر قیام ہو دونوں فرض واقع ہوتے ہیں اور ثواب فرض کا ملے گا۔ (ردالمحتار)

o تکبیر تحریمہ اور تلاوت اور قرأت میں ہر عورت اور مرد کے لیے یہ شرط ہے کہ سری نمازوں میں تکبیر تحریمہ اور تلاوت میں کم از کم اتنی آواز پیدا ہو کہ اپنے کانوں میں آواز سنائی دے۔ اس سے ظاہر ہے متصل کھڑے ہونے والے آدمی تک بھی آواز پہنچنے گی باقی اذکار ثناء، تعوذ، تسمیہ، تسبیحات، تکبیرات، تشہد، درود شریف اور دعاؤں میں بھی آواز کا ظہور اور سماع شرط ہے۔ ورنہ اذکار معتبر نہیں ہونگے۔ (ردالمحتار)

o اگر کسی آدمی نے دل میں تکبیر تحریمہ پڑھی یا قرآن کی تلاوت کی یا زبان سے تلاوت کی مگر آواز پیدا نہیں ہوئی، اس کی نماز ادا نہیں ہوگی۔ چونکہ نماز میں قرآن کی تلاوت فرض ہے اور التحیات پڑھنا واجب ہے۔ اگر بلا صوت اور آواز تلاوت یا تشہد امام یا مقتدی یا منفرد نے نماز ادا کی تو نماز ادا نہیں ہوگی۔ قرآن کی تلاوت میں آواز کا ظہور فرض تھا۔ فرض کے ترک سے نماز نہیں ہوتی اور تشہد میں آواز کا ظہور واجب تھا اور قصداً واجب کے ترک میں نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے اور تکبیر تحریمہ میں اگر اللہ اکبر کہتے وقت آواز کا ظہور نہ ہوا تو نماز کی ابتداء ہی نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔ اسی طرح صوت اور آواز کا ظہور جانور کے ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنے کا ہے اور یہی حکم طلاق اور عتاق اور نذر کا ہے۔ اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہنے پر آواز سنائی نہ دے

جانور حرام اور مردار ہوگا اور طلاق اور نذر ماننے والا کے منہ سے آواز ظاہر نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی اور نذر واجب نہیں ہوگی۔ (ردالمحتار)

o نمازوں کے سلسلہ میں مشاہدہ ہے کہ لوگ خصوصاً خواتین قرآن کی تلاوت اور دیگر اذکار ثناء یا تسبیحات، تکبیرات اور التحیات کے تصور ہی کو کافی سمجھتے ہیں۔ لب بند ہوتے ہیں۔ زبان غیر متحرک ہوتی ہے جبکہ حروف کے تلفظ سے صوت اور آواز کا اتنا وجود کہ نمازی خود سنے اور قریب ترین آدمی بھی سن سکے، نماز کے لیے شرط ہے۔ (درمختار/ فتح القدیر)

نمازوں میں امام اس غلطی کی وجہ سے اپنی اور ہزاروں مقدیوں کی نماز ضائع کرتے ہیں۔ جب امام کی نماز نہیں ہوئی تو مقتدیوں کی نماز بھی نہیں ہوئی۔ معلوم نہیں نماز پڑھانے والے قیامت کے دن پروردگارِ عالم کو کیا جواب دیں گے۔

## رکوع کے مسائل:

رکوع کی نیت سے پشت کا انحناء اور جھکاؤ جس سے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، نفس رکوع ہے اور یہ فرض ہے اور رکوع میں پشت کا تختہ کی طرح منحنی کرنا کہ سر اور کولہے کا لیول برابر ہو جائے، سنت ہے اور رکوع میں تعدیل اور اطمینان واجب ہے کہ رکوع کی حالت میں جھکنے والے اعضاء متحرک نہ رہیں، ٹھہر جائیں۔ اعضاء کے سکون کے بعد قومہ کے لیے

قیام کیا جائے اور کم از کم تین مرتبہ ''سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ'' کی مقدار رکوع کی حالت میں قرار اور رکے رہنا سنت ہے۔

**قومہ:** (رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہونا قومہ کہلاتا ہے)

صحیح قول کے مطابق قومہ واجب ہے۔اس کے ترک سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے ۔ رکوع سے قیام کی طرف منتقل ہوتے وقت اگر نمازی کا جسم سیدھا نہیں ہوا اور ہاتھوں سے گھٹنوں کو چھویا جا سکتا ہے اور وہ سجدوں کی طرف منتقل ہو گیا، ایسا شخص رکوع کی حالت سے خارج نہیں ہوا تھا۔اس نے قومہ ترک کر دیا کیونکہ قومہ میں سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے۔ پھر قومہ میں تعدیل اور قرار واجب ہے۔ یہ کہ قیام کی حالت میں اعضاء تحرک سے سکون میں آ جائیں۔اگر آدمی کھڑے ہوتے ہی واپس سجدوں کی طرف منتقل ہونا شروع کر دے تو صحیح مذہب پر نماز مکروہ ہے۔سنت یہ ہے کہ آدمی قومہ میں سکون کے ساتھ ''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الۡحَمۡدُ'' پڑھ کر سجدوں کی طرف منتقل ہو۔

## سجدوں کے مسائل:

یہی تفصیل سجدوں کے درمیان جلسہ کی ہے۔ پہلے سجدے سے اٹھنا واجب ہے۔ بالکل سیدھا ہو کر قعدہ میں بیٹھ جانے کو جلسہ کہا جاتا ہے۔اس حالت میں اطمینان اور قرار واجب ہے۔کم از کم ایک تسبیح کی مقدار توقف کرنا واجب ہے۔اگر نمازی نے

پہلے سجدہ سے سر اٹھایا اور گھٹنوں کے نچلی جانب کی محاذی ہونے سے پہلے واپس دوسرے سجدے میں منتقل ہوگیا، وہ آدمی پہلے سجدہ سے خارج نہیں ہوگا اور دونوں سجدے ایک سجدے کے حکم میں ہونگے۔ ایسا آدمی تارک جلسہ اور تارک سجدہ ہوگا۔ اس کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ سجدہ فرض ہے۔ فرض کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔

مفتی بہ قول پر پہلے سجدے سے سر اٹھانے والا شخص اگر قعود کے قریب ہوکر دوسرا سجدہ کرے تو سجدے معتبر ہونگے اور دو سجدے ادا ہوجائیں گے اور سجدے کی حالت کے قریب ہوکر واپس سجدہ کرلے تو دونوں سجدے ایک شمار ہونگے۔ حد فاصل گھٹنے ہیں کہ اگر سر گھٹنے کی تحتانی جانب تک اٹھا تو وہ اٹھنا سجدے کے قریب ہے اور اگر سر گھٹنے کے فوقانی سائیڈ کے برابر اٹھ گیا وہ اٹھنا قعود کے قریب ہے۔

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا نفس رکوع تو پیٹھ کے جھکانے سے متحقق ہوجاتا ہے مگر اس میں تعدیل یہ ہے کہ پیٹھ کا جھکنا اتنا زیادہ ہو کہ سر گھٹنوں کے محازی ہوجائے اور قرار یہ ہے کہ کچھ دیر یہی کیفیت رہے۔ جلسہ اور جلسہ میں کم از کم ایک تسبیح کے مقدار کا توقف واجب ہے۔ سجدوں میں ناک کی ہڈی اور پیشانی کا اکثر حصہ زمین پر رکھنا یا زمین جیسی ٹھوس چیز پر رکھنا جس کا اعتماد زمین پر ہو شرط ہے بلا عذر صرف ناک زمین پر رکھنے سے سجدہ ادا نہیں ہوگا۔ (درمختار)

سجدوں کی حالت میں دونوں قدموں میں سے کسی ایک پیر کی ایک انگلی کے

پیٹ کا زمین پر لگنا شرط ہے اگر چہ ایک لمحہ کے لیے ہو سجدہ ادا ہو جائے گا۔ سجدہ کے آخر تک لگائے رکھنا شرط نہیں ہے۔ اگر کسی شخص نے سجدہ میں اپنے پاؤں زمین سے اٹھائے رکھے اس کا سجدہ ادا نہیں ہوگا۔ شامی میں ہے:

فَاِذَا سَجَدَ وَرَفَعَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ لاَ يَجُوْزُ كَذَا ذَكَرَهُ الكَرْخِي وَالْجَصَّاصُ ۔ (۳۲۲/ مکتبہ دمشق)

ترجمہ: پس جب نمازی نے سجدہ کیا اور اپنے دونوں پیروں کو اٹھائے رکھا جائز نہیں۔ اسی طرح کرخی اور جصاص نے ذکر کیا ہے۔

o سجدہ کی حالت میں کلائیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں۔ زمین پر نہ لگیں اور بازو اور کہنیاں جسم سے جدا ہوں۔ جسم کے ساتھ نہ لگائی جائیں۔ مگر جماعت کی صفوں میں بازو جسم کے ساتھ لگانا ضروری ہے تا کہ دوسرے نمازی کو کہنیوں سے تکلیف نہ پہنچے۔ پیٹ کو رانوں سے جدا رکھا جائے اور دونوں پیر کھڑے رکھے جائیں اور جلسہ میں الٹے پیر پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا رکھا جائے لیکن خواتین کے لیے احکام خواتین کی فصل میں ذکر کیے جائیں گے۔

o قومہ اور جلسہ کے قصداً ترک سے نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہوتی ہے اور سہواً ترک سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔

## نماز میں علماء اور مشائخ کی غلطیاں:

o عوام بلکہ خواص مشائخ اور علماء کو نماز پڑھتے دیکھا گیا۔ وہ پہلی غلطی یہ کرتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ دل میں کہتے ہیں۔ ان کی زبان سے لفظ ''اللہ اکبر'' کی آواز نہیں نکلتی۔ اس سے نماز نہیں ہوتی۔ دوسری غلطی یہ کرتے ہیں کہ سری نماز فرائض، سنن اور نوافل میں قرآن مجید کی تلاوت دل میں کرتے ہیں۔ اس سے نماز نہیں ہوتی۔ اگر ایسا شخص امام ہے تو اس کی وجہ سے سب مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔ ایسے امام کی اقتداء جائز نہیں ہے۔ مقتدی امام کو سنن اور نوافل میں نماز پڑھتے دیکھیں اور چیک کریں۔ اگر حالت قیام میں اس کے حلق سے تلاوت کی آواز خارج نہیں ہوتی اس کے ہونٹ بند رہتے ہیں یا ظہر اور عصر کی نماز کی رکعتوں میں امام رکوع کی طرف بہت جلدی چلا جاتا ہے، مقتدی سمجھتے ہیں امام سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد آیات تلاوت نہیں کرسکا ہوگا تو سمجھ لیں ایسا امام دل کے تصور سے تلاوت کرتا ہے، زبان سے تلاوت نہیں کرتا۔ مسجد کی انتظامیہ اور عوام پر فرض ہے ایسے امام کو مسجد سے نکال دیں۔ وہ خود بھی نماز کا تارک ہے اور دوسرے لوگوں کی نماز کے ترک کا سبب ہے۔ ہم اپنے مدرسہ اور مسجد میں مقرر امام کو پہلے تو درس دیتے ہیں کہ تلاوت اور اذکار

کے پڑھنے میں آواز کا ظہور نماز کی صحت کے لیے شرط ہے اگر وہ عمل کرتا ہو یا شروع کردے تو فبھا اور نہ اسے چھٹی کرادیتے ہیں۔ کچھ امام بچپن کی عادت کی وجہ سے سری نمازوں میں آواز سے تلاوت نہیں کرتے۔ دل کے تصور کو تلاوت سمجھتے ہیں۔

چنانچہ میں نے خود ایک مرتبہ اپنے امام کو چیک کیا ہمارے امام صاحب مسجد کے صحن میں ظہر کی سنتیں پڑھ رہے تھے۔ میں مسجد کے اندر قریب کی کھڑکی سے اُسے دیکھنے لگا۔ اس کے ہونٹ بالکل بند تھے۔ زبان بھی متحرک نہ تھی چہ جائیکہ تلاوت کردہ آیات کا آواز خارج اور ظاہر ہو، میں نے اپنے مدرسہ کے استاذ اور دیگر سینئر طلباء کو بلا لیا۔ سب نے مشاہدہ کیا موصوف کی نظریں نیچی تھیں اور منہ بالکل بند تھا۔ اسی حالت میں وہ رکوع میں چلا گیا اور نماز ادا کی۔ میں نے اُسے چھٹی دے دی۔ نماز جیسی اہم عبادت میں اگر انسان مروت میں اپنی اور لوگوں کی نمازوں کے ضیاع کا باعث ہو تو کتنی بدنصیبی ہے۔ بڑے بڑے نامور ائمہ کو دیکھا گیا کہ وہ سری نماز میں تلاوت دل میں کرتے ہیں ان کی اور ان کے مقتدیوں کی نماز ادا نہیں ہوتی چونکہ جہری نمازوں میں تلاوت جہری ہوتی ہے اس لیے تلاوت تو ادا ہو جاتی ہے مگر وہ قعدہ میں تشہد قصداً دل میں پڑھتے ہیں جبکہ تشہد آواز سے پڑھنا واجب ہے۔ اس لیے جہری نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اہل مساجد اور مدارس اس کا ضرور خیال رکھیں نیز قومہ اور جلسہ کی کیفیت

اورآداب کا اپنے طلباء اور طالبات کو درس دیں۔

## مدارس کے معلمین اور معلمات کے فرائض:

ہمارے مدارس میں تعلیم کا آغاز قرآن مجید سے ہوتا ہے۔ معلمین اور معلمات کا فرض ہے کہ بچوں کو نماز میں تلاوت کی جانے والی سورتیں اور تشہد اور دیگر اذکار یاد کرائیں اور نماز کے مسائل بتائیں اور سکھائیں بلکہ بچوں کے نماز پڑھتے وقت بچوں کے سامنے بیٹھ جائیں اور دیکھیں بچے نے تکبیر تحریمہ کا آواز سے تلفظ کیا ہے یا نہیں؟ جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی ۔ پھر تلاوت کردہ تلاوت اور اذکار اور تسبیحات پڑھتا دیکھیں۔ کیا وہ آواز سے ادا کر رہے ہیں؟ جب بار بار ایسا کریں گے تو بچوں کو صحیح نماز پڑھنے کی عادت پڑ جائے گی۔ وہ تا زندگی نماز صحیح پڑھیں گے۔ ہمارے مدرسوں کے اساتذہ قرآن پڑھا دیتے ہیں۔ طالب علم دورہ حدیث کر لیتا ہے اور امام اور خطیب مقرر ہو جاتا ہے مگر اُسے نماز پڑھنے اور پڑھانے کا صحیح علم نہیں ہوتا۔ اساتذہ سے اپیل ہے طالب علموں کی نماز صحیح کرائیں جس طرح دعوت اسلامی کے مبلغین لوگوں کی نمازیں صحیح کراتے ہیں۔ یہ حضرت مولانا الیاس قادری صاحب زید مجدہ‘ کا فیض ہے۔ بَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَہ‘ وَفِیْہِ اٰمِیْنَ۔

## لفظ سلام کے متعلق ضروری گزارش:

ہر نماز کے آخر میں لفظ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ'' کے ساتھ نماز سے خروج واجب ہے۔ لفظ ''السلام'' امام، مقتدیوں اور منفرد کو اتنی آواز سے ادا کرنا واجب ہے کہ سلام کے الفاظ خود نمازی سُنے۔ آج کا مشاہدہ ہے لوگ سلام کے وقت دائیں اور بائیں چہرہ گھما لیتے ہیں۔ مگر ان کے منہ بند ہوتے ہیں۔ حلق اور منہ سے آواز نہیں نکلتی جس سے نماز مکروہ تحریمی ہوجاتی ہے۔ میں نے اپنی تصنیف کی اکثر کتابوں میں ان مسائل کی طرف توجہ دلانے کی اپیل کی ہے۔ سلام کا آواز سے تلفظ نہ کرنا ہمارے مدارس میں پڑھنے پڑھانے والوں کی عادت ہوچکی ہے جہاں مسائل پر بحث ہوتی رہتی ہے۔ گھروں میں ٹیوشن پڑھانے والوں اور کمپیوٹر کے ذریعہ اپنے ملک یا دیگر ملکوں میں قرآن مجید پڑھنے والوں کا حال نہایت مایوس کن ہے۔ انہیں تو ان مسائل کا علم ہی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ بڑے گھروں کے بچے نہ قرآن صحیح پڑھ سکتے ہیں اور نہ نماز کیونکہ ان کے پڑھانے والے معلمین کو صرف پیسے بٹورنے ہیں۔ انہیں بچوں کی تعلیم اور تربیت سے کیا غرض ہے۔

## نماز کے شرائط:

(۱) وضو کرنا (۲) بدن کا پاک ہونا (۳) کپڑوں کا پاک ہونا

(۴) جگہ کا پاک ہونا

(۵) ستر چھپانا (مرد کے لیے ناف سے گھٹنے تک جسم ستر ہے اور عورت کے لیے چہرہ، ہاتھ گٹوں تک، پیر ٹخنے تک ) کے سوا سارا جسم ستر ہے۔اس کو چھپانا فرض ہے۔

(٦) نماز کا وقت ہونا (۷) چہرہ قبلہ کی طرف کرنا (۸) نیت کرنا

(۹) تکبیر ''اللہ اکبر'' کہنا

یہ نماز کے شرائط ہیں۔ان میں سے کسی ایک کے نہ ہونے سے نماز نہیں ہوتی۔

## نماز کے ارکان:

(۱) قیام (فرض، وتر اور صبح کی سنتوں میں ) (۲) قرأت

(۳) رکوع (فرض، واجب اور سنتوں کی تمام رکعات میں )

(۴) سجدے (فرض، واجب اور سنتوں کی تمام رکعات میں پہلا اور دوسرا)

(۵) آخری قعدہ (عبدہٗ ورسولہٗ کی مقدار تک )

(٦) خروج بصنعه (نماز کے منافی فعل کے ارتکاب سے قصداً نماز سے خارج ہونا)

پہلے سلام سے آدمی نماز سے خارج ہو جاتا ہے ضابطہ یہ ہے کہ جب کسی عمل کا متصلاً نماز میں تکرار ہو جیسے دونوں سجدے اور دونوں سلام اس میں واحد کا حکم دو والا ہوتا ہے۔اس لیے پہلے سلام تک نماز مکمل ہو جاتی ہے اور پہلے سلام سے آدمی نماز سے خارج ہو جاتا ہے اس لیے پہلے سلام کے بعد اقتداء جائز نہیں اور امام کے پہلے سجدہ سے رکعت مکمل ہو جاتی ہے اسی لیے اگر آدمی نے آخری قعدہ بھول کر پانچوں رکعت کا پہلا سجدہ کرلیا فرض باطل ہو جائیں گے۔اب واپس قعدہ کی طرف لوٹنا جائز نہیں ہے اور سجدہ سے پہلے واپس آنا جائز تھا واپس لوٹ کر قعدہ کر کے سجدہ سہو کر لینے سے نماز باطل نہ ہوتی بلکہ ادا ہو جاتی۔(درمختار باب فقہ الصلوٰۃ)

(۸) تمیز المفروض بھی فرض ہے۔مثلاً دوسرے سجدے کو پہلے سجدے سے ممتاز کرنا کم از کم قعود کے قریب تک اٹھ کر پھر دوسرا سجدہ کرنا فرض ہے۔اسی طرح نمازوں کی فرضیت کا علم ہونا تاکہ فرائض اور سنن میں امتیاز کا علم ہو فرض ہے۔ اگر کوئی شخص نماز پڑھتا رہا مگر اس کو پانچ نمازوں کے فرض ہونے کا علم نہیں تھا، اس کی نمازیں نہیں ہوں گی۔مگر نماز کے داخلی اور خارجی فرائض کا علم اور جاننا کہ یہ عمل فرض ہے اور یہ عمل واجب ہے اور یہ سنت ہے تاکہ فرائض اور غیر فرائض میں امتیاز کا علم ہو، شرط نہیں ہے۔

(۹) فرائض میں ترتیب فرض ہے۔مثلاً قیام کا رکوع سے پہلے ہونا۔اگر کسی نے

رکوع پہلے کرلیا پھر قیام کیا تو رکوع مرتفع ہوجائے گا۔اگر دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز نہیں ہوگی ۔اگر دوبارہ کرلیا تو سجدہ سہو کے ساتھ نماز ہوجائے گی۔اسی طرح رکوع کا سجدوں سے پہلے ہونا فرض ہے۔اگر کسی نے رکوع سے پہلے سجدہ کرلیا پھر رکوع کیا سجدہ مرتفع ہوگیا۔اگر دوبارہ سجدہ نہ کیا تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔اسی طرح آخری قعدہ کا سب ارکان کے بعد ہونا فرض ہے اگر قعدہ کے بعد ترک کردہ صلبی سجدہ یاد آگیا اور سجدہ کرلیا پہلا قعدہ مرتفع ہوگیا۔اگر اس نے دوبارہ قعدہ کرلیا تو نماز سجدہ سہو کے ساتھ ہوجائے گی اور دونوں سجدے باوجود اس کے کہ فرض ہیں مگر دوسرے سجدے اور بعد والے فرائض میں ترتیب واجب ہے یعنی دوسرا سجدہ اگر اگلی رکعت سے پہلے نہ ہوسکا تو نماز باطل نہیں ہوگی جس رکعت میں یاد آجائے سجدہ ادا کرلیا جائے۔حتیٰ کہ سلام کے بعد اور کلام یا نماز کے منافی فعل کرنے سے پہلے ناکردہ سجدہ یاد آجائے تو سجدہ کرلیا جائے یہ سجدہ صرف قعدہ آخری کے لیے رافع ہوگا۔دوبارہ آخری قعدہ کرلینے اور سجدہ سہو کرلینے سے نماز ہوجائے ۔اگر صلبی سجدے کے بعد آخری قعدہ دوبارہ نہیں کیا گیا اور سلام کہہ کر آدمی نماز سے خارج ہوگیا تو نماز ادا نہیں ہوگی۔صلبی سجدہ باقی رکعات اور فرائض کے لیے رافع نہیں ہوگا۔کیونکہ آخری قعدہ کا سب ارکان کے بعد ہونا شرط ہے۔مگر کسی رکعت کے

دوسرے سجدے کا بعد والی رکعت سے پہلے ہونا فرض نہیں بلکہ واجب ہے۔

(۱۰) اتمام الصلوٰۃ۔یعنی نماز کو منقطع نہ کرنا فرض ہے۔

(۱۱) انتقال۔یعنی ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونا فرض ہے۔مگر بلافصل انتقال واجب ہے حتیٰ کہ اگر کسی نے رکوع کیا پھر دوسرا رکوع کرلیا تو سجدوں اور رکوع میں فاصل کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔

(۱۲) مقتدی کے لیے امام کی اتباع فرض ہے یہ کہ مقتدی امام کے ساتھ یا امام کے بعد نماز کے اعمال ادا کرے۔اگر مقتدی نے امام سے پہلے رکوع کرلیا اور اٹھ گیا،ابھی امام رکوع میں نہیں گیا تھا اور مقتدی نے دوبارہ امام کے ساتھ یا امام کے رکوع کے بعد رکوع کرلیا تو مقتدی کی نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں ہوگی۔یہی حکم سب فرائض کا ہے۔

## (۱۳) مقتدی کے اعتقاد میں امام کی نماز کا صحیح ہونا شرط ہے۔

اگر مقتدی کا اعتقاد ہے کہ امام کی نماز بدعقیدگی یا بدعملی یا شافعی، حنبلی ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہے تو مقتدی کی اس امام کی اقتداء میں نماز ادا نہیں ہوگی۔

(۱۴) مقتدی کا امام کے قدموں سے عدم تقدم اور آگے نہ ہونا فرض ہے۔اگر مقتدی کی ایڑیاں امام کے ایڑیوں سے مقدم ہیں تو مقتدی کی نماز نہیں ہوگی۔

(۱۵) مقتدی اور امام کے درمیان جہت میں عدم مخالفت فرض ہے۔اگر امام تحری سے جہت قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا ہے اور مقتدی اپنی تحری کے مطابق دوسری جہت کی طرف نماز پڑھ رہا ہے اور مقتدی کو علم ہے کہ امام دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہے۔مقتدی کی نماز نہیں ہوگی۔

(۱۶) فائتہ نماز کا صاحب ترتیب آدمی کو یاد نہ ہونا صحت نماز کے لیے شرط ہے۔اگر امام یا مقتدی صاحب ترتیب ہے اور اسے نماز میں یا نماز سے پہلے فائتہ نماز یاد ہے اور وقت بھی تنگ نہیں ہے تو ادا کردہ نماز ادا نہیں ہوگی۔

(۱۷) عورت کا مشترکہ نماز با جماعت میں مرد کے محاذاۃ (سیدھ) میں نہ ہونا، مرد کی نماز کی صحت کے لیے شرط ہے۔اگر عورت جماعت میں شریک ہے اور مرد کے محاذات میں ہے، مرد کی نماز نہیں ہوگی۔

(۱۸) ان تمام ارکان میں بیدار رہنا شرط ہے۔اگر نمازی قیام میں سویا رہا یا قرأت سوتے میں ادا کی یا رکوع یا سجدہ یا قعدہ آخیرہ میں سویا رہا جس رکن میں نمازی سویا رہا اس رکن کا اعتبار نہیں ہوگا۔اس رکن کا اعادہ کرے اگر نیند میں ادا کردہ رکن کا اعادہ نہ کیا گیا تو نماز ادا نہیں ہوگی۔اسے نماز کا اعادہ کرنا فرض ہے اگر کوئی شخص پوری رکعت قیام سے سجدہ تک سویا رہا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔اگر کوئی آدمی رکوع یا سجدوں میں سو گیا مگر رکوع یا سجدہ میں جاتے وقت

اور رکوع اور سجود سے اٹھتے وقت بیدار ہو گیا اس کی نماز ادا ہو گئی۔ (ردالمحتار، فرائض الصلوٰۃ)

o ہم نے اصلی اور ضمنی فرائض جن کا ذکر ضروری تھا بیان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نماز کے فرائض اور واجبات اور سنن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## نماز کے واجبات کا بیان

نماز کے واجبات کا حکم یہ ہے کہ کسی ایک واجب کا یا ایک سے زائد واجبات کا عمداً ترک کرنے کا کوئی کفارہ نہیں، لہٰذا سجدہ سہو کرنے یا نہ کرنے کے بعد بھی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی اور آدمی عمداً واجب کے ترک کی وجہ سے گناہگار بھی ہوگا۔ اس کی معافی کے لیے توبہ کرنا ضروری ہے۔ واجبات کے سہواً ترک کرنے کا کفارہ سجدہ سہو ہے اور سجدہ سہو کر لینے کے بعد نماز بلا کراہت ادا ہو جاتی ہے۔ سہو اور نسیان کی وجہ سے واجب کے ترک کا گناہ نہیں ہوگا۔

اگر آدمی "عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" کے بعد سجدہ سہو کرنا بھول جائے اور آخری سلام کے بعد یاد آئے، اگر نمازی نے اپنا سینہ قبلہ سے منحرف نہیں کیا اور کلام یا طعام سے یا دیگر

مفسد نماز افعال کے ارتکاب سے نماز کو فاسد نہیں کیا تو فوراً سجدہ سہو کر کے اور دوبارہ تشہد پڑھ کر آخری سلام کرلیا جائے تو نماز بلا کراہت ادا ہو جائے گی۔ (درمختار)

o اگر آدمی کو سجدہ سہو کرنا بھول گیا اور آخری سلام کے بعد نماز کے منافی عمل شروع کر دیئے، جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس صورت میں نماز کا اعادہ واجب ہے۔ (ردالمحتار، واجبات الصلوٰۃ)

## مکروہ نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے:

o ہر وہ نماز جس کے اجزاء میں سے کسی جزو کے ترک سے یا کسی کیفیت مکروہ کی وجہ سے کراہت تحریمی لازم آئے اس نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے یا اس میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ درمختار میں مذکور ہے "کُلُّ صَلٰوۃٍ اُدِّیَتْ مَعَ کَرَاھَۃِ التَّحْرِیْمِ تَجِبُ اِعَادَتُھَا"

ترجمہ: ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی ہو اس کا اعادہ واجب ہے۔ لہٰذا اگر پیشاب کے دباؤ میں نماز ادا کی گئی ہے وہ نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے۔ اگرچہ اس میں سجدہ سہو بھی نہیں ہے۔ (شامی)

o اگر امام کی نماز مکروہ تحریمی تھی اور امام نے اعادہ نہیں کیا۔ مقتدی پر اس نماز کا اعادہ واجب ہے۔ (درمختار)

## واجب الاعادہ نماز میں اصلی فرائض ادا نہیں ہوتے:

○ اگر امام کی نماز واجب الاعادہ ہے اور مقتدی کی پہلی اور اصل نماز ہے، مقتدی اس امام کی اقتدی نہیں کرسکتا کیونکہ امام کی پہلی نماز سے فرض ساقط ہو چکا ہے۔ درمختار میں ہے ''اَلْمُخْتَارُ اَنَّہٗ جَابِرٌ لِلْاَوَّلِ لِاَنَّ الْفَرْضَ لَایَتَکَرَّرُ''

ترجمہ: مختار یہ ہے اعادہ کی گئی نماز پہلی نماز کے نقصان کے لیے جابر ہے کیونکہ فرضوں کا تکرار نہیں ہوتا۔

لہٰذا اعادہ کی گئی نماز ضعیف ہے اگرچہ واجب ہے اور مقتدی کی نماز قوی ہے اس لیے وہ مقتدی جو پہلی نماز میں امام کی اقتداء میں نہیں تھا اس کی نماز ''بِنَاءُ الْقَوِیِّ عَلَی الضَّعِیْفِ'' کی وجہ سے ادا نہیں ہوگی۔

(ردالمحتار واجبات الصلوٰۃ)

○ یہاں واجبات سے مراد نماز کے واجبات ہیں لہٰذا اگر نماز میں قرآن مجید کی سورتوں کو خلاف ترتیب تلاوت کیا گیا تو نماز کے واجب کا ترک لازم نہیں آئے گا اور سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا کیونکہ سورتوں کی ترتیب قرأت کے واجبات سے ہے، نماز کے واجبات سے نہیں۔

راجح قول کے مطابق کراہت سے ادا کردہ نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے خواہ اس نماز کا ابھی وقت باقی ہو یا وقت باقی نہ ہو اور بعد میں اعادہ ہو۔

(ردالمحتار۔ص:۱۹۱۔دمشق)

(۱) سورہ فاتحہ کی ہر آیت واجب ہے کسی ایک آیت کے بلکہ کلمہ کے سہواً ترک سے بھی سجدہ سہو لازم آئے گا چونکہ سورۃ فاتحہ کی سات آیات ہیں اس لیے یہ سات واجب شمار ہونگے۔

## (۸) سورۃ فاتحہ کے بعد تلاوت کی مقدار کا ذکر:

سورۃ فاتحہ کے بعد بقیہ سورتوں میں سے کوئی ایک چھوٹی سورۃ جیسے سورۃ کوثر یا تین چھوٹی آیات جیسے ''ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَکْبَرَ ۝'' (مدثر) ملانا واجب ہے۔ان آیات ثلثہ کے تیس حرف ہیں اور یہ آیات بطور مثال ذکر کی گئیں ہیں لہٰذا اگر ایک ایسی طویل آیت تلاوت کی گئی ہے جس کے کم از کم تیس حرف ہیں تو بھی واجب ادا ہو جائے گا اور تحقیق یہ ہے کہ امام اعظم کے نزدیک فرض نماز کی کوئی دو رکعت میں سے ہر رکعت میں ایک آیت تلاوت کرنا فرض ہے اور آیت کم از کم چھ حرفی ہو۔ اگرچہ حرف مقدر کے ساتھ چھ حرفی ہو۔جیسے ''لَمْ یَلِدْ'' اصل میں ''لَمْ

يُـوْلَـدْ ‘‘ تھا۔امام اعظم کے قول کا مقتضی یہ ہے کہ اگر سورہ فاتحہ کے بعد کسی آیت سے ترتیب کے ساتھ اتنے کلمات تلاوت کیے گئے جس کے اٹھارہ حروف ہوں تو واجب ادا ہو جائے گا مگر صاحبین کا قول معروف یہ ہے کہ تین چھوٹی آیات متصلہ یا اس کے برابر آیت سے قرآنی ترتیب کے مطابق کلمات کی تلاوت کا ہونا ضروری ہے جیسے سورۃ مدثر میں ہے ’’ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝‘‘ ان آیات کے علاوہ چھوٹی آیات ترتیب کے ساتھ پورے قرآن مجید میں نہیں ہیں لہٰذا یہ تین آیات واجب ہیں یا ان کے مساوی قرآن کی کسی آیت کے تیس حروف کے کلمات مترتبہ کی تلاوت واجب ہے ورنہ نماز مکروہ ہوگی۔بعض علماء نے فرمایا: علامہ حلبی کی عبارت کے مطابق قرأت واجبہ کے لیے ایک آیت جس کے اٹھارہ حرف ہوں کافی ہے اور ان کی تلاوت سے واجب ادا ہو جائے گا۔مگر معمول بہ صاحبین کا قول ہے۔

## طویل آیت نصف، نصف دو رکعتوں میں پڑھنا جائز ہے:

طویل آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت المدانیہ سے آدھی آیت پہلی رکعت میں اور آدھی آیت دوسری رکعت میں پڑھ لی جائے تو واجب ادا ہو جائے گا۔

(ردالمحتار ر/ط دمشق)

## فرضوں کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب نہیں:

o فرائض کی آخری دو رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھی جائے۔سورۃ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورۃ ملانا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اس سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا کیونکہ خود سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں اور رکوع کی طرف منتقل ہونے کے وقت کی مقدار معین نہیں۔

سنن، وتر اور نوافل کی سب رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملانا واجب ہے۔(درمختار/ط دمشق)

o نوافل میں ہر دو رکعت مستقل نماز ہوتی ہیں اسی لیے اگر کوئی شخص چار نفل کی نیت کرے مگر دو رکعت پر سلام کہہ دے آخری دو رکعت کی قضا واجب نہیں ہوگی۔اسی لیے نوافل کے درمیانی قعدہ میں درود شریف اور تیسری رکعت پر ثناء (پڑھنا مستحب ہے) اور دو رکعت کے بعد قعدہ اگر چھوٹ جائے تو واجب میں بدل جاتا ہے،فرض نہیں رہتا چونکہ نوافل میں توسع ہوتی ہے لہٰذا چار رکعت نفل گویا ایک ہی نماز ہے۔(ردالمحتار/ط،دمشق)

(۹) فرائض میں چار رکعت والی نماز کی غیر معین کوئی دو رکعت میں تلاوت فرض ہے

مگر پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے۔ یہاں دو واجب ہیں۔ایک یہ کہ پہلی دو رکعتوں میں قرأت اگرچہ ایک آیت کی ہو مطلقاً واجب ہے اور دوم یہ کہ آیت کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ بغیر وقفہ اور تاخیر کے پڑھنا واجب ہے۔ اگر کسی شخص نے پہلی دو رکعتوں میں مطلقاً قراۃ نہیں کی یعنی سورۃ فاتحہ بھی نہیں پڑھی اس پر فرض ہے کہ آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرأت کرے اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ نہیں ملائی تو آخری رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ ملائے اور اگر پہلی رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ قرأت تین تسبیحات کی مقدار کی تاخیر سے ملائی ان سب صورتوں میں واجب میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہوگا۔

(۱۰) دسواں واجب یہ ہے کہ ثناء کے بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے رکعتوں کی ابتداء کرے اور سورہ فاتحہ کی قرأت دوسری سورۃ سے پہلے ہو اور سورۃ فاتحہ ثناء اور تعوذ اور تسمیہ کے بعد بقدر رکن مؤخر نہ ہو۔ اگر کسی شخص نے پہلی یا دوسری رکعت کی سورۃ فاتحہ سے ابتداء نہیں کی بلکہ کسی دوسری سورت سے ایک آیت یا زیادہ پڑھ لی جس کی وجہ سے سورۃ فاتحہ ایک رکن کی مقدار مؤخر ہوگئی، سجدہ سہو لازم آئے گا۔ رکن کی مقدار سے تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا وقت مراد ہوتا ہے۔مثلاً ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ مٰلِکِ

یَـوۡمِ الـدِّیۡنِ o ‘‘یااس سے زیادہ خاموشی اختیار کی یا پہلے دوسری سورت کی آیات سے تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر تلاوت کی اس سے سورۃ فاتحہ کی اپنے محل اور جگہ سے تاخیر لازم آئے گی اس لیے سجدہ سہو واجب ہوجائے گا۔(ردالمحتار،ص:۱۹۸/ ط،دمشق)

## (۱۱) سورۃ فاتحہ کے تکرار کا حکم:

گیارواں واجب سورۃ فاتحہ کے تکرار کا ترک ہے،رباعی اور ثلاثی فرائض کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر اور سنن اور نوافل کی سب رکعتوں میں دوسری سورۃ تلاوت کرنے سے پہلے سورۃ فاتحہ کے تکرار یا سورۃ فاتحہ کی چار آیات کے تکرار سے سجدہ سہو لازم آئے گا کیونکہ سورۃ فاتحہ کے بعد فوراً دوسری سورت کی تلاوت واجب ہے۔سورۃ فاتحہ یا اس کی اکثر آیات کی تلاوت سے واجب کی تاخیر لازم آئے گی۔یہاں ضم سورۃ میں تاخیر سورۃ فاتحہ کی چار آیات کی تلاوت کے مقدار سے لازم آئے گی۔(ردالمحتار)

o اگرسورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھ لینے کے بعد سورۃ فاتحہ دوبارہ پڑھ لی جائے تو سجدہ سہو لازم نہیں آئے گا کیونکہ رکوع کا پہلی سورۃ کی قرأت کے بعد متصل ہونا واجب نہیں ہے اس لیے فاتحہ کے بعد اگر متعدد سورتیں پڑھ لی جائیں تو رکوع کی تاخیر لازم نہیں آتی۔اسی طرح سورۃ فاتحہ دوسری سورۃ یا

آیات کی تلاوت کے بعد دوبارہ پڑھنے سے رکوع میں تاخیر لازم نہیں آئے گی۔البتہ ضم سورۃ کے بعد تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار خاموش رہنے سے رکوع کرنے میں تاخیر سے سجدہ سہو لازم آئے گا کیونکہ تلاوت اور رکوع کے درمیان خاموشی اور تفکر کا فاصلہ رکوع کی تاخیر کا باعث ہوتا ہے لہٰذا سجدہ سہو واجب ہوگا۔(درمختار)

رباعی اور ثلاثی فرضوں کی آخری دو رکعتوں یا آخری ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ کے تکرار سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا کیونکہ آخری رکعتوں میں رکوع کا سورۃ فاتحہ کے ساتھ اتصال واجب نہیں ہے۔(ردالمحتار)

(۱۲) بارہواں واجب بعض افعال میں ترتیب کی رعایت کرنا ہے۔قرأت اور رکوع کے درمیان ترتیب واجب ہے لیکن قیام اور رکوع اور سجود کے درمیان ترتیب فرض ہے۔قرأت اور رکوع کے درمیان ترتیب کے دو قسم ہیں۔ واجب اور فرض۔ رباعی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت (سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ) پڑھ لینے سے پہلے قرأت اور رکوع کے درمیان ترتیب واجب ہے۔ مثلاً کسی نے پہلی دو رکعتوں میں قیام کے بعد رکوع کرلیا اور قیام میں قرأت نہیں کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھ لی تو سجدہ سہو کے ساتھ نماز ہوجائے گی۔پہلی رکعتوں کے ادا کردہ رکوع قرأت کی تاخیر سے

مرتفع نہیں ہوں گے کیونکہ قرأت اور رکوع میں ترتیب واجب تھی اور قرأت کا رکوع سے پہلے ہونا واجب تھا اور واجب سے فرض مرتفع نہیں ہوتا اور اگر پہلی رکعتوں میں قیام کے بعد بغیر قرأت رکوع کرلیا اور قیام میں قرأت نہیں کی پھر رکوع میں یاد آ گیا کہ قرأت نہیں کی گئی، رکوع سے واپس ہو کر پہلی رکعت کے قیام میں قرأت کرلی، اب دوبارہ رکوع کرنا فرض ہے پہلا رکوع مرتفع ہو گیا کیونکہ تلاوت کردہ قرأت پہلی دو رکعتوں میں بعد از تلاوت فرض واقع ہوتی ہے اور تلاوت کردہ فرض قرأت کا رکوع سے مقدم ہونا فرض ہے۔

(درمختار اور ردالمحتار)

## نماز کے ارکان میں ترتیب فرض ہے:

o تمام رکعتوں کے قیام اور رکوع اور سجدوں میں ترتیب فرض ہے یعنی ان تینوں میں سے ہر ایک کو اپنے محل میں ادا کرنا فرض ہے۔ مؤخر رکن اپنے محل سے مقدم نہیں ہوسکتا اور مقدم رکن دوسرے سے مؤخر نہیں ہوسکتا۔ بالفرض رکوع سے پہلے سجدہ کرلیا اس رکعت کا سجدہ ادا نہیں ہوگا۔ رکوع کے بعد دوبارہ سجدہ کرنا فرض ہے۔ اسی طرح اگر رکوع قیام سے پہلے کرلیا رکوع ادا نہیں ہوگا۔ قرأت اور ان ارکان میں وجہ فرق یہ ہے کہ قیام اور رکوع اور سجدے ہر رکعت

میں فرض ہیں اور قرأت فرضوں کی کوئی دو رکعتوں میں بلا تعین فرض ہے۔ قرأت کا محل مطلق قیام ہے۔ پہلی دو رکعتوں میں ہو یا دوسری دو رکعتوں میں۔(ردالمحتار)

## (۱۳) سجدوں اور رکعتوں کی ترتیب واجب ہے:

## (۱۴) آخری قعدہ کا تمام ارکان کے بعد ہونا فرض ہے:

تیرہواں واجب یہ کہ مکرر ارکان میں ترتیب واجب ہے۔ ہر وہ رکن جس کا ایک رکعت میں تکرار ہے جیسے سجدے یا ساری نماز میں رکن کا تکرار ہے اور بار بار آتا ہے۔ جیسے رکعات ان ارکان میں ترتیب واجب ہے۔ یعنی مقدم کا مؤخر سے پہلے اور اپنے محل میں ہونا واجب ہے۔ لہٰذا اگر آدمی پہلی رکعت کا سجدہ بھول گیا اس سجدہ کو وہ کسی دوسری رکعت میں قضا کرے اور اگر قعدہ کے بعد قضا کیا۔ سجدہ کے اعادہ سے پہلا قعدہ مرتفع ہو جائے گا۔ کیونکہ آخری قعدہ اور باقی ارکان میں ترتیب فرض ہے۔ قعدہ کا تمام ارکان کے آخر میں ہونا فرض ہے۔ دوبارہ قعدہ اور تشہد کے بعد صلبی سجدہ کی تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو کرے۔ سجدہ سہو سے صرف تشہد مرتفع ہو جائے گا کیونکہ غیر مرتب واجب، واجب کے لیے اور فرض، فرض کے لیے رافع ہوتا ہے۔ پھر صرف تشہد کی وجہ

سے قعدہ بھی کرے۔تشہد اور درود اور دعا کے بعد آخری سلام سے نماز سے خارج ہو جائے۔

o اگر متروک صلبی سجدہ سلام کے بعد یاد آئے اور نمازی نے سلام کے بعد کلام یا قبلہ سے انحراف یا کھانے اور پینے سے نماز فاسد نہیں کی تھی تو بھی صلبی سجدہ کا اعادہ کرے یہی حکم سجدہ تلاوت کے لیے ہے۔

(ردالمحتار۔ص:۲۰۶/ط۔دمشق)

## آخری قعدہ میں پانچویں رکعت کیلئے کھڑے ہونے کا حکم:

o اگر آدمی آخری قعدہ اور تشہد کے بعد پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔ سجدہ سے پہلے اُسے خود یا لقمہ سے غلطی کا احساس ہو جائے فوراً بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کرے۔ دوبارہ قعدہ اور تشہد کی ضرورت نہیں کیونکہ آخری قعدہ اور تشہد کے لیے پانچویں رکعت کے لیے قیام اور قرأت حتیٰ کہ پانچویں رکعت کا رکوع بھی رافع نہیں ہیں کیونکہ پانچویں رکعت لغو اور ممنوع ہے اور غیر مشروع کا اعتبار نہیں ہوتا ہے۔آخری قعدہ اور تشہد باقی ہے۔سلام میں تاخیر ہو جانے کی وجہ سے بیٹھتے ہی سجدہ سہو کرے۔سجدہ سہو سے صرف پہلا تشہد مرتفع ہوگا۔ دوبارہ تشہد اور قعدہ کر کے درود اور دعا کے بعد سلام کہے۔

یہی حکم مغرب کی نماز میں چوتھی رکعت اور فجر کی نماز کی تیسری رکعت کے لیے ہے کہ زائد رکعت کے سجدہ کرنے سے پہلے تک لوٹ کر حسب سابق عمل کرے۔

o اگر آدمی نے آخری قعدہ اور تشہد کے بعد پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا۔ پہلے سجدے سے ہی غیر مشروع رکعت مکمل ہوگئی اور پوری رکعت مرتفع نہیں ہوتی۔اس رکعت کے بعد دوسری یعنی چھٹی رکعت پڑھ کر پہلی فرض نماز کے سلام کے ترک ہوجانے کی وجہ سے سجدہ سہو کرے۔آخری دونفل کا سلام کر کے نماز سے خارج ہو۔ اس کے چار فرض اور دونفل ادا ہوجائیں گے۔درمختار میں مذکور ہے۔

''وَسَجَدَلِلسَّهْوِ فِی الصُّوْرَتَیْنِ لِنُقْصَانِ فَرْضِهٖ بِتَاخِیْرِ السَّلَامِ فِی الْاُوْلٰی وَتَرْکِهٖ فِی الثَّانِیَةِ'' (ردالمختار۔ص:۵۵۴)

ترجمہ: اورسہو کا سجدہ کرے دونوں صورتوں میں کیونکہ پہلی صورت میں سلام کی تاخیر سے فرضوں میں نقصان آیا اور دوسری صورت میں سلام کے ترک کی وجہ سے نقصان ہوا۔

اورآخری صورت میں مقتدیوں کو قعدہ میں سلام کہنے کی اجازت ہے مگر آخری دورکعتوں میں اتباع کرنا بہتر ہے۔ردالمختار باب سجود السہو میں ہے:''قِیْلَ یَتْبَعُوْنَهٗ مُطْلَقاً عَادَ اَوْلَا''(ص:۵۵۳)

ترجمہ: بعض علماء نے فرمایا مقتدی امام کی اتباع کریں۔ امام واپس ہو یا نہ ہو۔ (المختار)

o اگر کسی آدمی نے نماز میں آخری قعدہ نہیں کیا پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا۔ سجدہ سے پہلے یاد آنے پر واپس لوٹ کر قعدہ آخیرہ کرے۔ سلام میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو کرے اور مقتدی پانچویں رکعت میں امام کی اتباع نہ کریں کیونکہ پانچویں رکعت بدعت اور معصیت ہے۔ وہ بیٹھے لقمہ دیں اور انتظار کرتے رہیں۔ اگر امام نہیں لوٹا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا، امام اور مقتدیوں کی نماز کی فرضیت باطل ہوگئی اور یہ نماز نفل میں تبدیل ہوگئی۔ چھٹی رکعت ملا کر سلام سے فارغ ہوں، تو بہتر ہے۔ پانچویں رکعت پر بھی سلام سے فارغ ہوسکتے ہیں۔ سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے۔ درمختار میں ہے

''وَلَایَسْجُدُ لِلسَّھْوِ عَلَی الْاَصَحِّ لِاَنَّ النُّقْصَانَ بِالْفَسَادِ لَایُنْجَبَرُ'' (باب سجود السہو)

ترجمہ: اور وہ آدمی سہو کا سجدہ صحیح قول پر نہ کرے کیونکہ فساد نماز کا نقصان سجدہ سہو سے پورا نہیں کیا جاسکتا۔

اگر امام بقدر تشہد قعدہ کے بعد پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا، مسبوق امام کی اقتداء نہ کرے۔ اپنی نماز شروع کردے۔ اگر مسبوق نے امام کے اقتداء میں پانچویں رکعت شروع کردی تو مسبوق کی نماز فاسد ہوجائے

گی، کیونکہ امام کی نماز قعدہ کے بعد مکمل ہو چکی۔ اب پانچویں رکعت میں امام منفرد ہے اور مقام انفراد میں اقتداء سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور اگر امام نے قعدہ کے بغیر پانچویں رکعت شروع کردی اور مسبوق نے اقتداء جاری رکھی، اگر امام سجدہ سے پہلے واپس آ کر قعدہ کرے اور سجدہ سہو کرے۔ مسبوق کی نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ امام پر قعدۂ اخیرہ فرض ہے۔ پانچویں رکعت کے لیے اٹھنے سے امام کی نماز مکمل نہیں ہوئی اور اگر امام نے پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو مسبوق اور سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ چنانچہ حلبی کبیر میں ہے: ''لَوْ قَامَ اِمَامَہ' اِلَی الْخَامِسَۃِ فَتَابَعَہ' فَاِنْ کَانَ الْاِمَامُ قَعَدَ عَلَی الرَّابِعَۃِ فَسَدَتْ صَلٰوۃُ الْمَسْبُوْقِ لِاِقْتِدَائِہٖ فِیْ مَوْضِعِ الْاِنْفِرَادِ وَاِنْ لَّمْ یَقْعُدْ لَا تَفْسُدُ مَالَمْ یُقَیِّدِ الْخَامِسَۃَ بِالسَّجْدَۃِ'' (ص:۳۶۳)

ترجمہ: اگر مسبوق کا امام پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوا اور مسبوق نے اس کی اتباع کی پس اگر امام نے چوتھی رکعت پر قعدہ کرلیا تھا تو مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ مسبوق نے انفراد کے مقام میں امام کی اقتداء کی اور اگر امام نے قعدہ نہیں کیا تھا، مسبوق کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ جب تک امام پانچویں رکعت کو سجدے کے ساتھ مقید نہ کرے۔

## (۱۴) نماز میں تعدیل ارکان واجب ہے:

چودھواں واجب تعدیل ارکان ہے۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ رکوع، سجدوں، قومہ اور جلسہ میں ایک تسبیح سبحان اللہ پڑھنے کے برابر سکون اور اعضاء کے تحرک کا بند ہوجانا واجب ہے۔ رکوع اور سجدے فرض اور ہر نماز کے لیے رکن ہیں اور قومہ اور جلسہ سب نمازوں میں واجب ہے اور ان چاروں میں اعضاء کا ساکن ہوجانا تعدیل کہلاتا ہے اور واجب ہے۔ اگر سہواً قومہ اور جلسہ یا ان میں تعدیل اور اطمینان نہ ہوتو سجدہ سہو واجب ہے۔ کیونکہ سہواً واجب کے ترک میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ درمختار میں ہے ''وَتَعْدِيْلُ الْاَرْكَانِ، اَیْ تَسْكِيْنُ الْجَوَارِحِ قَدْرَ تَسْبِيْحَةٍ فِیْ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَكَذَافِی الرَّفْعِ مِنْهَا '' اور شامی میں ہے ''(قَوْلُه' وَكَذَافِیْ الرَّفْعِ مِنْهُمَا) اَیْ يَجِبُ التَّعْدِيْلِ اَيْضاً فِیْ الْقَوْمَةِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالْجَلْسَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ '' (شامی باب صفت الصلوٰۃ)

ترجمہ: اور تعدیل، یعنی ارکان میں اعضاء کا ساکن کرنا ایک تسبیح کی مقدار، رکوع اور سجود میں اور اسی طرح رکوع اور سجود سے اٹھنے میں۔

اور شامی میں ہے مصنف کا قول ''وَكَذَافِیْ الرَّفْعِ مِنْهُمَا '' یعنی رکوع کے

بعد قومہ میں بھی تعدیل واجب ہے اور سجدوں کے درمیان جلسہ میں۔

بحرالرائق میں ہے ''وَفِی الْمُحِیْطِ لَوْ تَرَکَ تَعْدِیْلَ الْاَرْکَانِ اَوِالْقَوْمَةَ الَّتِی بَیْنَ الرُّکُوْعِ وَ السُّجُوْدِ سَاھِیاً لَزِمَہٗ سُجُوْدُ السَّھْوِ فَیَکُوْنُ حُکْمُ الْجَلْسَةِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ کَذَالِکَ لِاَنَّ الْکَلَامَ فِیْھِمَا وَاحِدٌ وَ الْقَوْلُ بِوُجُوْبِ الْکُلِّ ھُوَ مُخْتَارُ ابْنِ الْھُمَامِ''(باب صفۃ الصلوٰۃ)

ترجمہ: اور محیط میں ہے اگر آدمی نے تعدیل الارکان ترک کردی یا قومہ، جو رکوع اور سجود کے درمیان ہے، سہواً اس پر سجدہ سہو لازم ہے اور سجدوں کے درمیان جلسہ کا حکم اسی طرح ہوگا کیونکہ کلام دونوں میں ایک ہے اور سب کے وجوب کا قول ابن ہمام کا مختار ہے۔

## قومہ، جلسہ ان میں تعدیل واجب ہے:

اگر ان چاروں رکوع، قومہ، سجدے اور جلسہ میں جانے اور اٹھنے میں اعضاء متحرک رہیں اور یہ قصداً ہو تو نماز واجب الاعادہ ہے۔قومہ، رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہونے کو کہتے ہیں۔ یہ کہ کھڑے ہونے کے وقت ہاتھ گھٹنوں تک نہ پہنچیں۔اگر کسی نے رکوع سے سر اٹھایا اور پشت سیدھی نہیں کی اس کا

قومہ فوت ہوگیا۔اس کی نماز واجب الاعادہ ہےاور اگر بالکل سیدھا کھڑا ہوگیا مگر کھڑے ہوتے ہی سجدوں کے لیے جھکنا شروع کردیا تو اعضاء کو سکون حاصل نہیں ہوا جس کو تعدیل کہتے ہیں لہٰذا نماز کا اعادہ واجب ہے۔اسی طرح دو سجدوں کے درمیان جلسہ پہلے سجدے سے اٹھ کر پشت سیدھی کرنا واجب ہے اور پشت سیدھی کر کے ایک تسبیح کی مقدار ٹھہراؤ اور سکون دوسرا واجب ہے۔پشت سیدھی نہیں ہوئی یا پشت سیدھی ہوئی مگر تسبیح کی مقدار ٹھہراؤ نہ ہوا تو نماز واجب الاعادہ ہے۔

**تنبیہ:** جلدی نماز پڑھانے والے اکثر ائمہ کو دیکھا گیا وہ قومہ اور جلسہ میں ایک تسبیح کی مقدار نہیں ٹھہرتے۔اٹھتے ہی واپس اللہ اکبر کہہ دیتے۔ایسے ائمہ کی نماز قصداً ترک واجب کی وجہ سے مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہےاور انفرادی نماز پڑھنے والے اکثر حضرات کے رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں تعدیل نظر نہیں آتی۔جس کے ترک سے نماز مکروہ ہوتی ہے۔

**تنبیہ:** جس طرح رکوع اور سجدو میں ایک تسبیح کی مقدار ٹھہراؤ اور سکون اور قرار واجب ہے اسی طرح سجدوں سے عاجز اشاروں سے نماز پڑھنے والوں پر رکوع اور سجدوں کے اشاروں اور قومہ اور جلسہ میں بھی تعدیل واجب ہے۔

(١٥) پندرہواں واجب پہلا قعدہ ہے۔**توضیح** : رباعی نماز فرض ہو، سنت ہو یا نفل سب میں پہلا قعدہ واجب ہے۔(درمختار۔ص:٢١١/ ط۔دمشق)

سہواً پہلے قعدہ کے ترک سے سجدہ سہو لازم ہوگا۔(درمختار، باب الواجبات)

## (١٦) پہلے قعدہ میں درود شریف پڑھنے کا حکم:

سولھواں واجب پہلے قعدہ میں تشہد پر زیادتی کا ترک ہے۔**توضیح**: فرائض اور سنن مؤکدہ اور وتروں کے پہلے قعدہ میں ''عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ'' کے بعد تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار، تیسری رکعت کے لیے قیام کو مؤخر کرنے میں ترک واجب ہے، لہٰذا اگر کوئی آدمی ''عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ'' پڑھنے کے بعد تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار تک خاموش رہا اور تیسری رکعت کے لیے نہیں اٹھا یا دُرود شریف ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ'' کہنے کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے تاخیر کی اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔

(درمختار اور ردالمحتار)

لیکن آخری قعدہ میں ''عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ'' کے بعد دُرود اور دعا پڑھنا سنت ہے۔اس سے سلام میں تاخیر لازم نہیں آتی۔البتہ پانچویں رکعت کے لیے قیام سے سلام میں جو تاخیر لازم آتی ہے وہ غیر مشروع اور ناجائز پانچویں

رکعت کی وجہ سے ہوتی ہے اس لیے اس ناجائز تاخیر سے سلام کے مؤخر ہونے سے سجدہ سہو لازم آئے گا۔(ردالمحتار)

o سجدہ سہو کے بعد قعدہ واجب ہوتا ہے کیونکہ سجدہ سہو سے تشہد مرتفع ہوجاتا ہے جسے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔تشہد بغیر قعدہ نہیں ہوسکتا۔اگرچہ یہ قعدہ سہو کے بعد آخری قعدہ ہے لیکن فرض نہیں ہے۔(ردالمحتار)

o اگر کسی نے ہزار رکعت نفل ایک سلام کے ساتھ ادا کی ہزار رکعت کے بعد والا قعدہ آخری ہوگا اور ہر دو رکعت کے بعد والا قعدہ پہلا قعدہ ہوگا اور واجب ہوگا۔نوافل کے درمیانی قعدہ میں ''عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ'' کے بعد درُود شریف اور دعاؤں کی زیادتی جائز ہوتی ہے کیونکہ نوافل کا درمیانی قعدہ من وجہ آخری قعدہ ہوتا ہے۔اگر آدمی دو رکعت کے بعد سلام کہہ دے بقیہ رکعتوں کی قضاء واجب نہیں ہوتی اور من وجہ درمیانی قعدہ ہوتا ہے۔اس لیے تیسری رکعت کے لیے قیام جائز ہوتا ہے۔

## (۱۷) تشہد کے تمام کلمات کا تلفظ واجب ہے:

سترہواں واجب پہلے اور آخری قعدہ میں ''عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُـہٗ'' تک امام مقتدی اور منفرد کو تشہد کا اتنی آواز سے پڑھنا واجب ہے کہ کلمات کی آواز

اپنے کانوں تک پہنچے بشرطیکہ آدمی بہرہ نہ ہو۔**توضیح:** رباعی نماز میں درمیانی قعدہ، آخری قعدہ اور سجدہ سہو کا قعدہ، ہر قعدہ میں تشہد کا ہر ہر کلمہ پڑھنا مستقل واجب ہے۔اگر سارا تشہد یا بعض تشہد سہواً چھوٹ گیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

شامی میں بحرالرائق سے منقول ہے:''فَاِنَّهٗ یَجِبُ سُجُوْدُالسَّهْوِ بِتَرْکِهٖ فَلَوْ قَلِیْلاً فِی ظَاهِرِ الرِّوَایَةِ لِاَنَّهٗ ذِکْرٌ وَاحِدٌ مَنْظُوْمٌ فَتَرْکُ بَعْضِهٖ کَتَرْکِ کُلِّهٖ''(ص:۲۱۴/ط۔دمشق)

ترجمہ: ظاہر الروایۃ میں مذکور ہے سجدہ سہو تشہد کے ترک سے واجب ہے اگرچہ قلیل کا ترک ہو کیونکہ تشہد بالترتیب کلمات کا ایک ہی ذکر ہے اس کے بعض کا ترک ایسا ہے جیسے کل کا ترک ہے۔

تشہد میں تقریباً پچیس سے زیادہ کلمات ہیں۔ہر کلمہ کا تلفظ واجب ہے اور اس کے ترک سے سجدہ سہو واجب ہے۔(واجبات الصلوٰۃ)

## مقتدی اور مسبوق''عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُه''کے بعد''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ'' کا تکرار کرتا رہے:

o درمیانی قعدہ میں منفرد اور امام پر پورے تشہد کے تکرار یا تین کلمات مثلاً ''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ''کے تکرار سے سجدہ سہو واجب

ہوگا، کیونکہ تکرار کی وجہ سے تیسری رکعت کے لیے قیام مؤخر ہو جائے گا لیکن مقتدی اگر پورے تشہد کا یا بعض تشہد کا تکرار کرتا رہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً امام نے تشہد دیر تک پڑھا مقتدی نے جلدی پڑھ لیا۔ امام کی اتباع میں مقتدی کو بیٹھنا واجب ہے۔ مقتدی خاموش رہے تو بہتر ہے لیکن اگر آخری قعدہ کے حکم کی طرح درمیانی قعدہ میں بھی کل یا بعض تشہد کا تکرار کرتا رہے دونوں جائز ہیں۔ میرے خیال میں نماز میں تلاوت کردہ اذکار میں سب سے زیادہ ثواب ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' پڑھنے سے ملتا ہے کیونکہ سرورِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: ''مَامِنْ مُسَلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّاللّٰہُ رُوْحِیْ حَتی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ'' (الحدیث)

ترجمہ: جب بھی کوئی سلام کہنے والا مجھے سلام کرتا ہے اللہ تعالیٰ میرے روح کو اس کی طرف متوجہ کرتا ہے میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

لہٰذا تشہد پڑھنے والا آدمی جب ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ'' سے بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرتا ہے۔ اسے صاحب گنبد خضراء ﷺ سے ''وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وبرکاتہ'' سے جواب اور دعا ملتی ہے جس کے ثواب کی کوئی حد نہیں۔ (محمد رفیق حسنی)

اور اگر امام درمیانی قعدہ میں تشہد سے فارغ ہو کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے، مقتدی کا تشہد ابھی باقی ہے، مقتدی یا مسبوق ''عَبۡــــــدُہٗ وَرَسُــوۡلُــہٗ'' تک تشہد پورا کرے۔ امام کی اتباع نہ کرے۔ اگر چہ تیسری رکعت کے لیے امام سجدہ بھی کرلے، مقتدی اٹھنے کے بعد رکعت ادا کرے۔

o گویا تشہد میں پانچ واجب ہیں اول تشہد فی نفسہٖ واجب ہے۔ دوم تشہد کے لیے قعدہ واجب ہے۔ سوم قعدہ میں تشہد کا ہر ہر کلمہ واجب ہے۔ چہارم تشہد پر زیادتی کا ترک واجب ہے۔ پنجم تشہد کے کلمات میں دوسری کلام کی زیادتی کا ترک یا تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار خاموشی یا کم از کم تین کلمات کے اعادہ کا ترک واجب ہے۔ (ردالمحتار۔ص:۲۳۲/ ط۔ دمشق)

## مغرب کی نماز کے تکرار کی اٹھتر (78) صورتیں:

o درمختار میں مغرب کی نماز میں تشہد کے تکرار کی ممکنہ اُٹھتر (۷۸) صورتیں لکھی گئی ہیں۔ پھر مصنف نے ہر تشہد میں مذکورہ پانچ واجبات کے ممکن ہونے کی وجہ سے پانچ کو اُٹھتر (۷۸) میں ضرب دی ہے۔ تشہد کے کل واجبات تین سو نوے (۳۹۰) بیان کیئے ہیں۔ پھر تشہد میں ہزاروں واجبات کا علامہ شامی نے ذکر کیا۔ فقہ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات شامی کا یہی مقام ملاحظہ

فرمائیں۔

(۱۸) اٹھارواں واجب سلام کا لفظ ہے۔**توضیح:** نماز سے خروج کے لیے دائیں طرف صرف لفظ ''السلام'' کا تلفظ واجب ہے۔ ''علیکم'' کہنا واجب نہیں ۔ پہلے سلام کے تلفظ کے بعد ''علیکم'' سے پہلے آدمی نماز سے خارج ہوجاتا ہے۔ اس لیے اگر کسی مقتدی نے سلام کے بعد علیکم سے پہلے امام کی اقتداء کی اس کی اقتداء صحیح نہیں ہوگی ۔البتہ لفظ سلام کہنے سے پہلے کسی نے اقتداء کی نیت سے کھڑے کھڑے اللہ اکبر کہہ دیا وہ جماعت میں شریک ہوگیا۔ چونکہ قعدہ میں شریک ہوا اس لیے اس پر امام کی اقتداء کی وجہ سے قعدہ واجب ہے۔امام کی متابعت کی وجہ سے بیٹھ کر تشہد ''عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ'' تک پڑھ کر پھر پوری نماز ادا کرے۔

## (۱۹) دعاء قنوت کے مسائل:

انیسواں واجب ''دعاء قنوت'' پڑھنا ہے۔ دعا قنوت سے مراد مطلق دعا ہے۔مخصوص دعا ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡتَعِیۡنُکَ'' کا تعین سنت ہے۔اگر کسی نے سہواً دعا قنوت چھوڑ دی اس پر سجدہ سہو لازم ہے ۔اگر رکوع میں یاد آئے ، آدمی واپس نہ لوٹے سجدہ سہو واجب ہو چکا اور دعاء قنوت کے لیے لوٹنا جائز

نہیں ہے۔ بالفرض خود واپس لوٹے دوبارہ رکوع کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ دعاءقنوت کے لیے واپس آنے سے پہلا رکوع مرتفع نہیں ہوتا۔ سجدہ سہوکرنے سے نماز ادا ہوجائے گی۔(درمختار،ردالمحتار)

یاد آنے پر اگرامام خود واپس لوٹے،نماز فاسد نہیں ہوگی۔اگر مقتدی کے لقمہ دینے پر واپس لوٹے تو نماز فاسد ہوجائے گی کیونکہ بغیر ضرورت اور نا جائز لوٹنے کے لیے لقمہ دینے سے مقتدی کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔مقتدی لقمہ دینے سے نماز سے خارج ہوجاتا ہے اور نماز سے خارج آدمی سے لقمہ لینے کی وجہ سے امام کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۲۰) بیسواں واجب دعاءقنوت کے لیے اللہ اکبر کہنا ہے۔

(۲۱) اکیسواں واجب وتروں میں تیسری رکعت کے رکوع کی تکبیر اللہ اکبر ہے۔ان دو تکبیروں میں سے کسی ایک کے سہواً ترک سے بھی سجدہ سہو لازم آئے گا۔ (ردالمحتار۔ص:۲۲۱)

(۲۲ تا ۲۷) عیدین کی چھ تکبیریں زائدہ بھی واجب ہیں گویا یہ چھ واجب ہیں لہٰذا ان میں سے کسی ایک کے ترک سے بھی سجدہ سہو واجب ہوجائے گا۔

(۲۸) اٹھائیسواں واجب عیدین کی نماز کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر کا وجوب ہے۔

(۲۹) عیدین کی نماز میں تکبیرِ افتتاح واجب ہے۔ بخلاف دوسری نمازوں کے ان میں تکبیر تحریمہ فرض ہے۔ (جس طرح پہلے گذر چکا ہے۔) (ردالمحتار)

(۳۰، ۳۱) تیسواں اور اکتیسواں واجب جہری نمازوں میں امام کے لیے قرأت میں جہر اور سری نمازوں میں امام اور منفرد کے لیے سر اور اخفاء واجب ہے۔ **توضیح:** امام اعظم کے نزدیک فرضوں، وتروں، سنن اور نوافل کی جن رکعتوں میں قرآن مجید کی تلاوت فرض ہے ان میں ایک چھوٹی آیت بشرطیکہ کلام اور جملہ ہو، ایک کلمہ نہ ہو یا اس آیت کے مساوی تلاوت کرنا فرض ہے اور صاحبین کے نزدیک تین آیات چھوٹی کی مقدار فرض ہے۔ لہٰذا حسبِ اختلاف فرضیت جہر اور سر میں بھی اختلاف ہوگا۔ صاحبین اور امامِ اعظم کے نزدیک جہری نماز میں اگر تین آیات کی مقدار سراً تلاوت کی گئی یا سری نماز میں تین آیات کی مقدار جہراً تلاوت کی گئی تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔

(ردالمحتار، باب القرأت اور باب واجبات الصلوٰۃ)

صبح، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعت اور عیدین، جمعہ، تراویح اور رمضان کے وتر صرف امام کے لیے جہری ہیں۔ امام اور منفرد کے لیے ظہر اور عصر مکمل، مغرب کی تیسری رکعت، عشاء کی دو آخری رکعتیں، صلوۃ الکسوف اور صلوٰۃ الاستسقاء سری ہیں۔ امام پر اسرار کے وجوب میں اتفاق ہے اور منفرد میں اختلاف ہے۔

## (۳۲) ہر واجب اور فرض کو اپنے محل میں ادا کرنا واجب ہے:

بتیسواں واجب ہر واجب کو اپنے محل اور جگہ میں ادا کرنا ہے۔تاخیر سے سجدہ سہو لازم آئے گا۔مثلاً اگر کوئی شخص سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا اور واپس نہیں لوٹا تو ترک واجب کی وجہ سے سجدہ سہو لازم آئے گا۔اور اگر رکوع میں سورۃ یاد آگئی اور واپس لوٹ کر سورۃ تلاوت کی تو تاخیر سورۃ کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہوگا کیونکہ سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ کے درمیان رکوع کی وجہ سے سورۃ مؤخر ہوگئی لیکن اس صورت میں جب دوبارہ سورۃ پڑھے گا،سورۃ اور فاتحہ دونوں فرض واقع ہونگے۔سورۃ کے فرض واقع ہونے کی وجہ سے ترک سورۃ سے اگرچہ سجدہ سہو واجب ہو چکا ہو،تلاوت کے لیے واپس لوٹنا جائز ہے اور لقمہ دینے سے اور لقمہ لینے سے لقمہ دینے والے کی اور امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔چونکہ فرض قرأت اور رکوع کے درمیان ترتیب فرض تھی لہٰذا پہلا رکوع خلاف ترتیب واقع ہونے کی وجہ سے مرتفع ہوجائے گا۔دوبارہ رکوع کرنا فرض ہے۔اگر رکوع نہ کیا تو نماز نہیں ہوگی۔

(ردالمحتار۔واجبات الصلوٰۃ)

یہاں باریکی یہ ہے کہ ضم سورۃ اور قرأت کے وجود میں آنے سے پہلے سورۃ کی

تلاوت واجب تھی اور سورۃ اور رکوع کے درمیان ترتیب بھی واجب تھی ۔ جب رکوع کو چھوڑ کر سورۃ تلاوت کی گئی، تلاوت کے وقوع کے بعد تلاوت کردہ سورۃ، سورۃ فاتحہ کے ساتھ لاحق ہو کر فرض واقع ہوگی اور پہلے رکوع کو ختم کردے گی ۔ ایک فرض خلاف ترتیب فرض کے لیے رافع ہوتا ہے۔ ردالمحتار میں ہے: ''لِاَنَّ مَایَقَعُ مِنَ الْقِرَاءَ ۃِ فِیْ الصَّلٰوۃِ یَکُوْنُ فَرْضاً فَیَرْتَفِعُ الرُّکُوْعُ وَیَلْزَمُ اِعَادَتُه'' (۳/۴۴۶/ ط۔ دمشق)

ترجمہ: کیونکہ نماز میں جو قرأت واقع ہو، وہ فرض واقع ہوگی، پس رکوع ختم ہوجائے گا اور اس کا اعادہ لازم ہے۔

## قرأت اور دعاء قنوت میں باریک فرق:

قرأت اور دعاء قنوت میں فرق یہ ہے کہ رکوع سے قرأت کی طرف واپس آنے سے تلاوت کردہ قرأت فرض واقع ہوگی لہٰذا فرض سے فرض کے لیے واپس ہونا لازم آئے گا اور یہ جائز ہے اور رکوع سے دعاء قنوت کی طرف واپس لوٹنا مناسب نہیں ہے کیونکہ واپس لوٹ کر دعا قنوت پڑھی جائے گی تو واجب ہی واقع ہوگی اور فرض سے واجب کی طرف لوٹنا لازم آئے گا۔ لہٰذا دعاء قنوت کے لیے واپس آنا جائز نہیں ۔ اس لیے لقمہ دینے والے نے اگر لقمہ دیا، اس کی نماز فاسد ہوجائے گی ۔ اگر امام نے لقمہ لے کر عود کیا تو امام کی نماز بھی فاسد ہوجائے گی ۔ کیونکہ غیر جائز کی طرف بلاضرورت لقمہ دینے

سے لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے لیکن دعاء قنوت کے لیے بغیر لقمہ خود بخود واپس لوٹنے سے پہلا رکوع مرتفع نہیں ہوگا اور دوبارہ رکوع کی ضرورت نہیں ہے۔ دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔ ترک واجب کی وجہ سے یا فرض کی تاخیر کی وجہ سے۔

(۳۳) تینتیسواں واجب یہ ہے کہ فرض کو اپنے محل میں ادا کیا جائے۔ تاخیر فرض سے سجدہ سہو لازم آئے گا۔ مثلاً قرأت فاتحہ اور سورۃ مکمل کرنے کے بعد سہواً تفکر اور سوچ میں خاموش رہنے کی وجہ سے رکوع میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر ہو گئی تو فرض کی تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہوگا۔ قرأت اور رکوع کے درمیان فاصلہ جائز نہیں مگر اس کی مقدار ادائے رکن یعنی تین مرتبہ تسبیح کے ہے۔

(۳۴) چونتیسواں واجب رکوع کے تکرار کا ترک ہے۔ اگر رکوع دو مرتبہ کیا تو قومہ اور سجدوں میں تاخیر لازم آئے گی۔

(۳۵) پینتیسواں واجب تین سجدوں کے کرنے کا ترک ہے۔ اگر پہلی یا تیسری رکعت میں تین سجدے کیے تو دوسری رکعت یا چوتھی رکعت کے لیے قیام جو کہ فرض ہے اس میں تاخیر لازم آئے گی اور دوسری یا چوتھی رکعت میں تین سجدے کیے تو پہلے قعدہ میں واجب کی تاخیر اور دوسرے قعدہ میں فرض کی تاخیر لازم آئے گی۔

(۳۶) چھتیسواں واجب دوسری رکعت کے لیے قیام سے پہلے تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر کا ترک واجب ہے۔

(۳۷) سینتیسواں واجب چوتھی رکعت کے لیے قیام سے پہلے تاخیر کا ترک ہے۔ پہلی صورت میں تاخیر سے دوسری رکعت کے لیے قیام میں اور دوسری صورت میں چوتھی رکعت کے لیے قیام میں تاخیر لازم آئے گی اور سجدہ سہو لازم آئے گا۔

سجدوں کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کے قیام کے لیے صرف ایک مرتبہ یا دو مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار کی تاخیر سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

## دوسری یا چوتھی رکعت کے لیے فوراً اُٹھنا واجب نہیں:

ہمارے ائمہ اگر دوسری یا چوتھی رکعت کے لیے فوراً اُٹھنا بھول جائیں بیٹھتے ہی انہیں یاد آجائے اور کھڑے ہو جائیں تب بھی سجدہ سہو کرتے ہیں حالانکہ معمولی تاخیر سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ ردالمحتار میں مذکورہ ہے: ''هٰذَا اِذَا كَانَتِ الْقَعْدَةُ طَوِيْلَةً وَ اَمَّاالْجَلْسَةُ الْخَفِيْفَةِ (اِلٰى) غَيْرُ وَاجِبٍ عِنْدَنَا بَلْ هُوَالْاَفْضَلُ''

ترجمہ: یہ کہ سجدہ سہو تب واجب ہے جب قعدہ طویلہ ہو لیکن جلسہ خفیفہ ہمارے نزدیک واجب تو نہیں ہے بلکہ افضل ہے۔ البتہ امام شافعی کے نزدیک جلسہ

واجب ہے۔(ردالمختار۔ص:۳/۲۲۴)

## (۳۸) دوفرضوں یا فرض اور واجب کے درمیان تاخیر اور وقفہ سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے:

اٹھتیسواں واجب دو فرضوں کے درمیان وقفہ اور تاخیر کا ترک ہے۔**توضیح:** دو فرضوں یا فرض اور واجب کے درمیان تاخیر اور اجنبی عمل کا واسطہ ہونے سے سجدہ سہو واجب ہوگا کیونکہ ایک فرض کی ادا کے بعد فوراً دوسرے فرض یا واجب کی طرف منتقل ہونا واجب ہے۔تاخیر میں ترک واجب لازم آئے گا۔تاخیر سے مراد تین مرتبہ تسبیح کی مقدار ہوتی ہے۔مثلاً قرأت کے بعد تفکر اور سوچ بچار کرتے رکوع مؤخر ہو گیا یا دوسری یا چوتھی رکعت میں سجدوں کے بعد تفکر اور خاموش رہنے سے تشہد پڑھنے میں تاخیر ہوگئی تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔

## قیام ،قرأت ،رکوع اور سجدے خاموشی سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے:

قیام ،قرأت ،رکوع اور سجدوں کی طوالت کے وقت کی حد مقرر نہیں ہے۔ان میں اذکار اور قرات میں تلاوت کے ساتھ حسب خواہش طوالت جائز ہے مگر ان میں تاخیر ممکن ہوسکتی ہے۔مثلاً قرأت اور قیام کو جتنا طویل کیا جائے

اگر چہ جائز ہے اس سے رکوع میں تاخیر لازم نہیں آتی جس سے ترک واجب لازم آئے۔ ہاں، اگر قرأت کے دوران یا قرأت کے اختتام کے بعد آخر میں تین تسبیحات کی مقدار تفکر میں گُم سُم رہنے سے تاخیر ہو جائے تو رکوع میں تاخیر لازم آئے گی۔ یہی صورت قومہ اور جلسہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ اگر قومہ میں تسمیع اور تحمید کے لیے کلمات کے علاوہ مزید ادعیہ پڑھے جائیں، اس سے سجدوں کی طرف منتقل ہونے میں تاخیر کا اعتبار نہیں ہوگا اور سجدہ سہو لازم نہیں آئے گا، لیکن تفکر اور ترک ادعیہ اور خاموش کھڑے رہنے سے تین تسبیح کی مقدار سجدوں کی طرف انتقال میں تاخیر کا اعتبار ہوگا۔ سجدہ لازم آئے گا اور قعدہ آخیرہ میں قعود کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ ادعیہ کے ساتھ جتنا طویل قعدہ کیا جائے جائز ہے۔ مگر قعدہ اخیرہ کیئے بغیر زائد رکعت کے لیے اٹھ جانے سے قعدہ اور تشہد کے شروع کرنے میں اور سلام کی اپنے محل سے تاخیر لازم آئے گی اور یہ تاخیر معتبر ہوگی۔ سجدہ سہو لازم آئے گا۔ اسی طرح آخری قعدہ میں ''عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' کے بعد غیر جائز پانچویں رکعت کے لیے قیام کی وجہ سے سلام میں تاخیر سے سجدہ سہو لازم آئے گا اور درمیانی قعدہ میں ''عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُه'' کے بعد تین تسبیحات کی مقدار، خاموش بیٹھے رہنے یا درُودشریف ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ '' پڑھنے سے تیسری

رکعت کی طرف منتقل ہونے میں تاخیر معتبر ہوگی اور سجدہ سہو لازم آئے گا۔

## درمیانی قعدہ میں ''عبدہ و رسولہ'' کے بعد تاخیر کی مقدار ''اٰلِ مُحَمَّدٍ'' تک ہے:

قاضی الامام نے فرمایا: کتب فقہ کے متون میں درمیانی قعدہ میں تاخیر کی مثال ''اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' کے مقدار کے ساتھ دی گئی ہے مگر ''وَ آلِ مُحَمَّدٍ'' بھی اس کے ساتھ لکھا جائے۔ علامہ شامی نے فرمایا: ''قَالَ الْخَیْرُ الرَّمْلِیُّ فَقَدِ اخْتَلَفَ التَّصْحِیْحُ کَمَا تَرٰی وَ یَنْبَغِیْ تَرْجِیْحُ مَا ذَکَرَہٗ الْقَاضِی الْاِمَامُ فَتَاَمَّلْ'' (ص: ۳۶۸)

ترجمہ: علامہ خیر رملی نے فرمایا: اس مسئلہ میں تصحیح مختلف ہے جیسا تو نے دیکھا اور قاضی نے جو ذکر کیا اس کی ترجیح مناسب ہے۔ پس غور کر۔

قرین قیاس بھی یہی ہے کیونکہ دوسرے ارکان میں تاخیر کی مقدار تین مرتبہ تسبیح لکھی ہے اور تین مرتبہ کی مقدار قاضی امام کے قول کے مطابق آل محمد تک بنتی ہے۔ لہٰذا فتویٰ اس پر ہونا چاہیے اور صاحبین کے نزدیک تو ''حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ'' تک پڑھنے کی مقدار تاخیر سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ اس سے کم تاخیر میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ (شامی، باب سجود السہو)۔ (محمد رفیق حسنی)

## اگر مقتدی امام سے پہلے تشہد سے فارغ ہو جائے تو کیا کرے:

اگر درمیانی قعدہ میں مقتدی امام سے پہلے فارغ ہو جائے ،فقہاء نے فرمایا: مقتدی امام کی اتباع میں خاموش بیٹھا رہے، درود اور دعا نہ پڑھے۔ مگر ہمارا وجدان کہتا ہے آخری تشہد میں مسبوق کے لیے اور امام کے سلام سے پہلے فارغ ہونے والے مقتدی کے لیے جو حکم فقہاء نے ذکر کیا ہے کہ وہ کلمہ شہادت یا سلام کا تکرار کرتا رہے۔ اسی طرح درمیانی قعدہ کے تشہد میں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ '' یا کلمہ شہادت کا تکرار کرتا رہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سے امام کی اتباع میں فرق نہیں آتا اور حدیث شریف کے مطابق سرورِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں ہر مرتبہ سلام کرنے سے صاحب گنبد خضراء ﷺ کی جانب سے سلام کا جواب آتا ہے جس کا ثواب سب اقوال سے زیادہ ہے۔ (رفیق حسنی)

## (۳۹) مقتدی کا امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا واجب ہے:

انتالیسواں واجب مقتدی کا امام کی قرأت کے وقت خاموش رہنا ہے۔ **توضیح:** امام کی اقتداء میں مقتدی کے لیے سری اور جہری دونوں نمازوں کی ساری رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورتوں کی تلاوت کے وقت خاموش رہنا واجب ہے اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر چہ سورۃ فاتحہ پڑھنے سے اقتداء کی وجہ سے سجدہ سہو لازم

نہیں آتا کیونکہ مقتدی پر سجدہ سہو نہیں ہوتا۔

اگر امام کی اقتداء میں قصداً سورۃ فاتحہ پڑھی جائے تو مقتدی پر اس نماز کا اعادہ واجب ہے۔ کیونکہ مقتدی کی نماز مکروہ تحریمی واقع ہوئی اور اعادہ کے علاوہ اس کراہت کا کوئی کفارہ نہیں ہوسکتا۔ قرأت کے علاوہ امام کی اقتداء میں مقتدی کو باقی سب اذکار کی تلاوت کرنا ہے۔ حتیٰ کہ مقتدی پر دونوں قعدوں میں تشہد اور آخری سلام پڑھنا واجب ہے۔ اگر پہلے قعدہ میں امام ''عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ'' جلدی پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے مقتدی کو ''عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ'' پڑھ کر ہی اٹھنا ہوگا۔ اگر مسبوق نے امام کے سلام سے پہلے آخری قعدہ میں اقتداء شروع کی، مسبوق کو تشہد پڑھنا واجب ہے۔ تشہد پڑھ کر بقیہ نماز ادا کرے۔ امام کی طرح مقتدی کے لیے بھی تشہد پڑھنا لازم ہے کیونکہ واجب ہے۔ البتہ مقتدی کو امام کی اتباع میں سنن اور مستحبات چھوڑ دینا جائز ہے۔

o امام کی متابعت کا مفہوم یہ ہے کہ مقتدی امام سے پہلے نماز کے افعال ادا نہ کرے۔ یا تو امام کے ساتھ ساتھ ادا کرے یا امام کے بعد ادا کرے بعض مقتدی امام کے سلام کے بعد بھی کچھ دعائیں پڑھ کر سلام کرتے ہیں۔ ایسا کرنا جائز ہے اور متابعت کے منافی نہیں ہے۔

## (۴۰) مقتدی کے لیے امام کی متابعت واجب ہے:

چالیسواں واجب امام کی متابعت ہے ۔اس کا حکم یہ ہے کہ مقتدی پر نماز کے فرائض اور واجبات فعلیہ میں امام کے افعال میں متابعت واجب ہے یہ کہ جب امام فرائض اور واجبات ادا کرے، مقتدی بھی ساتھ ساتھ یا بعد میں ادا کرے۔ امام سے پہلے فرائض اور واجبات شروع نہ کرے۔سنن میں متابعت سنت ہے اور وہ امور جو غیر مشروع یا منسوخ ہیں، مقتدی ان امور میں امام کی متابعت نہ کرے ۔اگر امام دو سجدوں سے زیادہ سجدہ کرے یا عیدین کی تکبیرات میں چھ سے زائد اور جنازہ کی تکبیرات میں چار سے زائد تکبیریں کہے مقتدی امام کی متابعہ نہ کرے اگر امام پانچویں رکعت کے لیے اٹھے، مقتدی امام کی متابعہ نہ کرے ۔اسی طرح اگر امام تکبیر تحریمہ میں رفع یدین نہ کرے یا رکوع اور سجدوں میں انتقالات کی تکبیرات چھوڑ دے مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ مقتدی ان کو ادا کرے۔

## متابعت کی تین صورتیں:

متابعت کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔ایک یہ کہ امام اور مقتدی کے افعال میں اتصال ہو تقدم، تاخر نہ ہو یعنی مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ

ساتھ ہو اور رکوع، رکوع کے ساتھ اور سلام، سلام کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اس مقارنت اور متابعت میں وہ شخص بھی داخل ہے جو امام سے پہلے رکوع میں چلا گیا۔ مگر جب امام نے رکوع کیا مقتدی اپنے رکوع سے فارغ نہیں ہوا تھا۔ دوم یہ کہ امام پہلے عمل شروع کرے اور مقتدی بعد میں شروع کرے اور عمل میں مقتدی شریک ہو جائے۔ سوم امام نماز کے فعل سے فارغ ہو جائے اور مقتدی وہ فعل امام کے بعد کرے۔

تینوں اقسام سے کوئی ایک متابعت فرضوں میں فرض ہے اور واجبات میں واجب ہے اور سنن میں سنت ہے۔

اگر مقتدی نے عملی فرضوں میں امام کی تینوں اقسام سے کوئی متابعت نہیں کی بلکہ مخالفت کی یعنی فرض ترک کر دیا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ یا مقتدی امام سے پہلے فرض ادا کر کے فارغ ہو گیا جس میں امام شریک نہیں ہوا اور مقتدی نے دوبارہ امام کی متابعت میں فرض ادا نہیں کیا مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اگر مقتدی نے واجبات یا سنن میں تینوں اقسام سے امام کی کوئی متابعت نہیں کی واجب چھوڑ دیا یا سنت چھوڑ دی مقتدی کی نماز فاسد تو نہیں ہو گی مگر مقتدی پر واجب کے ترک میں اعادہ واجب ہے اور سنن کے ترک میں ثواب کم ہو گا۔

(ردالمحتار۔ص:۲/۲۳۰)

## فائدہ: سجدہ سہوواجب ہونے کا ضابطہ

(۱) نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کے سہواً ترک سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہےاور قصداً ترک سے نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے۔قصداً ترک واجب میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا اور سجدہ سہو کرنے سے نماز کی کراہت مرتفع نہیں ہوتی۔

(۲) دوم تین تسبیحات کی مقدار اپنے مقام اور محل سے سہواً تاخیرِ واجب سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے۔ترک واجب کی مثال جیسے رباعی فرائض اور سنن مؤکدہ میں درمیانی قعدہ کے سہواً ترک سے سجدہ سہو لازم آتا ہےاور تاخیرِ واجب کی مثال تشہد کے بعد تین تسبیحات یا ''اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ '' کی مقدار سہواً تاخیر یا تشہد شروع کرنے میں تین تسبیحات کی مقدار تاخیر سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔

دراصل نماز کے افعال اور اذکار کو تکبیر تحریمہ سے لے کر آخری سلام تک تسبیح میں پروئے موتیوں کی طرح منظّم اور مسلسل اور موالات کے ساتھ بلا فصل اور بلا وقفہ یکے بعد دیگرے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔اسی طرح قرأت اور تشہد کے کلمات منظّم اور متوالی اور متصل کلمات ہیں۔ان میں تاخیر کی متعدد صورتیں ہوسکتی ہیں جیسے شروع کرنے میں

تاخیر ہو، درمیان میں تاخیر ہو، آخر میں تفکر اور نماز کے افعال میں سوچ سے یا خاموش بیٹھے رہنے سے تاخیر ہو، غیر قرآن میں عربی کی تلاوت سے قرأت کے درمیان تاخیر ہو یا غیر تشہد کے کلمات، تشہد کے کلمات کے درمیان میں تین تسبیحات کی مقدار داخل کردیئے جائیں تو تاخیر لازم آئے گی۔

o قومہ، جلسہ، رکوع اور سجدوں کے لیے اذکار کے وقت کی کوئی حد (Limit) نہیں ہوتی۔ ان میں تاخیر کی ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ تفکر اور سوچ کی وجہ سے تین تسبیحات کی مقدار، ترک اذکار سے خاموشی ہو جائے۔ مثلاً قومہ میں تسمیع اور تحمید کے بعد ترک اذکار سے خاموشی یا جلسہ میں ایک تسبیح کی مقدار سے زائد بغیر ذکر خاموشی۔ یہی حکم سجدوں اور رکوع کا ہے۔ اس تاخیر سے سجدہ سہو لازم آئے گا، البتہ جمہور فقہاء کے نزدیک ایسے تفکر سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا جس میں ارکان کی ادا ہوتی رہے اور تاخیر لازم نہ آئے۔ شامی میں ہے: ''بِاَنْ كَانَ يُؤَدِّي الْاَرْكَانَ وَيَتَفَكَّرُ لَايَلْزَمُهُ السَّهْوُ (اِلٰى) وَعَلَى الْقَوْلِ الْاَوَّلِ لَايَلْزَمُهُ وَ هُوَا لَاصَحُّ'' (ص:۲/۵۶۲)۔

ترجمہ: ''اس طرح کہ ارکان ادا ہوتے رہیں اور تفکر بھی جاری رہے یعنی افعال اور اذکار کی طرف توجہ نہ رہے تو سجدہ سہو لازم نہیں آئیگا۔ یہی قول زیادہ صحیح ہے''۔

اگر قومہ، جلسہ، رکوع اور سجود میں تسبیحات اور تحمیدات اور دیگر اذکار کی وجہ سے قومہ، جلسہ، رکوع اور سجود طویل ہوجائیں بالاتفاق یہ تاخیر نہیں ہے۔اس سے سجدہ سہو لازم نہیں آئے گا۔(ردالمحتار، باب سجود السہو)

## آخری قعدہ میں سلام کی تاخیر سے سجدہ سہو واجب ہونا:

## سلام میں تاخیر کی متعدد صورتیں:

آخری قعدہ میں سلام کی تاخیر سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے اور سلام میں تاخیر کی متعدد صورتیں ہوسکتی ہیں۔ایک یہ کہ نماز کے افعال میں تفکر اور سوچ کی وجہ سے تاخیر ہو مثلاً ''عبدہ ورسولہ'' کے بعد تین تسبیحات کی مقدار یا اس سے زائد ترک اذکار سے خاموشی واقع ہو۔ردالمحتار میں ظہیریہ سے منقول ہے: ''دَخَلَ فِی قَوْلِہٖ اَوْعَنْ اَدَاءِ وَاجِبِ مَا لَوْ شَغَلَہٗ عَنِ السَّلَامِ لِماَ فِی الظَّھِیْرِیَّۃِ لَو شَکَّ بَعْدَ مَا قَعَدَ قَدْرَا لتَّشَھُّدِ اَصَلّٰی ثَلاَ ثاً اَوْاَرْبعاً حَتّٰی شَغَلَہٗ عَنِ السَّلَامِ ثُمَّ اسْتَیْقَنَ وَاَتَمَّ صَلٰوتَہٗ فَعَلَیْہِ السَّھْوُ (۵۱) وَعَلَّلَہٗ فِی البَدَائِعِ بِاَنَّہٗ اَخَّرَ الْوَاجِبَ وَھُوَ السَّلَامُ''(ص:۵۶۲/۲۔مکتبہ البار)

ترجمہ:مصنف کے قول ''عَنْ اَدَاءِ وَاجِبِ'' میں یہ صورت داخل ہے کہ نماز میں تفکر اور غور وخوض نے سلام سے روکے رکھا۔جیسا کہ ظہیریہ میں ہے اگر تشہد کی مقدار قعود کے بعد

اسے شک ہوا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار پڑھی ہیں حتیٰ کہ شک نے اسے سلام سے مشغول رکھا پھر اسے یقین ہوا اور اس نے نماز کو مکمل کیا، اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ بدائع میں اس کی علت یہ بیان کی گئی کہ اس نے واجب کو مؤخر کیا اور وہ واجب سلام ہے۔

o معلوم ہوا اگر آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعائیں پڑھتے رہیں۔ سلام میں تاخیر شرعاً تاخیر نہیں ہوتی مگر تفکر اور سوچ میں پڑ جانے سے اور اذکار سے تین تسبیحات کی مقدار خاموش رہنے سے تاخیر پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔

## تفکر اور پریشانی کیوجہ سے خاموشی سے سجدہ سہو کے واجب ہونے کا حکم:

بعض ائمہ کو دیکھا کہ وہ امور دنیا یا کسی پریشانی کی سوچ میں کافی دیر خاموش بیٹھے رہنے کے بعد سلام کرتے ہیں۔ ایسے ائمہ پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اور سہو کا سجدہ نہ کیا جائے تو نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ صحیح قول پر تفکر کی وجہ سے اذکار کے ترک میں عموم ہے افعال صلوٰۃ میں تفکر سے تاخیر واقع ہو یا امور دنیا میں تفکر سے تاخیر واقع ہو۔ ردالمحتار میں حلیہ سے منقول ہے: ''اِنَّہٗ لَوْلَزِمَ تَرْکُ الْوَاجِبِ بِالتَّفَکُّرِ فِیْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا یَلْزَمُ السُّجُوْدُ اَیْضاً'' (ص:۲/۵٦۲)

ترجمہ: بے شک اگر امور دنیا میں تفکر سے ترک واجب لازم آئے متفکر پر سجود سہو لازم ہے۔

تنبیہ: نفس تفکر اور نماز کے افعال اور اذکار سے توجہ اور التفات کے نہ ہونے سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا بلکہ تفکر اور منتشر خیالات کی وجہ سے فرض یا واجب میں بقدر تین تسبیحات ذکر کے ترک یا ترک افعال سے تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ اگر نماز کے افعال اور اقوال جاری رہیں، ان میں انقطاع نہ آئے اور ارکان اور واجبات کا ربط اور اتصال قائم رہے، ساتھ ساتھ دینی یا دنیاوی امور میں تفکر اور تغافل بھی واقع ہو تو شرعاً نماز ہو جائے گی۔ جیسا کہ عموماً ہماری نمازوں میں ہوتا ہے۔ حلیہ میں ہے "بِاَنَّ الْمُلْزِمَ لِلسُّجُوْدِ مَاکَانَ فِیْهِ تَاخِیْرُ الْوَاجِبِ اَوِ الرُّکْنِ عَنْ مَحَلِّهٖ اِذْ لَیْسَ فِیْ مُجَرَّدِ التَّفَکُّرِ مَعَ الْاَدَاءِ تَرْکُ وَاجِبٍ" (ردالمحتار۔ص۵۶۲۔مکتبہ الباز)

ترجمہ: سجود سہو کو لازم کرنے والا وہ تفکر ہے جس کی وجہ سے واجب کی یا رکن کی اپنے مقام اور محل سے تاخیر واقع ہو جائے کیونکہ ارکان کے ادا کے ساتھ ساتھ صرف تفکر سے ترک واجب لازم نہیں آتا۔ درمختار میں ہے: "وَاعْلَمْ اَنَّهٗ اِذَا شَغَلَهٗ ذَالِکَ الشَّکُّ فَتَفَکَّرَ قَدْرَ اَدَاءِ رُکْنٍ لَمْ یَشْتَغِلْ حَالَةَ

الشَّکِّ بِقِرَاءَۃٍ وَلا تَسْبِیْحٍ (ذِکْرُہٗ فِی الذَّخِیْرَۃِ وَجَبَ عَلَیْہِ سُجُوْدُ السَّھْوِفِیْ جَمِیْعِ صُوَرِالشَّکِّ سَوَاءٌ عَمِلَ بِالتَّحَرِّیْ اَوْ بَنٰی عَلَی الْاَقَلِّ (فَتْحٌ) لِتَا خِیْرِ الرُّکْنِ ''(ص:۲/۵۶۲)

ترجمہ: اور تمہیں معلوم ہو جب نمازی کو اس شک نے مشغول رکھا۔ پس اس نے ادارکن کی مقدار سوچ بچار کیا اور حالتِ شک اور تفکر میں نہ قرأت کے ساتھ مشغول ہوا اور نہ تسبیح کے ساتھ (تسبیح کا ذکر صرف فتاوی ذخیرہ میں ہے) اس پر سجدہ سہو لازم ہے۔ شک کی سب صورتوں میں برابر ہے کہ اس نے تحری پرعمل کیا یا اَقل پر نماز کی بنا کی (فتح القدیر) رکن کی تاخیر کی وجہ سے۔

معلوم ہوا کہ تسبیحات یا قرأت سے خالی خاموشی سے سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے۔ جن ارکان اور واجبات میں وقت کے مقدار کی پابندی نہیں ہے جس طرح قیام اور قرأت اور رکوع اور سجود ان میں بھی خالی خاموشی سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے اور اگر وقت کی پابندی ہو جیسے قعدہ اولیٰ بقدر تشہد میں تشہد واجب ہے اس میں خاموشی اور غیر خاموشی دونوں سے تاخیر میں سجود سہو لازم آتا ہے۔

o سلام میں تاخیر کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آخری قعدہ نہ کیا جائے اور اگلی رکعت کے لیے امام یا منفرد کھڑا ہو جائے۔ کھڑا ہونے سے قعدہ اور تشہد دونوں کے شروع کرنے میں تاخیر لازم آئے گی اس پر فرض ہے خود یاد آنے

پر یا مقتدیوں کے لقمہ دینے پر بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر کے نماز سے فارغ ہو۔ پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے واپس آنا فرض ہے تاکہ فرض باطل نہ ہوں۔ اگر سجدہ کرلیا نماز فاسد ہوگئی اور نفل میں بدل جائے گی۔ اور اگر آدمی بقدر تشہد قعدہ کے بعد پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا، یاد آنے پر یا لقمہ لینے کی وجہ سے واپس آجائے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا چھٹی رکعت ملا کے قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے نماز سے فارغ ہو۔ اس صورت میں ترک سلام کی وجہ سے سجدہ سہو لازم آتا ہے کیونکہ چھ رکعات کے بعد کیا گیا سلام فرضوں کا سلام نہیں ہے بلکہ دو نفل کا سلام ہے۔ (یہ دو مسئلے پہلے گزر چکے ہیں)۔ اور اگر امام یا مقتدی پانچویں رکعت کے لیے رباعی نماز میں یا تیسری رکعت کے لیے ثنائی نماز میں سیدھا کھڑا نہیں ہوا تھا بلکہ قعود کے قریب تھا، بیٹھ جائے اور قعدہ اور تشہد اور درود کے بعد سلام سے فارغ ہو، اس پر سجدہ سہو نہیں ہے کیونکہ اتنی مقدار قیام کا حکم قعود کا ہے اس سے سلام میں تاخیر لازم نہیں آتی اور یہی حکم قعدہ اولیٰ میں کھڑے ہونے کا ہے اور اگر سیدھا کھڑا ہوگیا تھا یا قیام کے قریب تھا اور واپس بیٹھ گیا تو سجدہ سہو لازم ہو جائے گا کیونکہ اس مقدار کے قیام سے تاخیر لازم آگئی۔ آخری قعدہ میں تو زائد رکعت کے سجدے سے پہلے پہلے واپس لوٹنا ضروری ہے مگر درمیانی قعدہ کے

متعلق ہدایہ میں قیام کے قریب ہونے یا قعود کے قریب ہونے کی توضیح مذکور ہے اور اسی توضیح کو ترجیح دی گئی ہے کہ اگر قیام کے قریب ہے تو واپس نہ لوٹے اور سجدہ سہو واجب ہے اور اگر قعود کے قریب ہے تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

''قَوْلُہٗ فِیْ ظَاہِرِ الْمَذْہَبِ وَ ہُوَالْاَصَحُّ '' صاحب تنویرالابصاراور درمختار نے فتح القدیر کے حوالہ سے قعدہ میں کھڑے ہوجانے کے متعلق لکھا تھا ''مَالَمْ یَسْتَقِمْ قَائِماً''

ترجمہ: درمیانی قعدہ میں جب تک بالکل سیدھا کھڑا نہ ہو(واپس بیٹھ جائے)۔

فرمایا تھا ظاہرالمذہب یہی قول ہے اور زیادہ صحیح ہے۔اس پر علامہ شامی بیان کرتے ہیں ''مُقَابِلُہٗ مَا فِی الْہِدَایَۃِ اِنْ کَانَ اِلَی الْقُعُوْدِ اَقْرَبَ عَادَ وَلَاسَہْوَ عَلَیْہِ فِی الْاَصَحِّ وَلَوْاِلَی الْقِیَامِ اَقْرَبُ فَلاَ، فَعَلَیْہِ السَّہْوُ''(ص:۲/ ۵۴۸/ ط۔دارالباز)

ترجمہ:اس قول کا مقابل وہ قول ہے جو ہدایہ میں مذکور ہے اگر آدمی درمیانی قعدہ میں قعود کے زیادہ قریب ہے تو لوٹ جائے۔اصح روایت میں اس پر سجدہ سہو نہیں ہے اور اگر قیام کے زیادہ قریب ہے تو وہ نہ لوٹے اور اس پر سہو کا سجدہ واجب ہے۔

پھر فرمایا یہی امام ابو یوسف اور بخاریٰ کے فقہاء کا مختار ہے۔قعدہ اولیٰ میں پہلے قول کے مطابق بالکل سیدھا کھڑے ہوجانا موجب سجدہ سہو ہے یہ کہ کھڑا ہونے کے

وقت ہاتھ گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور اگر اس حالت سے پہلے تک قیام سے آدمی واپس لوٹ آئے اس پر سجدہ سہو نہیں ہے اور بالکل مستقیم کھڑا ہو گیا تو اب نہ لوٹے اور سجدہ سہو لازم ہے لیکن صاحب ہدایہ کے نزدیک قیام کے زیادہ قریب ہو تو واپس نہ لوٹے اور سجدہ سہو واجب ہے۔

## قیام اور قعود کے قرب کی توضیح:

قعود یا قیام کے قرب کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی کا نصف اسفل مستوی اور سیدھا ہو جائے اور گھٹنے سیدھے ہو جائیں مگر پشت سیدھی نہ ہو، یہ قیام کا قرب ہے اور اگر جسم کا نچلا حصہ سیدھا نہیں ہوا تو قعود کا قرب ہے۔شامی میں فتاوی کافی سے منقول ہے ''اِنِ اسْتَوَی النِّصْفُ الْاَسْفَلُ وَ ظَهْرُه‘ بَعْدَ مُنْحَنٍ فَهُوَ اَقْرَبُ اِلَی الْقِيَامِ وَ اِنْ لَّمْ يَسْتَوِ فَهُوَ اَقْرَبُ اِلَی الْقُعُوْدِ''(۲/۵۴۸)

ترجمہ: اگر نصف اسفل سیدھا ہو گیا جبکہ اس کی پشت ابھی منحنی (جھکی) ہو پس وہ قیام کے زیادہ قریب ہے اور اگر نصف اسفل سیدھا نہ ہو پس وہ قعود کے قریب ہے۔

## ہر نمازی کو قیام اور قعود کے قرب کا علم اور رکن یا واجب کی مقدار کا علم ضروری ہے:

ہر نمازی خصوصاً ائمہ کرام کے لیے آخری قعدہ اور پہلے قعدہ میں قیام کے قریب ہونے یا قعود کے قریب ہونے اور فرض اور واجب کے مؤخر ہونے کے مقدار کا علم فرض ہے، کیونکہ مشاہدہ ہے کہ محل میں ادنیٰ تاخیر پر ائمہ سجدہ سہو کر لیتے ہیں حالانکہ تین تسبیحات کے مقدار قیام میں تاخیر سے ہی سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ اس مقدار سے ادنیٰ قعود اور تاخیر پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا اور قعود کے محل میں ادنیٰ قیام پر اگرچہ قیام قعود کے قریب ہو سجدہ کر لیتے ہیں حالانکہ ادنیٰ قیام سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ترک واجب یا اپنے محل سے واجب یا فرض کو مؤخر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ سنتوں یا مستحبات کے ترک سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔ نیز سنن اور مستحبات کے ترک سے فرض یا واجب کی اپنے محل سے تاخیر لازم نہیں آتی بلکہ تقدیم لازم آتی ہے جس سے نماز کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ البتہ سنن اور مستحبات کے ترک سے ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

نماز میں اکثر ائمہ کو دیکھا ہے، تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً سورۃ فاتحہ کی تلاوت

شروع کر دیتے ہیں حالانکہ پہلی رکعت میں ائمہ اور مقتدیوں کے لیے تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء اور تعوذ اور بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ ان کے ترک سے سورۃ فاتحہ اپنے مقام اور محل سے مقدم واقع ہو جاتی ہے مگر اس سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔ ہاں اگر امام یا منفرد نے ثناء، تعوذ اور تسمیہ نہیں پڑھا اور خاموش کھڑا رہا۔ خاموشی سے سورۃ فاتحہ کی اپنے مقام اور محل سے تین تسبیحات کی مقدار تاخیر واقع ہو گئی جس سے سجدہ سہو لازم ہو جائے گا۔ اور اگر علم نہ ہونے کی وجہ سے کہ خاموش کھڑا رہنے سے تاخیر پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ اور فاتحہ کو مؤخر کیا گیا تو بھی نماز کا اعادہ واجب ہوگا کیونکہ علم نہ ہونا اور غلط فہمی سے ترک واجب کا حکم قصداً ترک واجب کا ہوتا ہے۔ (ردالمحتار۔ باب سجود السہو)

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کتنے لوگ ہیں جن کو قطعاً ان احکام کا علم نہیں ہوتا۔ اپنی نمازیں ضائع کرتے ہیں اور کتنے ائمہ اپنی اور مقتدیوں کی نمازیں ضائع کرتے ہیں؟

## "لقمہ" دینے اور لینے کے مسائل:

**لُقمہ کا حکم:** فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اور ردالمحتار اور درمختار کتب سے لقمہ کے احکام کا خلاصہ یہ ہے: قرآن کی تلاوت میں خطا کے وقت لقمہ دینا اور امام کا لینا مطلقاً جائز ہے کیونکہ تلاوت میں غلطی پر خلاف قیاس سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا خواہ غلطی بقدر واجب تلاوت کے بعد ہو یا پہلے۔

تلاوت میں غلطی سے صرف ایک صورت میں سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ وہ یہ کہ دورانِ تلاوت تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار تلاوت کا تسلسل منقطع ہوجائے۔ ''وَالْحَاصِلُ اَنَّ الصَّحِیْحَ مِنَ الْمَذْھَبِ اَنَّ الْفَتْحَ علٰی اِمَامِہٖ لَا یُوْجِبُ فَسَادَ صَلَاۃِ اَحَدٍ لَاالْفَاتِحِ وَلَا الْآخِذِ مُطْلَقاً عَلٰی کُلِّ حَالٍ'' (ص:۲/۶،بحر)

ترجمہ: ''اور حاصل کلام یہ ہے کہ صحیح مذہب پر اپنے امام کو لقمہ دینا کسی کی نماز کے فساد کا موجب نہیں اور نہ لقمہ دینے والے اور نہ لقمہ لینے والے کی نماز کا مطلق ہر حال میں''

## تین بار ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' کہنے کی مقدار تلاوت میں خاموشی اور انقطاع سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے:

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ''امام جب ایسی غلطی کرے جو موجبِ فسادِ نماز ہو تو اس کا بتانا اور اصلاح کرنا ہر مقتدی پر فرض کفایہ ہے یعنی لقمہ دینا فرض ہوجاتا ہے اور اگر غلطی ایسی ہے جس سے واجب کا ترک ہو کہ نماز مکروہ تحریمی ہو تو اس کا بتانا (لقمہ دینا) ہر مقتدی پر واجب کفایہ ہے''۔ ایک کے بتانے سے سب سے واجب اتر جائے گا اور اگر اس غلطی میں نہ فساد نماز ہے، نہ ترک واجب،

جب بھی ہر مقتدی کو مطلقاً بتانے کی اجازت ہے (الی) مگر یہاں تلاوت میں سجدہ کا وجوب کسی پر نہیں ہے مگر دو صورتوں میں کہ امام غلطی کر کے خود رُکا اگر تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر رکے گا، نماز میں کراہت تحریمی لازم آئے گی اور سجدہ سہو واجب ہوگا۔ دوم اگر قاری بھولتے وقت ''آں اوں'' کرتا ہے اور اندیشہ ہے کہ اس کی عادت ہے۔ اگر ایسا ہوا تو نماز فاسد ہو جائے گی تو مقتدی لقمہ دیں تا کہ نماز فساد سے بچ جائے۔ (ص:۲۸۱/۲۸۰۔ ج:۷۔ خلاصہ)

## واجب متروک کی طرف عود جائز نہ ہو تو لقمہ دینے سے نماز فاسد ہو جائیگی:

اگر واجب کا ترک ہو جس سے سجدہ سہو واجب ہو چکا ہو اور واجب کی طرف عود جائز نہ ہو بلکہ اساءت اور معصیت ہو تو لقمہ دینا جائز نہیں ہے اور امام کا لقمہ کی وجہ سے واپس عود بھی جائز نہیں ہے۔ اگر ایسے مقام پر مقتدی نے لقمہ دے دیا تو مقتدی نماز سے خارج ہو جائے گا کیونکہ لقمہ قیاس کے مطابق کلام ہوتا ہے لہٰذا لقمہ بغیر ضرورت اور اصلاح نماز کلام ہے اور کلام سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ یہاں نہ ضرورت تھی اور نہ نماز کی اصلاح، لہٰذا لقمہ سے مقتدی نماز سے خارج ہو جائے گا۔ اگر امام نے مقتدی کے بتانے پر عود کیا تو امام کی نماز ''تَلَقُّن'' اور ''تَعَلُّم مِنَ الْخَارِجِ'' کی وجہ سے فاسد ہو جائے گی۔ جب

امام کی نماز فاسد ہوئی تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر امام خود بغیر لقمہ کے واپس لوٹ آئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ کیونکہ تَـعَـلُّـم مِـنَ الْخَارِجِ نہیں ہے۔ مگر اس کا واپس لوٹنا اساءت اور غیر جائز ہوگا۔ اسی طرح اگر امام سنت ترک کردے، اسے لقمہ دینا اور لقمہ کی وجہ سے امام کا سنت کے لیے واپس ہو کر سنت ادا کرنے سے نماز فاسد ہوجائے گی کیونکہ سنت کے ترک کے بعد لقمہ بلاضرورت ہے اور امام کا عود جائز نہیں ہے۔ سنت ساقط ہوچکی تھی لہٰذا لقمہ دینے سے مقتدی کی اور لقمہ لینے سے امام کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ مثلاً امام بغیر تکبیر کے رکوع میں چلا گیا۔ مقتدی نے لقمہ دیا۔ امام نے واپس کھڑے ہو کر تکبیر کہی تو لقمہ دینے والے کی اور پھر امام کی نماز فاسد ہوجائے گی کیونکہ رکوع اور سجدوں کی تکبیریں سنت ہیں۔ اگر چھوٹ جائیں تو ساقط ہوجاتی ہیں۔

o ترک واجب میں عود جائز نہ ہونے کی ایک مثال درمیانی قعدہ ہے اور دوسری مثال دعاء قنوت ہے۔ ان دوصورتوں میں امام کا واپس آنا جائز نہیں ہے۔

درمختار میں ہے ”وَقِيلَ لَا تَفْسُدُ لٰكِنَّه‘ يَكُونُ مُسِيْئاً وَيَسْجُدُ لِتَاخِيْرِ الْوَاجِبِ وَهُوَ الْاَشْبَهُ (حَقَّقَهَ الْكَمَالُ) وَهُوَ الْحَقُّ“

(بحر۔ص:۲/ ۵۴۹۔ باب سجود السہو)

ترجمہ: (بعض علماء نے امام کے خود بخود عود کو بھی مفسد صلاۃ قرار دیا تھا کیونکہ فرض سے واجب کی طرف عود لازم آتا ہے مگر) بعض نے کہا نماز فاسد نہیں ہوگی۔امام صاحب معاصی ہوگا اور واجب کی تاخیر کی وجہ سے سجدہ کرے اور یہی حق کے زیادہ مشابہ ہے جیسے امام کمال نے اس کی تحقیق کی اور یہی حق ہے۔

## اپنی رائے سے واجب کی طرف عود (لوٹنے) سے نماز فاسد نہیں ہوتی:

معلوم ہوا خود بخود یاد آنے پر قیام کے بعد قعدہ اولیٰ کی طرف عود سے نماز تو فاسد نہیں ہوگی مگر اس عود میں عدم جواز کا ارتکاب ہوگا اور لقمہ دینے والے کی تسبیح اساءت کی طرف عود کرنے کی دعوت ہوگی۔لہٰذا یہ لقمہ کلام کے ہم معنی ہونے کی وجہ سے مقتدی کی نماز کو فاسد کردے گا۔

فتاویٰ رضویہ میں قرأت کے مسائل میں مذکور ہے: بتانا تعلیم وکلام تھا اور بضرورت اصلاح نماز جائز رکھا گیا اور غلط بتانے میں نہ اصلاحِ نماز نہ ضرورت تو اصل پر رہنا چاہیے تو عمرو نے اگر قصداً مغالطہ دیا تو یقیناً اس کی نماز جاتی رہی اور اگر امام اس مغالطے کو لے گا، عام ازیں امام نے غلط پڑھا ہو یا صحیح تو ایک شخص خارج از نماز کا امتثال یا اس سے تعلیم ہوگا اور یہ خود مفسد نماز

ہے تو امام کی نماز جائے گی۔اس کے ساتھ سب کی باطل ہوگی لہٰذا اس فساد کا انسداد فوراً واجب ہے۔بحر الرائق میں ہے:''اَلْقِیَاسُ فَسَادُ ھَا بِہٖ وَاِنَّمَا تُرِکَ لِلْحَاجَۃِ فَعِنْدَ عَدَمِھَا یَبْقَی الْاَمْرُ عَلٰی اَصْلِ الْقِیَاسِ (۵۱) مُخْتَصَراً ''(بَابُ مَایُفْسِدُ الصَّلٰوۃَ و مایُکْرَہُ فِیْھَا۔ص:۷/۲۸۵)

ترجمہ: قیاس یہ ہے کہ لقمہ کے ساتھ نماز فاسد ہوجائے اور بے شک حاجت کی وجہ سے قیاس کو ترک کیا گیا۔پس عدم حاجت کے وقت حکم اپنے اصل قیاس پر قائم رہے گا۔

بحر الرائق میں ہے''وَلَا یُسَبِّحُ لِلْاِمَامِ اِذَا قَامَ اِلَی الْاٰخِرَیْنِ لِاَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ الرُّجُوْعُ اِذَا کَانَ اِلَی الْقِیَامِ اَقْرَبَ فَلَمْ یَکُنِ التَّسْبِیْحُ مُفِیْداً (کَذَافِی الْبَدَائِعِ) وَ یَنْبَغِی فَسَادُ الصَّلٰوۃِ بِہٖ لِاَنَّ الْقِیَاسَ فَسَادُھَا بِہٖ عِنْدَ قَصْدِ الْاِعْلَامِ وَ اِنَّمَا تُرِکَ لِلْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ (اِلٰی) ثُمَّ رَأَیْتُہٗ فِی الْمُجْتَبٰی قَالَ لَوْ قَامَ اِلَی الثَّالِثَۃِ فِی الظُّھْرِ قَبْلَ اَنْ یَّقْعُدَ فَقَالَ الْمُقْتَدِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ قِیْلَ لَاتَفْسُدُ وَ عَنِ الْکَرْخِیِّ تَفْسُدُ عِنْدَھُمَا''(ص:۲/۷)

ترجمہ: مقتدی سبحان اللہ نہ کہے جس وقت امام بغیر قعدہ اولیٰ آخری رکعتوں کے لیے کھڑا ہوجائے کیونکہ امام کا قعدہ کی طرف رجوع جائز نہیں ہے۔جب وہ قیام کے زیادہ قریب ہو پس تسبیح مفید نہیں ہوگی۔اسی طرح بدائع میں ہے:''اور امام کی تسبیح بطور اعلام

سے نماز کا فاسد ہونا مناسب ہے کیونکہ قیاس اس تسبیح کے ساتھ نماز کے فساد کا تقاضا کرتا ہے۔ جب لقمہ دینے والا امام کے اعلام کا ارادہ کرے لیکن اعلام کے لیے تسبیح میں قیاس کو حدیث صحیح کی وجہ سے ترک کردیا گیا ہے پھر میں نے مجتبیٰ میں دیکھا: انہوں نے کہا اگر امام تیسری رکعت کے لیے ظہر میں کھڑا ہوگیا قبل اس کے قعود کے قریب ہو پس مقتدی نے کہا سبحان اللہ، بعض نے کہا مقتدی کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور امام کرخی سے روایت ہے کہ طرفین کے نزدیک مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔"

## قعدہ اولیٰ میں لقمہ دینے کا حکم:

معلوم ہوا قعدہ اولیٰ میں جب امام بغیر قعدہ اٹھنے لگے اور قعود کے قریب ہو امام کو لقمہ دینا اور امام کا لینا جائز ہے۔ کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور اگر امام قیام کے قریب پہنچ گیا ہے مقتدی کا لقمہ دینا جائز نہیں ہے۔ مقتدی کا لقمہ دینا بلاضرورت غیر جائز کی طرف لوٹانا ہے۔ لہٰذا مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی اور مقتدی نماز سے خارج ہو جائے گا۔ اگر امام نے نماز سے خارج آدمی سے لقمہ لے لیا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ یہی حال دعاء قنوت کا ہے۔

○ ضابطہ یہ ہے کہ ترک واجب میں اگر امام کا واجب کی طرف رجوع ممنوع ہو اور سجدہ سہو واجب ہو چکا ہو اس وقت لقمہ دینے اور لینے سے نماز فاسد

ہو جائے گی اور مقتدی نماز سے خارج ہو جائے گا اور اگر تاخیر واجب یا تاخیر
فرض بقدر تین تسبیحات کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہو گیا ہو اور امام کا واجب یا
فرض کی طرف رجوع ممنوع نہ ہو تو لقمہ دینا اور لینا دونوں جائز ہیں۔اس سے
کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ بلکہ لقمہ نہ دینا امام کو ممنوع امر پر قائم رہنے کی
مزید مہلت دینا ہے لہٰذا لقمہ دینا واجب ہے۔اسی لیے بغیر قعدہ اخیرہ یا تشہد
کے بعد امام قیام کے ارادہ سے کھڑا ہونے لگا اور ابھی قعود کے قریب ہے
اسے لقمہ دینا ضروری ہے اور امام کا لینا ضروری ہے امام نے لقمہ پر عمل کرلیا تو
سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا اور اگر امام قیام کے قریب ہے یا قیام کرلیا ہے، امام
پر سجدہ سہو واجب ہو گیا ہے اور امام کا آخری قعدہ کی طرف رجوع ممنوع نہیں
بلکہ ضروری ہے اور زائد رکعت شروع کرنا بدعت اور معصیت ہے۔اس لیے
مقتدی کا لقمہ دینا معصیت سے باز رکھنا ہے اور امام کا لینا معصیت سے رجوع
ہے۔لقمہ لینے، دینے سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔بغیر قعدہ کے قیام میں مہلت
دینے سے قعدہ آخیرہ اور تشہد شروع کرنے میں تاخیر لازم آئے گی اور قعدہ
بقدر تشہد کے بعد قیام میں سلام کی اپنے محل اور مقام سے تاخیر لازم آئیگی۔
دونوں صورتوں میں مقتدی کو فوراً لقمہ دینا ضروری ہے۔ جب تک امام واپس
نہ آئے لقمہ جاری رکھا جائے۔قعدہ اخیرہ کے بعد زائد رکعت کے سجدہ کا

انتظار نہ کرے کہ جب امام سجدہ کرنے لگے گا تو لقمہ دوں گا۔ سجدے تک لقمہ نہ دینا اور انتظار کرنا امام کو غیر مشروع عمل پر قائم رہنے کی مہلت دینا لازم آئے گا اور یہ ممنوع ہے۔

اس مسئلہ کی تحریر میں قدرے طوالت اس لیے کی گئی ہے کہ بعض معاصر علماء کے متعلق سنا گیا ہے وہ فرماتے ہیں قعدہ اخیرہ کے ترک میں امام جب تک زائد رکعت کے سجدے تک نہ پہنچے لقمہ نہ دیا جائے ورنہ لقمہ دینے والے کی اور امام نے اگر لقمہ لے لیا تو امام کی اور سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)

## فائدہ: استعلام (آگاہ کرنے) کے مسائل:

اگر منفرد یا امام مسجد یا کمرہ میں نماز پڑھ رہا ہو اور باہر سے کوئی شخص اندر آنے کا اذن چاہے نمازی بلند آواز سے تسبیح (سبحان اللہ) اس ارادہ سے پڑھے تا کہ اس آدمی کو علم ہو جائے کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں، یہ جائز ہے۔ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی اگر چہ نماز میں تعلیم کلام کے معنی میں مفسد صلاۃ ہوتی ہے مگر استعلام حدیث شریف کی وجہ سے خلاف قیاس جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے: ''اِذَا نَابَتْ اَحَدَكُمْ نَائِبَةٌ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيُسَبِّحْ'' (بحوالہ ردالمحتار۔ ص: ۳۸۰۔ مکتبہ الباز)

ترجمہ: جب تم میں سے کسی ایک آدمی کو کوئی حادثہ پہنچے اور وہ نماز میں ہو پس وہ تسبیح پڑھے۔

## جواب کی نیت سے، تسبیح وغیرہ کی نیت سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یا نہیں:

درمختار میں ہے ''وَقَیَّدَ بِقَصْدِ الْجَوَابِ لِاَنَّہ' لَوْ لَمْ یُرِدْ جَوَابَہُ بَلْ اَرَادَ اِعْلَامَہُ بِاَنَّہ' فِی الصَّلٰوۃِ لَا تَفْسُدُ اِتِّفَاقاً'' (ابن ملک وملتقی)

ترجمہ: مصنف نے تمام سابقہ اذکار کو نماز کے فساد کے لیے جواب کے ارادہ کی شرط سے مقید کیا لہٰذا اذکار سے نمازی نے اگر جواب کا ارادہ نہیں کیا بلکہ اس آدمی کو بتانے کا ارادہ کیا کہ وہ نماز میں ہے تو بالاتفاق نماز فاسد نہیں ہوگی۔

○ ''بِقَصْدِ الْجَوَابِ'' کی شرط کے تحت فقہاء نے ایک ضابطہ ذکر کیا ہے کہ: اگر نماز میں کسی نمازی نے اپنے امام یا غیر امام سے اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک سنا اور سننے والے نمازی نے ''جَلَّ جَلَالُہ'' کہا یا نمازی نے نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک سنا اور نمازی نے ''ﷺ'' پڑھا یا امام کی قرأت سننے پر مقتدی نے ''صَدَقَ اللّٰہ' وَرَسُوْلُہ''' کہہ دیا یا ''یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً'' امام سے سنا اور سننے والے نمازی نے درود شریف پڑھ لیا یا امام نے ''فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ'' پڑھا اور مقتدی نے ''سُبْحَانَ اللّٰہِ

وَ بِحَمْدِہٖ ''پڑھ لیا یا ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی ''پر نمازی نے ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَ عْلٰی ''پڑھ لیا، ان سب اذکار اور ہر وہ ذکر اور ثناء جس میں دو احتمال ہوں وہ ذکر جواب بھی ہو سکتا ہو اور ثناء یا قرأت بھی ہو سکتا ہو اور اس ذکر میں امام کا جواب مقصود ہونا یا اللہ کے حکم کی تعمیل میں تسبیح اور صلوۃ وغیرہ کا ذکر کرنا مقصود ہو سکتا ہو، ایسی صورت میں اگر کسی آدمی کا مقصود جواب دینا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ آدمی کا جواب کلام کے معنی میں ہوتا ہے۔ اور اگر آدمی کا جواب مقصود نہیں بلکہ ثناء اور تعظیم مقصود ہے یا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل مقصود ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ثناء، تعظیم اور اس کے حکم کی تعمیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

## درود شریف جواب کے ارادہ سے مفسد ہے ورنہ نہیں:

ردالمحتار میں ہے: ''وَاسْتُفِیْدَ اَنَّہ' لَوْ لَمْ یَقْصُدِ الْجَوَابَ بَلْ قَصَدَ الثَّنَاءَ وَالتَّعْظِیْمَ لا تَفْسُدُ لِاَنَّ نَفْسَ تَعْظِیْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالصَّلٰوۃَ عَلٰی نَبِیِّہٖ ﷺ لَایُنَافِی الصَّلٰوۃَ کَمَا فِی شَرْحِ الْمُنْیَۃِ ''(ص: ۲/۳۸۱)

ترجمہ: ماتن کی عبارت سے مستفاد ہوا۔ اگر نمازی نے ذکر اور درود شریف

سے امام یا غیر امام کے جواب کا ارادہ نہیں کیا بلکہ ثناء اور تعظیم کا ارادہ کیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور نبی کریم ﷺ پر صلوۃ وسلام نماز کے منافی نہیں ہے۔

## عادت کی وجہ سے عربی الفاظ کا تلفظ نماز کیلئے مفسد ہے:

آج کل اہلسنت و جماعت کے اکثر لوگ دعا کے بعد عموماً درود شریف کے لیے بطور ترغیب ''یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا'' پڑھتے ہیں۔ خود پڑھنے والا اور سننے والے اس کے بعد درود شریف پڑھنا شروع کردیتے ہیں اور یہ عادت ہوگئی ہے کیونکہ عادت بار بار اور تکرار سے بنتی ہے اس لیے اگر امام نے نماز میں یہ آیت تلاوت کی اور کسی مقتدی نے امام کے کہنے پر درود شریف پڑھ لیا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔ کیونکہ عادت کی وجہ سے یہ امام کا جواب ہوگیا ہے۔ البتہ بغیر تلاوت آیت ترغیب یا بغیر عادت درود شریف پڑھ لیا یا امام کے جواب کی نیت نہیں کی بلکہ قرآن کے حکم پر عمل کرنے کی نیت کی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ چنانچہ درمختار میں ہے: ''وَلَوْجَرٰی عَلٰی لِسَانِہٖ نعم(اِلٰی) اِنْ کَانَ یَعْتَادُھَا فِی کَلَامٍ تَفْسُدُ لِاَنَّہٗ مِنْ کَلَامٍ وَاِلَّا لَا، اِنَّہٗ قُرْآنٌ'' (۲/۳۸۲)

ترجمہ: اگر نمازی کی زبان پر ''نَعَمْ'' (ہاں) جاری ہو گیا، اگر اس کا اپنی کلام میں نعم کہنا عادت ہے، نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ یہ اس کے کلام سے ہے اور اگر اس کی عادت نہیں تھی تو نماز فاسد نہیں ہو گی کیونکہ ''نَعَمْ'' کا لفظ، قرآن کا لفظ ہے۔

یہی حکم ایسے عربی الفاظ کا ہے جن کا مفہوم اللہ تعالیٰ کی ثناء یا حمد یا تکبیر ہوتا ہے اور باہم بول چال میں بھی ان کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔

o آج کل تقریباً ہر نمازی کی جیب میں فون ہوتا ہے۔ جب کسی کا فون آئے اور سائلنٹ (Silent) نہ ہو اسے ایک ہاتھ سے بند کرنا جائز ہے۔ کیونکہ یہ عمل قلیل ہے۔ اگر بیل بجتی رہے اور آدمی جماعت میں ہو، اپنی اور دوسرے نمازیوں کی نماز کے اذکار یا افعال سے توجہ سے روکاوٹ ہو گی۔ اس لیے بغیر عمل کثیر کے فون بند کر دیا جائے تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔ جیسے ایک ہاتھ سے گری ہوئی ٹوپی اٹھا کر سر پر رکھنا جائز ہے، فون بند کرنا بھی جائز ہے۔ اور بالفرض فون آن (ON) کر کے ''اَلصَّلٰوۃُ'' یا ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' اس ارادے سے کہہ دیا جائے تا کہ فون کرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ مطلوب شخص نماز میں ہے تو نماز فاسد ہونی چاہیے۔ بشرطیکہ اس طرح جواب دینے میں عمل کثیر لازم آئے۔ یہ مسئلہ دورِ جدید کی پیداوار ہے۔

کسی شخص نے حرمین طیبین میں عربی نمازی کو ایسے کرتے دیکھا۔ اس نے مسئلہ پوچھا تو ہمارے خیال میں یہ بات آئی کہ یہ اگرچہ استعلام ہے اور استعلام سے نماز فاسد نہیں ہوتی خواہ فون کے ذریعہ ہو خواہ بغیر فون کے، جیسا کہ صحیح حدیث سے گزرا۔ بشرطیکہ عمل کثیر نہ ہو۔ مگر یہاں عمل کثیر لازم آئے گا۔ دور سے دیکھنے والا شخص سمجھے گا فون پر بات کرنے والا آدمی نماز میں نہیں ہے اور عمل کثیر کی یہی تعریف زیادہ معتبر ہے۔ (رفیق حسنی)۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

○ آج کل میری عادت ہے کہ زبان پر صرف توبہ یا میرے اللہ توبہ کا لفظ وقفہ وقفہ سے جاری ہو جاتا ہے بعض مرتبہ نماز میں بھی یہ لفظ زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ مذکورہ مسائل سے معلوم ہوا اس سے نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ میرے اللہ توبہ تو بلاشبہ کلام ہے اور صرف توبہ کا لفظ قرآن میں بھی ہے اور ثناء بھی مگر عادت کی وجہ سے کلام بن چکا ہے۔ اگر عادت نہ ہو تو اس لفظ سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ چنانچہ بسا اوقات یہ لفظ زبان پر بلاتوجہ اس وقت جاری ہو جاتا ہے جب امام صاحب وعیدات کی آیات تلاوت کر رہا ہوتا ہے مگر رقت، خوف اور خشیت کی کیفیت میں اس لفظ کے جاری ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ اب یہ کلام کے معنی میں نہیں ہوتا۔

٥ سورۃ النصر کے آخر میں ''فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا '' کی آیت جب امام سے سنی جائے، اگر ان کلمات کے جواب میں ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ '' کہہ دیا جائے اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ امام کا جواب مقصود ہو اور ایک یہ کہ قرآن مجید کے حکم کی تعمیل ہو، اگر امام کا جواب مقصود ہو تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر قرآن کے حکم کی تعمیل مقصود ہو تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔

## تسبیح وتہلیل زجر کی نیت سے نماز کیلئے مفسد ہے:

اگر ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ '' یا ''سُبْحَانَ اللّٰہِ '' بلند آواز سے کسی آدمی یا جانور کی زجر وتوبیخ یا کسی کو امر کرنے کی نیت سے کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ یہ تسبیح اور تہلیل زجر اور توبیخ کی نیت سے کلام کے معنی میں ہے اور اگر بغیر زجر اور توبیخ ہو تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔ اور اگر امام نے شروع کردہ قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز سے پڑھی تا کہ کسی کو روکے یا امر کرے تو نماز فاسد نہیں ہو گی کیونکہ مقصد قرآن کی تلاوت ہے اور صوت کی بلندی سے زجر یا امر بالتبع ہے لہٰذا نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (ص:۱۲۔۳۸۔شامی)

اگر نمازی کو بچھو نے کاٹا یا کسی جگہ درد ہوا نمازی نے کہا ''بِسْمِ اللّٰہِ'' یا کوئی شخص چھت سے گرا اور نمازی نے کہا ''بِسْمِ اللّٰہِ '' صحیح قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں

ہوگی۔ کیونکہ ان مواضع میں ''بِسْمِ اللّٰہِ'' کہنا کلام الناس سے نہیں ہے۔ (ص:۲/۳۸۱)

## نماز میں دعاء پر آمین کہنے کا حکم:

اگر اپنے امام کی تلاوت میں دعا پر آمین کہا یا ترغیب کی آیات پر عربی الفاظ میں دعا کرلی۔ مثلاً جنت کے ذکر کے وقت کہا ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْھَا'' یا صالحین کے ذکر کے وقت ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنْھُمْ'' کے کلمات سے دعا کرلی تو مقتدی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اسی طرح جہنم کے ذکر کے وقت ''اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْھَا'' یا ظالمین کے ذکر کے وقت کہا ''اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ'' تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اسی طرح ترہیب اور ترغیب کی آیات سنتے وقت روتے ہوئے ''نَعَمْ'' یا ''بَلٰی'' کہہ دیا نماز فاسد نہیں ہوگی۔ کیونکہ نماز کی روح خشوع اور خضوع ہے اور نماز سے یہی مقصود ہے لہٰذا خوفِ الٰہی سے بلیٰ اور نعم کہنا کلام الناس نہیں ہوگا اور نماز فاسد نہیں ہوگی۔

## نماز میں ''اف''، ''تف'' کہنے کا حکم:

بغیر عذر کے ''تَنَحْنُحْ'' یعنی اُح اُح، ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ یا فتحہ کے ساتھ نماز کو فاسد کردے گا اور اگر عذر ہو کہ بغیر اختیار کے طبعاً زبان پر جاری ہوجائے یا گلے کی صفائی اور صوت کی تحسین کے لیے یا امام کی رہنمائی کے لیے

یا کسی کے اعلام کے لیے ہو کہ وہ نماز میں ہے ان وجوہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔(ص:۲/ ۳۷۷)

## نماز میں گلا صاف کرنے کا حکم:

کھنکھارنے یعنی گلا صاف کرنے کی آواز سے اگر حروف پیدا نہ ہوں یا ایک حرف پیدا ہو، کھنکھارنا اختیار سے ہو یا بغیر اختیار کے، نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر اختیار کھنکھارنے اور گلا صاف کرنے کی آواز سے دو حرف یا زائد پیدا ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کھنکھارنا بغیر اختیار کے ہو یا گلے کی صفائی کے لیے یا نماز میں ہونے کی اطلاع کے لیے یا کسی غرض صحیح کے لیے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اگر چہ حروف پیدا ہو جائیں۔

**''انین''(درد سے کراہنا):** یعنی'' اُہ'' پیش کے ساتھ، ''آہ'' مد کے ساتھ، ''اُف'' اور ''تُف'' جن الفاظ سے ''انین (درد سے کراہنا)'' کی تعبیر کی جاتی ہے اگر ان سے دو یا دو سے زائد حروف پیدا ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی، ورنہ فاسد نہیں ہوگی۔ دراصل اظہار غم کے لیے ہر زبان میں مختلف الفاظ ہوتے ہیں۔ مثلاً سرائیکی میں ''ہوئے ہوئے'' یا ''اوئی'' ہے۔ ایسے الفاظ غم اور حزن کے وقت زبان سے خارج ہو جاتے ہیں۔ مذکورہ الفاظ میں بعض دفعہ دو حروف سے زائد حروف پیدا ہو جاتے ہیں اور

تکرار بھی ہوتا ہے۔ان الفاظ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔مگر وہ مریض جو درد کی وجہ سے نماز میں بغیر اختیار ان الفاظ کا اظہار کرے، اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔اس کی مثال چھینک، کھانسی، ڈکار و جمائی کی ہے۔ان سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔اگرچہ حروف بھی پیدا ہوں کیونکہ یہ الفاظ غیر اختیاری ہیں۔(ص:۲/ ۳۷۸)

## نماز میں ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' کہنے کا حکم:

کسی مصیبت کی خبر پر نماز میں ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' کہنا اور ہر وہ کلام جس سے کسی آدمی کا جواب مقصود ہو اگرچہ قرآن مجید کے الفاظ ہوں، سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔مثلاً کہا گیا ''اَمَعَ اللّٰہِ اِلٰہٌ'' کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی ''الہ'' ہے۔نماز پڑھنے والے نے کہا ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔لیکن اللہ تعالیٰ کے کلام میں اللہ تعالیٰ کا جواب مقصود ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔مثلاً امام نے سورہ ''وَالتِّیْنِ'' کے آخر میں پڑھا ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ''

ترجمہ: ''کیا اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین نہیں ہے؟'' مقتدی نے کہا ''بلٰی'' کیوں نہیں۔اگر کلام الٰہی کے جواب کی نیت سے مقتدی نے کہا امام کے جواب کی نیت سے نہیں کہا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اگر کسی نے نمازی سے کہا تقدم یعنی آگے ہوجاؤ، وہ آگے ہوگیا، نماز فاسد ہوجائے گی۔ اگر تھوڑی دیر ٹھہر جائے، پھر اپنی رائے سے جواب کے ارادہ کے بغیر آگے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ اب آگے ہوجانا جواب نہیں ہوگا۔ اگر صف میں دو آدمیوں کے درمیان کوئی آدمی داخل ہوگیا، نمازیوں نے دائیں بائیں ہوکر اسے جگہ دی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (ص:۲/۳۸۱)

## جواب سے نماز کے فساد کا ضابطہ:

ضابطہ یہ ہے کہ اگر شارع علیہ السلام کے امر کی تعمیل مقصود ہے تو نماز فاسد نہیں ہوئی اور اگر مخلوق کے امر کی تعمیل مقصود ہو تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(ص:۲/۳۱۴)۔

اور اگر کسی کا امر نہیں ہے، صف کے پیچھے اکیلے آدمی نے اگلی صف سے آدمی کو کھینچا تاکہ دو کی صف ہوجائے اور وہ پیچھے آگیا یا صف میں داخل ہونے والے کو جگہ دی تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ قول اور امر کے جواب سے ہی نماز فاسد ہوتی ہے۔ مقدم یا مؤخر ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

○ اگر کوئی شخص مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ وہ ایک صف تک آگے چل کر تین تسبیحات کی مقدار ٹھہر جاتا ہے۔ پھر ایک صف آگے چل کر

تین تسبیحات کی مقدار ٹھہر جاتا ہے۔اسی طرح چلتا رہتا ہے بشرطیکہ امام کی ایڑیوں سے اس کی ایڑیاں آگے نہیں ہوجاتیں تو چلنے والے کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔اگر وہ بیک وقت دوصفوں کی مقدار چلا تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی کیونکہ وقفہ وقفہ سے چلنے میں ایک صف کا مقدار دو یا سوا دو قدم ہوگا جو ایک ''خطوہ'' بنتا ہے اور اتنی مقدار عمل قلیل ہوتا ہے۔عمل کثیر کے لیے تین خطوات کا مسلسل متوالی ہونا شرط ہے،جس سے نماز فاسد ہوتی ہے اور دوصفوں کی مقدار مسلسل چلنے میں خطوات ثلثہ کا ارتکاب ہوگا اور عمل کثیر لازم آئے گا۔ اس لیے نماز فاسد ہوجائے گی۔

o اگر امام اپنے سجدہ کی جگہ سے ایک صف کے مقدار آگے چلا تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی کیونکہ اس کے قدموں سے سجدوں کی جگہ سے اگے ایک صف تک چلنے میں تقریباً تین خطوات ہوجائیں گے اور تین خطوات مسلسل عمل کثیر ہے یا پھر مکان کی تبدیلی لازم آئے گی۔

o نماز کے فساد کی بنیاد عمل کثیر ہوتا ہے یا مکان کا اختلاف۔

چنانچہ ردالمحتار میں ہے''وَهٰذَا بِنَاءً عَلٰى اَنَّ الْفِعْلَ الْقَلِيْلَ غَيْرُ مُفْسِدٍ مَالَمْ يَتَكَرَّرُ مُتَوَالِياً وَعَلٰى اَنَّ اِخْتِلَافَ الْمَكَانِ مُبْطِلٌ مَالَمْ يَكُنْ لِاِصْلَاحِهَا''(۲/۳۸۸۔دارالباز)

ترجمہ: یہ اس بنیاد پر ہے کہ قلیل فعل مفسد نہیں ہوتا جب تک اس کا مسلسل تکرار نہ ہواور اس بنیاد پر ہے کہ مکان کا اختلاف نماز کے لیے مبطل ہے۔ جب وہ نماز کی اصلاح کے لیے نہ ہو۔

## ''خُطْوَۃٌ'' کا معنی اور حکم:

''خُطُوَۃٌ''، دو قدموں کے درمیان فاصلہ کو کہتے ہیں یعنی پہلے قدم کو جب دوبارہ زمین پر رکھیں گے اس فاصلہ کو ''خُطُوَۃٌ'' کہتے ہیں۔ ایک قدم میں دو پیروں کے درمیان فاصلہ آدھا خطوہ ہوتا ہے۔

اردو میں خطوہ کے لیے کوئی مستقل لفظ نہیں ہے اس لیے اردو میں دو قدموں پہلا قدم اور دوسرا قدم کے درمیان ٹوٹل فاصلہ کو خطوہ کہتے ہیں۔

(درمختار اور ردالمحتار۔ بَابُ مَایُفْسِدُ الصَّلٰوۃَ ومایُکْرَہُ فِیْھَا)

## نماز میں کھانے اور پینے کے احکام:

نماز میں کھانے اور پینے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اگرچہ تِل اور رائی کے دانے کے برابر کوئی چیز خارج سے منہ میں ڈالے، قصداً ہو یا نسیاناً، چبائے یا نگل لے۔ اسی طرح اگر نمازی نے پانی کا ایک قطرہ منہ میں ڈالا اور پی لیا، نماز فاسد ہوجائے گی۔ کیونکہ کھانا اور پینا نماز کے منافی ہے۔ اگر چنے سے کم

کوئی چیز دانتوں میں پھنس گئی تھی ۔نماز کی حالت میں نکل آئی اور اُسے نمازی نگل لے تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر دانتوں میں اَٹکی ہوئی چیز کو یا اس سے کم چیز کو دانتوں میں تین مرتبہ چبا کر نگلے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ یہ عمل کثیر ہے اور اگر چنے کے مقدار سے زیادہ دانتوں میں اٹکی چیز نگل لے یا چبا کر نگلے، دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ عرف میں اس کو ''اَکْــلٌ'' ( کھانا ) کہتے ہیں ۔اسی طرح نماز سے پہلے منہ میں کوئی میٹھی چیز شکر یا ٹافی اور چاکلیٹ موجود تھی یا پان میں سے کوئی چیز منہ میں موجود تھی اس کے عین کا رس اگر چہ خود بخود حلق سے اندر جاتا رہا، نماز فاسد ہو جائے گی ۔اور اگر نماز شروع کرنے سے پہلے کوئی ذائقہ والی چیز کھالی تھی اور نماز میں تھوک کے ساتھ اس کا ذائقہ حلق سے اترتا رہا تو نماز فاسد نہیں ہوگی ۔ پان اور سپاری خوروں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے ۔اگر چھالیہ یا سونف وغیرہ منہ میں موجود ہوئے اور نماز میں انہیں چبا کر کھالیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر منہ سے نکال دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی ۔ کیونکہ نماز کے لیے مفسد کسی چیز کو تین مرتبہ چبانا یا ماکول چیز کے عین کا پیٹ میں دخول ہوتا ہے۔

○ مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن مجید پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ عمل، غیر سے تعلم کے معنی میں ہے خواہ قرآن مجید اٹھا کر اور اس کے

اوراق الٹ الٹ کر پڑھا جائے یا قرآن مجید رکھا ہوا اور اس سے دیکھ کر پڑھا جائے۔ مگر یہ امام شافعی کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے۔ اور صاحبین کے نزدیک اہل کتاب کے ساتھ تشبہہ کی وجہ سے مکروہ ہے۔ نماز کے فساد کا قول صرف امام اعظم کا ہے کیونکہ اس میں دوامر، غیر سے تعلم اور عمل کثیر لازم آتا ہے۔

## نماز میں ''کمپیوٹر'' اور ''لیپ ٹاپ'' کا استعمال:

آج جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ ٹی وی، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، آئی پیڈ اور آئی فون وغیرہ میں قرآن مجید ریکارڈ ہوسکتا ہے۔ اگر قرآن مجید کے لیے موجود بٹن اور فولڈر آن کر دیا جاہے تو قاری کے سامنے اوراق خود بخود بدلتے رہتے ہیں۔ برقی شعاوؤں سے چلنے والے ٹی وی اور کمپیوٹر وغیرہ میں صرف انگلیوں کے اشاروں سے بھی اوراق بدلنے لگتے ہیں اور مسلسل قرآن مجید کی آیات اِسکرین پر سامنے چلتی رہتی ہیں بلکہ اب تو عینک میں کمپیوٹر لگا دیئے گئے اور قرآن مجید پڑھا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے ٹی وی، کمپیوٹر سے دیکھ کر نماز پڑھتا ہے یا پڑھاتا ہے تو امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک تو ویسے ہی جائز ہے اور امام صاحب کے قول پر بھی عمل کثیر تو لازم نہیں آئے گا البتہ صرف

غیر سے تعلم لازم آئے گا جو کہ نماز کے لیے مفسد ہے اور فتوی امام صاحب کے قول پر ہے لہٰذا پھر بھی نماز نہیں ہوگی۔ مگر امام شافعی کے مقلدین اور صاحبین کے قول پر عمل کرنے والوں کی نماز کو قطعاً فاسد کہنا بھی صحیح نہیں ہے۔

درمختار میں ہے ''وَجَوَّزَهُ الشَّافِعِيُّ بِلَا كَرَاهَةٍ وَهُمَا بِهَا لِلتَّشَبُّهِ بِأَهْلِ الْكِتَابِ'' (ص:۲/۲۸۴۔مکتبہ الباز)

ترجمہ: امام شافعی نے اس کو بغیر کراہیت جائز رکھا اور صاحبین نے اس کو کراہۃ کے ساتھ جائز رکھا پھر فرمایا: صاحبین کے نزدیک تشبہہ کی وجہ سے کراہت تب ہے جب قاری کا اہل کتاب کے ساتھ تشبہہ قصداً ہو ورنہ کراہت نہیں ہے اور آج کل تشبہہ کی نیت نہیں ہوتی۔

## نماز تراویح میں سامعین کا قرآن مجید ''کمپیوٹر'' یا ''لیپ ٹاپ'' پر دیکھنے کا حکم:

البتہ اگر تراویح میں امام قرآن مجید پڑھ رہا ہے اور سامعین مقتدی اُسے ٹی۔وی، کمپیوٹر پر صرف دیکھ رہے ہیں اور مقتدی اوراق تین تسبیحات کے وقفے وقفے سے بدلتا ہے یا آٹو میٹک اوراق کی تلاوت بدل رہی ہے، نہ اس میں عمل کثیر ہے، کیونکہ عمل کثیر تین مرتبہ متوالی مسلسل عمل کرنے سے لازم آتا

ہے، اگر وقفہ وقفہ سے عمل ہو تو عمل کے تکرار سے عمل کثیر لازم نہیں آتا اور تعلم من الغیر بھی نہیں ہے کیونکہ سامع صرف قرآن مجید کی کتابت کو دیکھ رہا ہے، پڑھ نہیں رہا تو سامع یا سامعین کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (محمد رفیق حسنی)۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

o کراچی کے علاقہ ڈیفنس میں بعض خواتین اپنی مساجد کے اماموں کی اقتداء میں تراویح پڑھتی ہیں۔ ہمارے بھائی مولانا قاری محمد شریف حسنی صاحب کی مسجد سے ملحق خواتین کی مسجد ہے۔ ہماری اپنی خواتین نے اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے کہ بعض مقتدی خواتین قرآن کھول کر امام کی تلاوت کردہ جاری آیات دیکھ کر صرف سنتی رہتی ہیں، پڑھتی نہیں ہیں اور اوراق بدلتی رہتی ہیں۔ان کے لیے حکم یہ ہے کہ امام صاحب کے مذہب پر بھی قرآن مجید کی آیات صرف دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور وقفہ وقفہ سے اوراق بدلنے میں عمل کثیر بھی لازم نہیں آتا۔ لہٰذا ایسی خواتین کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔اور اگر آئی۔فون یا آئی۔پیڈ یا لیپ ٹاپ پر قرآنی اوراق خود بخود بدلتے رہیں اور رکوع اور سجود اور قعدہ کے وقت ایک ہاتھ سے بٹن دبا کر آف (OFF) اور دوبارہ کھولنے کے لیے بٹن دبا کر آن (ON) کرلیں۔صرف قرآن دیکھ کر سماع کرتی رہیں اس طرح عمل کثیر نہیں ہوگا اور امام صاحب کے نزدیک بھی خواتین یا حضرات

کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(محمد رفیق حسنی)

## عمل کثیر کی تعریف:

عمل کثیر سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ وہ عمل کثیر جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، سے مراد وہ عمل ہے کہ وہ عمل نہ نماز کا جزو ہواور نہ وہ عمل نماز کی اصلاح کیلئے ہو۔ جیسے سجدہ اور رکوع، کیونکہ سجدہ اور رکوع نماز کا جزو ہے اوران کے زائد ہوجانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔صرف سجدہ سہو واجب ہوتا ہےاور وہ عمل نماز کی اصلاح کے لیے بھی نہ ہو۔جیسے بناء کے لیے چلنا اور وضو کرنا اور نماز میں فرجہ کو بند کرنا یا اکیلے مقتدی کے لیے پہلی صف سے آدمی کا پیچھے ہٹنا،ایسے اعمال سے بھی نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ یہ اعمال نماز کی اصلاح کے لیے ہوتے ہیں لٰہذا عمل کثیر مفسد صلاۃ میں تسلسل کے ساتھ عمل سے مراد ایسا عمل ہے کہ وہ عمل نہ نماز کا جزو ہواور نہ نماز کی اصلاح کے لیے ہو۔اور کثیر سے مراد یہ ہے کہ کم از کم وہ عمل تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے وقت کے مقدار میں ہو یعنی مسنون طریقہ سے رکن ادا کرنے کے مقدار میں تسلسل کے ساتھ بار بار ہواور درمیان میں انقطاع اور وقفہ نہ ہوحتیٰ کہ دور سے دیکھنے والے آدمی کو یقین ہوجاہے کہ عامل نماز میں نہیں ہے۔ایسا عمل کثیر مفسد نماز ہوگا لٰہذا اگر بار بار ایسا عمل ہومگر تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے کم وقت میں ہو یا ایسا عمل ایک مرتبہ ہو درمیان میں تین تسبیحات یا زیادہ کی

مقدار کا وقفہ ہو جائے پھر وہی عمل دوبارہ ہو وقفہ کے بعد پھر تیسری مرتبہ عمل ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

## نماز میں خارش اور نزلہ کے احکام:

پہلی رکعت کی ابتداء میں کسی نے ایک مرتبہ خارش (کھجلائی) زائل کرنے کے لیے ہاتھ کو حرکت دی اور خارش زائل کی پھر تھوڑی دیر کے بعد درمیان میں خارش کیلئے ہاتھ کو حرکت دی پھر وقفہ کے بعد آخر میں خارش کیلئے ہاتھ کی حرکت سے خارش زائل کی۔ تین مرتبہ کھجلایا مگر تین تسبیحات کی مقدار کے وقفہ وقفہ سے کھجلایا، تین حرکات میں توالی نہیں تھی یا مثلاً قیام کی حالت میں مکھی کو چہرہ سے ہاتھ سے جھٹکا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر مکھی نے تنگ کیا، پھر اڑا دیا۔ تین مرتبہ تسبیح کے مقدار وقفہ کے بعد پھر اڑایا، نماز فاسد نہیں ہوگی۔ کیونکہ حرکات ثلٰثہ میں وقفہ ہے دور کا ناظر ایسے آدمی کو نماز سے خارج گمان نہیں سمجھے گا۔ اسی طرح ایک آدمی کو نزلہ ہے۔ ٹشو پیپر یا کپڑے سے ناک کے پانی کو صاف کیا۔ پھر کم از کم تین تسبیح کی مقدار کے وقفہ کے بعد صاف کیا۔ پھر وقفہ کے بعد صاف کیا، نماز فاسد نہیں ہوگی۔ مگر ان ہی صورتوں میں تسلسل کے ساتھ بغیر وقفہ بار بار ہاتھ اٹھانے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (خلاصہ کتب)

O امام حلبی کے قول پر عمل کثیر مفسد صلوۃ میں عامل کا مختار ہونا اور اپنے اختیار سے

عمل کرنا شرط نہیں ہے۔ اختیار اور بلا اختیار دونوں صورتوں میں عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور یہی قول مفتی بہ ہے۔ چنانچہ درمختار میں مذکور ہے: اگر کسی نے نمازی کو دھکا دیا یا جانور نے کھینچا، وہ تین خطوات آگے یا پیچھے دائیں یا بائیں چلا گیا نماز فاسد ہو جائے گی۔ شامی میں ہے: ''اَیْ وَحَشٰی بِسَبَبِ الدَّفْعِ اَوِ الْجَذْبِ ثَلاثَ خُطُوَاتٍ مُتَوَالِیَاتٍ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّمْلِکَ نَفْسَہ'' (ص:۲/۳۹۰۔ دارالباز)

ترجمہ: دھکا کے سبب سے یا کھینچنے سے، تین خطوات مسلسل بغیر انقطاع بغیر اس کے کہ وہ اپنے نفس کا مالک ہو چلے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

**نوٹ:** خطوۃ پہلے قدم کو دوبارہ رکھنے کے درمیان فاصلہ کو کہتے ہیں یعنی دو قدموں کے درمیان فاصلہ کو کہتے ہیں۔

اسی طرح اگر کسی شخص نے نمازی کو جبراً اٹھایا اور سواری پر بٹھا دیا۔ نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی وہ نماز دوبارہ پڑھے کیونکہ یہ عمل کثیر ہے۔ اگر چہ غیر اختیاری ہے۔

## قبلہ سے سینے کا انحراف نماز کیلئے مفسد ہے:

اگر کسی شخص نے زبردستی نمازی کو نماز کی جگہ سے تین تسبیحات یا زائد کی مقدار نماز کی جگہ سے نکال دیا اور نمازی کا سینہ قبلہ سے منحرف رہا، نمازی کی نماز فاسد ہو جائے

گی ۔(درمختار،ص:۲/۳۹۰)

○ تَحْوِیْلُ الصَّدْرِ عَنِ الْقِبْلَةِ بلا عذر پر مطلقاً نماز کے لیے مفسد ہے خواہ رکن کی مقدار ہو یا کم ۔مگر دوسرے کی جانب سے تَحْوِیْلُ الصَّدْرِ عَنِ الْقِبْلَة بقدر رکن ہو،تب نماز فاسد ہوگی ۔

## بچے نے ماں کا پستان چوسا تو ماں کی نماز فاسد ہو جائے گی:

بچے نے نماز میں اپنی ماں کے پستان کو تین مرتبہ چوسا یا ایک مرتبہ چوسا اور دودھ اتر آیا تو عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ تین مرتبہ چوسنا عمل کثیر ہے اور دودھ کا اترنا گویا دودھ پلانا ہے ۔یہ بھی عمل کثیر کی پہلی تفسیر کے لحاظ سے عمل کثیر ہے ۔(درمختار۔ص:۲/۳۹۰)

## عورت کو بوسہ دینے سے عورت کی نماز فاسد ہو جاتی ہے:

اگر عورت کو نماز میں شوہر نے شہوت کے ساتھ مس کیا یا عورت کا بوسہ لیا شہوت ہو یا بغیر شہوت عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ یہ دونوں امر ہمبستری کے معنی میں ہیں۔دواعی جماع کا حکم جماع والا ہوتا ہے اور اگر عورت نے شوہر کو شہوت سے مس کیا یا عورت نے شوہر کا بوسہ لیا،شوہر کی نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ عورت کی طرف جماع اور دواعی جماع کی نسبت نہیں ہوتی ۔(درمختار۔ص:۲/۳۹۰)

مذکورہ جزئیات سے معلوم ہوا وہ عمل کثیر جو نماز کی اصلاح کے لیے نہ ہو وہ مفسد صلوٰۃ ہے۔خواہ اختیار سے کیا جائے یا بغیر اختیار کے۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

## نمازی کیلئے مفید عمل جائز ہے بشرطیکہ تین مرتبہ مسلسل نہ ہو:

ہر وہ عمل جو نمازی کے لیے مفید ہو اور عمل کثیر نہ ہو، وہ جائز ہے۔اگر مفید نہیں وہ عبث ہے اور مکروہ تحریمی ہے۔سرورِ دو عالم ﷺ پیشانی مبارک سے پسینہ صاف فرماتے تھے اور گرمیوں میں ایک ہاتھ سے دائیں جانب یا بائیں اپنے کپڑے کو جھاڑتے اور کھینچتے تھے تاکہ سلوٹیں نظر نہ آئیں ایسے اعمال جائز ہیں۔اسی طرح خارش دور کرنا جو کہ ضروری ہو ایک مرتبہ کرنے میں حرج نہیں ہے اور اگر تین مرتبہ مسلسل ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔یہی حکم پسینہ صاف کرنے کا ہے۔شامی میں ہے:''وَ هٰذَا بِدُوْنِ عَمَلٍ كَثِيْرٍ ''یعنی خارش دور کرنا اور پسینہ صاف کرنا جائز ہے۔اگر عمل کثیر کے بغیر ہو پھر فرمایا:''قَالَ فِىْ الْفَيْضِ اَلْحَكُّ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ فِىْ رُكْنٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُفْسِدُ الصَّلٰوةَ اِنْ رَفَعَ يَدَهٗ فِىْ كُلِّ مَرَّةٍ''(ص:۴۰۷)

ترجمہ: صاحب فیض نے کہا خارش دور کرنا اگر ایک ہاتھ کے ساتھ، ایک رکن میں تین مرتبہ ہو تو نماز کو فاسد کر دے گا۔اگر ہاتھ کا اٹھانا ہر مرتبہ ہو صحیح یہ

یہ کہ ہاتھ اٹھانا اور پھر اپنی جگہ رکھنا ایک عمل ہے۔ ایک مرتبہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

o یہ جو مشہور ہے ایک رکن میں تین مرتبہ عمل کرنا عمل کثیر ہوتا ہے۔ یہ تب ہے کہ درمیان میں تین تسبیحات کی مقدار یا زائد کا وقفہ نہ ہو اور رکن سے مراد یہاں رکن حقیقی ہے۔ صرف تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا وقت مراد نہیں ہے، کیونکہ تین تسبیحات کا وقت تین سیکنڈ بنتا ہے۔ اتنے قلیل وقت میں تین مرتبہ کا عمل، عمل کثیر نہیں ہوسکتا۔ تین مرتبہ سے عمل بغیر انقطاع اور بغیر وقفہ کے ہونا مراد ہے اور اس میں یہ بھی شرط ہے کہ دور سے دیکھنے والا آدمی یہ سمجھے کہ عمل کرنے والا آدمی نماز نہیں پڑھ رہا۔

الحاصل کثیر سے مراد یہ ہے کہ وہ عمل تین مرتبہ بغیر وقفہ اور انقطاع کے کم از کم تین بار ہو۔ تین مرتبہ ہونا اور درمیان میں انقطاع اور وقفہ نہ ہونا عملِ کثیر ہے۔ بشرطیکہ دور سے دیکھنے والے کو عامل ایسا لگے کہ عامل نماز میں نہیں ہے جیسا کہ عمل کثیر کی معتبر اور معتمد تعریف میں مذکور ہے، یہی مفسد نماز ہے اگر ایسا نہیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ شامی میں مذکور ہے "قَوْلُہٗ اَمَّا الْمَضْغُ فَمُفْسِدٌ اَیْ اِنْ کَثُرَ وَ تَقْدِیْرُہٗ بِالثَّلَاثِ الْمُتَوَالِیَاتِ کَمَافِیْ غَیْرِہٖ کَذَافِیْ شَرْحِ الْمُنْیَۃِ وَ فِیْ الْبَحْرِ عَنِ الْمُحِیْطِ وَغَیْرِہٖ" (ص:۲/۳۸۳)

ترجمہ: درمختار میں ہے: دانتوں میں رکی ہوئی چیز کو چبانا نماز کے لیے مفسد ہے۔اس پر شامی نے فرمایا چبانا کثیر ہے اور کثرۃ کی تعین اور تقدیر تین مرتبہ ہے جن مراتب میں توالی ہو جیسا کہ دوسرے اعمال میں کثرۃ سے مراد تین مرتبہ متوالیہ مراد ہوتے ہیں۔اسی طرح منیہ کی شرح میں ہے اور بحر الرائق میں محیط اور غیر محیط سے منقول ہے۔

## ''عمل کثیر'' کی متعدد تعریفیں:

اگر عمل ایک مرتبہ ہو مگر طوالت کی وجہ سے دیکھنے والا اُسے نماز سے خارج سمجھے ایسا عمل اگر چہ ایک مرتبہ ہو عمل کثیر ہے۔مثلاً ایک آدمی نماز میں ڈاڑھی میں ہاتھ ڈال کر دیر تک مسلسل کھیلتا رہتا ہے۔اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

چنانچہ شامی میں عمل کثیر کی پانچ تعریفیں کی گئی ہیں۔

## پہلی تعریف:

دور سے دیکھنے والے یعنی جس آدمی کو نماز پڑھنے والے کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو اُسے نماز کے دوسرے قرائن رکوع یا سجود وغیرہ سے قطع نظر نفس عمل کو دیکھ کر ظن غالب ہو کہ یہ عامل آدمی نماز میں نہیں ہے، وہ عمل کثیر ہو گا اور اگر عمل کو دیکھ کر شک ہو کہ وہ نماز میں ہے یا نہ تو وہ عمل قلیل ہے۔(ص:۳۸۵)

یہ تعریف جمہور فقہاء کے نزدیک معتمد اور معتبر ہے اور فقہ کی اکثر جزئیات کی بنیاد یہی تعریف ہے۔

## دوسری تعریف:

وہ عمل جو عادۃً دو ہاتھوں سے کیا جاتا ہو اگر چہ ایک ہاتھ سے کیا جائے مثلاً دستار باندھنا اور شلوار کا زار بند باندھنا، دو ہاتھوں سے ہوتا ہے ایسا عمل کثیر ہوگا اور جو عمل عادۃً ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہو وہ قلیل ہے۔ اگر چہ دو ہاتھوں سے کیا جائے جیسے شلوار کھولنا، ٹوپی پہننا یا اتارنا مگر ایسے قلیل عمل کا تین مرتبہ بغیر وقفہ اور فاصلہ تسلسل کے ساتھ تکرار ہو تو وہ عمل کثیر ہو جائے گا۔ ردالمحتار میں ہے ''اَلْقَوْلُ الثَّانِی اَنَّ مَا یُعْمَلُ عَادَۃً بِالْیَدَیْنِ کَثِیْرٌ وَاِنْ عَمِلَ بِوَاحِدَۃٍ کَالتَّعْمِیْمِ وَ شَدِّالسَّرَاوِیْلِ وَمَا عُمِلَ بِوَاحِدَۃٍ قَلِیْلٌ وَاِنْ عُمِلَ بِھِمَا کَحَلِّ السَّرَاوِیْلِ وَ لُبْسِ الْقَلَنْسُوَۃِ وَ نَزْعِھَا اِلَّااِذَا تَکَرَّرَ ثَلٰثاً مُتَوَالِیَۃً'' (ص:۲/۳۸۵)

ترجمہ: دوسرا قول یہ ہے کہ وہ عمل جو عادۃً دو ہاتھ سے کیا جاتا ہے اگر چہ وہ ایک ہاتھ سے کیا جائے وہ کثیر ہے جیسے دستار باندھنا اور شلوار باندھنا۔ اور وہ عمل جو ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہو وہ قلیل ہے اگر چہ دو ہاتھوں سے کیا جائے جیسے شلوار کھولنا اور ٹوپی پہننا اور ٹوپی اتارنا مگر جب عمل قلیل کا مسلسل تین مرتبہ تکرار ہو۔

## حرمین طیبین کے اماموں کی نماز میں اعمال کا حکم:

o ٹی وی پر حرمین طیبین کے اماموں کو نماز پڑھاتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ایک تو ان کے سر کے رومال کی دونوں سائیڈیں لٹکتی رہتی ہیں اس کو ''سَدل'' کہتے ہیں جو مکروہ تحریمی ہے۔دوم طویل وزنی جُبہ جو کہ ٹخنوں کے نیچے زمین پر لگ رہا ہوتا ہے اس کو ''اِسبال'' کہتے ہیں مکروہ ہے۔سوم سجود میں جاتے وقت دونوں ہاتھوں سے سیاہ رنگ کے بھاری جبہ کو اوپر اٹھا کر سجدے کرتے ہیں۔اگر نماز کے قرائن سے قطع نظر انہیں جبہ اٹھاتے دیکھا جائے تو لگتا ہے وہ نماز میں نہیں ہیں۔یہ عمل کثیر ہے۔اس پر پہلی اور دوسری تعریف صادق آتی ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس لیے احناف سے گذارش ہے ان کی اقتداء میں پڑھی گئی نمازیں ہو سکے تو ان کا اعادہ کرلیں۔

## ''جبہ'' اور ''قمیص'' سمیٹنے کا حکم:

پاکستان کے بعض امام بھی سیاہ جبہ پہن کر نماز جمعہ پڑھاتے ہیں چونکہ بھاری جبہ طویل ہوتا ہے سجدوں میں جاتے دونوں ہاتھوں سے جبہ کو اٹھاتے ہیں اور پھر سجدے کرتے ہیں اسی طرح بعض نمازی رکوع وسجود میں جاتے وقت دونوں ہاتھوں سے قمیص کی استری اور سلوٹوں کو سیدھا کرتے ہیں تاکہ اس

میں قمیص کے استری شدہ حصوں کے سلوٹ سیدھی ہو جائیں، ایسا کرنے سے عمل کثیر لازم آئے گا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔ نیز بعض ائمہ مساجد خصوصاً سعودی امام دورانِ قرأت رونا شروع کر دیتے ہیں اور تلاوت موقوف ہو جاتی ہے اگر تلاوت کا انقطاع تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار یا زیادہ واقع ہوا تو سجدہ سہو لازم آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (محمد رفیق حسنی)

## تیسری تعریف:

تین حرکات متوالیہ بغیر وقفہ اور فاصلہ عمل کثیر ہے، ورنہ قلیل ہے۔ ردالمحتار میں ہے "اَلثَّالِثُ، اَلْحَرَكَاتُ الثَّلَاثُ الْمُتَوَالِيَةُ كَثِيْرٌ، وَاِلَّا فَقَلِيْلٌ" (ص:۲/۳۸۵)

ترجمہ: تیسرا قول تین حرکتیں مسلسل عمل کثیر ہے، ورنہ عمل قلیل ہے۔

علامہ شامی فرماتے ہیں فقہ کی کتب میں عمل کثیر اور قلیل کے اکثر مسائل کی بنیاد یہی تین تعریفیں ہیں بلکہ دوسری اور تیسری تعریف پہلی میں داخل ہے۔ کیونکہ بار بار تسلسل سے تین حرکات کرنے والا نمازی انجان آدمی کو نماز پڑھتے نظر نہیں آئے گا۔

احسن الفتاوی میں مذکور ہے: بعض عبادات میں ثلاث حرکات متوالیہ کی بجائے ثلاث حرکات فی رکن ہے۔ رکن سے مراد تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا مقدار ہے یعنی وحدۃ رکن کے ساتھ توالی بھی شرط ہے لہٰذا اگر رکن طویل ہے اور درمیان میں وقفہ

زیادہ ہے تو ناظر کو نمازی نماز سے خارج ہونا معلوم نہیں ہوگا۔ (خلاصہ۔ص ۳/ ۲۱۸)

مختصر الفاظ میں عمل کثیر اور قلیل کی تعریف یہ ہوئی کہ ایک رکن میں دو ہاتھوں سے یا ایک ہاتھ سے تین مرتبہ بغیر وقفہ کے عمل جس سے دور سے دیکھنے والا سمجھے کہ فلاں آدمی نماز میں نہیں ہے عمل کثیر ہے، ورنہ عمل قلیل ہے۔

## صفوں میں دباؤ میں کھڑے ہونے اور ٹانگیں پھیلانے کا حکم:

صف میں دو آدمیوں کے درمیان اتنا فاصلہ کہ تیسرے آدمی سے زیادہ کی گنجائش ہو، مکروہ ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح کھڑا ہونا واجب ہے کہ درمیان میں اتنا فاصلہ نہ ہو کہ تیسرے آدمی کی گنجائش ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک آدمی دوسرے آدمیوں کے دباؤ میں کھڑا ہو۔ یعنی ہر ایک جانب سے آدمی دوسرے آدمی پر چڑھ کر کھڑا ہو۔ کیونکہ یہ ناجائز ہے اور قدم سے قدم ملانے اور کندھے سے کندھا ملانے کا مطلب یہ ہے کہ صف سیدھی ہو۔ ہر ایک نمازی کی ایڑیاں دوسرے نمازی کی ایڑیوں کی محاذات (سیدھ) میں خط مستقیم پر ہوں۔ حدیث شریف میں ''تُراصُوا'' کا یہی مفہوم ہے۔ درمختار میں ہے: ''وَيَنبَغِي اَنْ يَّأمُرَهُم بِاَنْ يَتَراصُّوا وَيَسُدُّوا الْخَلَلَ وَيُسَوُّوا مَناكِبَهُمْ'' (ص:۲/۳۱۰)

ترجمہ: اور مناسب ہے کہ امام مقتدیوں کو امر کرے کہ وہ مل کر کھڑے ہوں اور خلل کو بند کریں اور کندھے برابر برابر کرلیں۔

○ نماز میں خشوع وخضوع نماز کی روح ہے جو آدمی دوسرے آدمی کے دباؤ میں کھڑا ہوگا اور دونوں طرف سے کھڑے نمازیوں سے اسے کہنیوں کی ضربیں لگ رہی ہوں گی اُسے خشوع اور خضوع اور توجہ الی اللہ کیسے حاصل ہوسکتی ہے۔علاوہ ازیں کسی نمازی کو دباؤ میں رکھنا اور کہنیوں کی ضربوں سے ایذاء پہنچانا حرام اور معصیت ہے۔لہٰذا ٹانگیں پھیلا کر دوسرے آدمی پر چڑھ کر قیام اور سجدوں میں کہنیاں باہر تان کر سجدہ کرنا جائز نہیں بلکہ معصیت ہے۔بعض لوگ ننگے سر، ٹانگیں بہت زیادہ پھیلا کر، دائیں بائیں کھڑے نمازیوں کے پیروں سے اپنے پیروں کو ٹچ (Touch) کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سینہ پر ہاتھ باندھ کر اکڑ کر اسطرح کھڑے ہوتے ہیں جیسے کسی سے لڑنے کا ارادہ ہو ایسا قیام تکبر کی علامت ہے اور ناجائز ہے۔پھر سجدوں میں کہنیوں کو سمیٹنے کی بجائے بالکل باہر نکال کر دوسرے آدمی کے لیے سجدوں کا راستہ بند کر دیتے ہیں۔ بڑی مشکل سے ان کی کہنیوں کے نیچے سے سجدہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ایسا طریقہ نہایت ایذا رساں اور تکلیف دہ ہے اس سے بچنا چاہیے۔

5 مطلقاً کلام نماز کے لیے مفسد ہے۔ یعنی نماز میں قعدہ بقدر تشہد اور تشہد ''عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ '' سے پہلے ایک حرفی یا دو حرفی بامعنی کلام جیسے امر کا صیغہ '' قِ '' یا دو حرفی کلام قصداً ہو یا خطا یا نسیاناً ہو، نماز کے لیے مفسد ہے۔ اسی طرح لفظ سلام جب قعدہ بقدر تشہد سے پہلے نماز سے خارج ہونے اور نماز کے منقطع کرنے کی نیت سے قصداً ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر سلام سہواً ہو یعنی سلام تو یاد ہو اور قصداً ہو مگر اسے یاد نہ رہے کہ ابھی نماز کی رکعات یا نماز کا کوئی رکن یا صلبی سجدہ یا تلاوت کا سجدہ رہ گیا ہے یا سجدہ سہو اس پر واجب تھا لیکن اسے یاد نہیں رہا اور نماز منقطع کرنے اور نماز سے خارج ہونے کی نیت سے قصداً سلام کہہ دیا یہ سلام سہواً ہوگا اور معتبر نہیں ہوگا۔ کیونکہ غیر مشروع سلام سے نماز کی قطع کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا۔ اور اس سے آدمی نماز سے خارج نہیں ہوتا اگرچہ نمازی نے دونوں طرف سلام کہہ دیا تھا۔ بشرطیکہ سلام کے بعد آدمی نے کلام یا طعام سے نماز کو فاسد نہ کیا ہو۔ وہ آدمی سلام کہنے کے باوجود نماز کا صلبی سجدہ یا تلاوت کا سجدہ ادا کر کے دوبارہ قعدہ اور تشہد ادا کرے اور سجدہ سہو کر کے قعدہ اور تشہد اور درود شریف کے بعد سلام سے خارج ہو اور اگر سجدہ سہو کرنا یاد نہیں رہا تھا سلام کے بعد سجدہ سہو کر کے دوبارہ قعدہ اور تشہد اور درود شریف پڑھ کر سلام سے خارج ہو۔ (درمختار اور ردالمحتار)

## نماز میں سلام کے سہو اور عمد کا مفہوم و حکم:

اگر نماز کے افعال یا اقوال سے ناکردہ رکن یا رکعات کی تعداد یاد نہ رہے اور سلام کہہ دیا جائے یہ سلام حکماً سہواً کہلاتا ہے۔ یہ تحلیل اور تخریج کا سلام نہیں ہوتا اگرچہ قطع صلاۃ کی نیت سے سلام ہو۔ جب پہلا سلام تحلیل کا نہیں تو دوسرا سلام تحیت کا نہیں ہوگا، جس سے نماز فاسد ہو۔ دونوں سلاموں سے نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر نماز کے افعال یا اقوال سے ناکردہ رکن یا ناکردہ رکعات کی تعداد یاد ہو اور قصداً قعدہ بقدر تشہد سے پہلے نماز سے خارج ہونے کی نیت سے سلام کہہ دیا جائے، یہ سلامِ عمد کہلاتا ہے۔اس سے نماز منقطع اور فاسد ہو جاتی ہے۔مشہور قول یہ ہے کہ سلام سہواً ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور عمداً ہو تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اس قول کا یہی مفہوم ہے۔اور اگر تمام ارکان اور واجبات کے بعد اور قعدہ بقدر تشہد اور تشہد کے بعد سلام کہہ دیا جائے تو پہلا سلام تحلیل کا اور دوسرا سلام تحیت کا شمار ہوتا ہے اور نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

سلام من وجہ کلام ہے اور من وجہ دعا ہے اس لیے سہو کی صورتوں میں سلام کا حکم دعا کا ہے اور عمد کی صورتوں میں سلام کا حکم کلام کا ہوتا ہے۔

اگر کسی انسان کو سلام کہہ دیا جا ہے، یہ سلام، کلام اور تحیت کا ہوگا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔

۵ اگر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے پہلے قعدہ میں سلام کہہ دیا اس ظن پر کہ چار رکعت مکمل ہوچکی ہیں تو یہ سلام سہو کا ہوگا اس سے آدمی نماز سے خارج نہیں ہوتا اور اگر دو رکعت کا یقین ہے مگر آدمی نے اس غلط فہمی میں سلام کہہ دیا کہ میری نماز مسافر کی نماز ہے یا جمعہ کی نماز ہے یا صبح کی نماز ہے تو یہ سلام عمد کا ہوگا اس سے نماز فاسد ہوجائے گی۔ یعنی اگر وقت میں غلط فہمی نہ ہو لیکن رکعات کی تعداد میں یا ارکان میں غلط فہمی ہو کہ میں نے رکعات مکمل کر لی ہیں اور ارکان ادا کر چکا ہوں، تو سلام نماز کے لیے مفسد نہیں ہوگا اور اگر رکعات کی تعداد میں غلط فہمی نہ ہو، اسے یقین ہو اوقات میں غلط فہمی ہو تو سلام مفسد ہوگا یعنی داخلی غلط فہمی کے وقت سلام مفسد نہیں ہوتا اور خارجی غلط فہمی کے وقت کہ دو رکعت ہی پڑھنی ہیں، سلام مفسد ہوتا ہے۔ (خلاصہ از درمختار اور ردالمحتار۔ بَابُ مَایُفْسِدُ الصَّلٰوۃَ ومایُکْرَہُ فِیْھَا اور باب سجود السہو)

# نمازِ جنازہ کے مسائل اور نمازِ جنازہ کا طریقہ

نماز جنازہ میں چھ فرض ہیں۔

(۱) نمازِ جنازہ کی نیت (۲) قیام (یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا)

(۳،۴،۵،۶) چار تکبیریں۔(ثناء، درود شریف اور دعا سنت ہے اور سلام واجب ہے)

**نماز جنازہ کی نیت:** حاضر میت کے لیے نماز جنازہ کی نیت کرتا ہوں۔عبادت، اللہ تعالیٰ کی۔چہرہ قبلہ کی طرف۔(مقتدی کہے) اقتداء اس امام کی، پھر تکبیر کہی جائے۔

نیت دل کے ارادہ کا نام ہے لیکن بعض لوگ تفصیل ذکر کرتے ہیں۔نماز جنازہ کی نیت کرتا ہوں، چار تکبیر، نماز جنازہ فرض کفایہ، ثناء اللہ تعالیٰ کے لیے، درود شریف سرورِ دو عالم ﷺ کے لیے دعا حاضر میت کے لیے، چہرہ قبلہ کی جانب، تفصیل میں کوئی حرج نہیں۔

○ رفع یدین کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہنے کے بعد ہاتھ ناف پر باندھ کر ثناء پڑھی جائے پھر بغیر رفع یدین اللہ اکبر کہنے کے بعد درود شریف پڑھا جائے۔ پھر بغیر رفع یدین اللہ اکبر کہنے کے بعد حاضر میت کے لیے دعا مانگی جائے۔ پھر بغیر رفع یدین اللہ اکبر کہنے کے بعد دائیں اور بائیں سلام کہتے ہوئے ہاتھ

کھول دیئے جائیں اور نماز سے فارغ ہو جائیں۔

o نمازِ جنازہ میں صرف پہلی مرتبہ تکبیر کے وقت رفع یدین کیا جائے بقیہ تکبیرات کہتے وقت رفع یدین نہ کیا جائے۔

o تکبیرات اتنی آواز سے کہیں جائیں کہ اپنے کانوں تک آواز پہنچے۔

چار تکبیریں نماز جنازہ کا ایسا رکن ہیں جیسے فرض کی چار رکعات جن کے فوت ہونے سے نماز نہیں ہوتی۔ جو لوگ خاموش کھڑے رہے، تکبیرات کا تلفظ آواز سے نہیں کرتے، ان کی نماز نہیں ہوتی۔

o نمازِ جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک مرتبہ دوبارہ میت کی مغفرت کے لیے دعا کر لینا بہتر ہے۔ جیسا کہ آج کل اہلسنت و جماعت کا شعار ہے کہ صفیں توڑ کر کھڑے کھڑے یا سب لوگ بیٹھ جائیں اور ایصال ثواب کے لیے دعا کریں۔ دونوں طریقے جائز ہیں۔

o نماز جنازہ، فرض کفایہ ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔

چونکہ نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے بعض افراد حتیٰ کہ ایک آدمی بلکہ عورت نے نمازِ جنازہ پڑھ لی تو فرض ادا ہو گیا۔ سب بریٔ الذمہ ہو گئے لیکن ثواب اُنہیں ملے گا جنہوں نے نماز پڑھی۔

o نماز جنازہ کے لیے جماعت شرط نہیں ایک بالغ مرد یا بالغ عورت بھی نماز

جنازہ پڑھ لے نماز ادا ہو گئی۔

○ نماز جنازہ کے فرض ہونے کے وہی شرائط ہیں جو پانچوں وقت کی نمازوں کے فرض ہونے کی شرطیں ہیں۔

○ مرد یا عورت قادر ہو، بالغ ہو، عاقل ہو، مسلمان ہو اور اسے مسلمان میت کی موت کی خبر ہو۔ ایسے آدمی پر نماز فرض ہے۔

○ نماز جنازہ کی ادا صحیح ہونے کی شرطیں وہی ہیں جو باقی نمازوں کے لیے شرطیں ہیں۔ نماز پڑھنے والا حدث اصغر اور اکبر سے پاک ہو یعنی باوضو ہو، جنبی نہ ہو، کپڑے پاک ہوں، جگہ پاک ہو، جسم پاک ہو، ستر عورت ہو، قبلہ کی طرف منہ ہو۔ سوائے تین وقتوں کے کوئی بھی وقت ہو یعنی طلوع، غروب اور زوال کا وقت نہ ہو۔ ورنہ نماز ادا نہیں ہو گی۔

○ روڈ پر نماز جنازہ مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ جوتا اتار دیا جائے یا جوتا اتار کر جوتے پر کھڑے ہوں یا جوتا پہنا ہوا ہو۔ روڈ اور شاہراہ ہیں عموماً نجاست مرئی اور غیر مرئی سے نجس ہوتی ہیں۔ ان صورتوں میں نماز فاسد ہوتی ہے۔ جوتے ناپاک ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں روڈ پر حقِ مرور اور گزرگاہی کی وجہ سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے (اگرچہ روڈ پاک بھی ہوں)۔ تفصیل ہماری کتاب ''رَفِیْقُ الْفُقَھَاءِ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ اگر الگ جنازہ گاہ یا پلاٹ یا پارک نہ ہو مسجد

میں نمازِ جنازہ بلا کراہت جائز ہے۔ (ردالمحتار اور فتح القدیر)

o میت کا مسلمان ہونا شرط ہے۔ اگرچہ وہ سخت گنہگار ہو۔ کافر کی نماز جنازہ جائز نہیں۔ مثلاً قادیانی، یہودی، عیسائی، گستاخ انبیاء عَلَیْھِمُ السَّلامُ، گستاخِ صحابہ کرام، گستاخانِ ازواجِ مطہرات امہاتُ المومنین کی نمازِ جنازہ مسلمان کے لیے جائز نہیں بلکہ کفر ہے۔ بشرطیکہ نماز پڑھنے والے کو میت کے کفر کا یقین اور کافر کے لیے مغفرت کی دعا کرنے سے کافر ہو جانے کا علم اور یقین ہو ورنہ نماز پڑھنے والا کافر نہیں ہوگا۔ (درمختار)

o مردہ پیدا ہونے والے بچے یا نصف سے کم خارج ہو کر فوت ہو جانے والے بچے کی نماز جائز نہیں۔

o ڈاکو اور دہشت گرد اگر ڈاکہ اور دہشت گردی کی حالت میں مارا جائے اس کی نماز جنازہ جائز نہیں۔

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ جائز ہے۔ (درمختار)

o میت کا پاک ہونا اور اس کے کفن کا پاک ہونا شرط ہے۔ اگر بغیر غسل میت کی نماز پڑھی گئی، نماز نہیں ہوگی۔ اگر بغیر غسل میت کو قبر میں اتار دیا گیا، ابھی قبر بند نہیں ہوئی، میت نکال کر غسل دیا جائے اور دوبارہ نماز پڑھی جائے۔ اور اگر قبر بند کر کے اس پر مٹی ڈال دی گئی، اب غسل ساقط ہے۔ میت کو نہ نکالا جائے

اور قبر پر دوبارہ تین دن تک نماز پڑھ لی جائے۔ تین دن کے بعد نماز جنازہ بھی ساقط ہے۔

- اگر غسل دینے کے بعد میت کو پاک کفن پہنایا گیا، بعد میں خون یا میت سے خارج نجاست سے کفن ناپاک ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، اسی کفن کے ساتھ میت کی نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔
- اگر میت جل جائے اور غسل دینا ممکن نہ ہو تو تیمّم کرا لیا جائے۔
- میت کا امام کے سامنے موجود ہونا شرط ہے۔ غائبانہ نمازِ جنازہ مکروہ ہے۔
- میت کے کل جسم کا یا سر سمیت آدھے جسم کا ہونا شرط ہے۔ اگر میت کا بغیر سر کوئی حصہ موجود ہو اس پر نماز جنازہ جائز نہیں۔
- میت کا زمین پر رکھا ہونا شرط ہے۔ اگر جانور پر میت رکھی ہوئی ہے۔ اس پر نماز جنازہ جائز نہیں ہے۔ چارپائی یا تختہ پر یا ریڑھی پر یا گاڑی پر رکھے میت کی نماز جائز ہے۔
- میت کا امام سے قبلہ کی جانب اور آگے ہونا شرط ہے۔ اگر میت امام کے پیچھے ہو تو نماز نہیں ہوگی۔
- میت کے ستر کا کپڑوں سے مستور ہونا شرط ہے۔ اگر میت کا وہ حصہ جو ستر ہے مکشوف ہو تو نماز جنازہ نہیں ہوگی۔

o میت کا قبلہ کی جانب امام کے محازی (سیدھ میں) ہونا شرط ہے۔ اگر میت کا کوئی حصہ امام کے محازی (سیدھ میں) نہیں، دائیں یا بائیں ہے تو نماز نہیں ہوگی۔

o نماز میں تین چیزیں سنت ہیں:

(۱) ثناء (۲) درود شریف (۳) میت کے لیے دعاء۔

# نماز کے متعلق چند مفید اعمال

۱) قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَكَثَ فِى مُصَلَّاهُ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی جائے نماز پر فجر کے بعد سورج کے طلوع تک رکا رہا وہ ایسے شخص کی طرح ہوا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کیے۔

۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ مَكَثَ فِى مُصَلَّاهُ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ ثَمَانَ رِقَابٍ مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ۔

(طحطاوی علی المراقی)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی جائے نماز میں نماز عصت کے بعد سورج کے غروب تک بیٹھا رہے (اللہ اللہ کرتا رہے) وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے آٹھ غلام حضرت اسماعیل علیہ اسلام کی اولاد سے آزاد کیے۔

ثواب کی زیادتی فرض کے انتظار کی وجہ سے ہے اور پہلی صورت میں نفل کا انتظار ہے۔(طحطاوی علی المراقی۔ص:۹۷)

۳) وَقَالَ مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالیٰ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ. غُفِرَتْ ذُنُوْبُه، وَ اِنْ کَانَ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ۔

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار کیا اور اس نے کہا" اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِی لَا اِلاہَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْـــهِ "اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی، اگرچہ کافروں کیساتھ جنگ میں بھیڑ کے وقت بھاگ جاتا ہو۔

۴) مَنْ قَرَءَ اٰیَةَ الْکُرْسِی فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃِ لَمْ یَمْنَعْه، مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّاالْمَوْتُ وَ مَنْ قَرَءَ ھَا حِیْنَ اَخَذَ مَضْجِعَه، اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰی دَارِہٖ وَدَارِجَارِہٖ وَ اَھْلِ دُوَیْرَاتٍ حَوْلَه،۔

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لی اس کو جنت میں دخول سے کوئی چیز نہیں روکے گی مگر موت۔ اور جس شخص نے آیت الکرسی اس وقت پڑھ لی جب وہ اپنے بستر پر سونے کیلئے لیٹا اللہ تعالیٰ اس کے گھر اور اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے چاروں طرف گھروں کو امن

عطا فرمائے گا۔

۵) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَءَ الْمُعَوَّذَاتَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' ہر نماز کے بعد دونوں سورتیں پڑھوں۔

٦) بِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰہُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃٍ ثَلاثًا وَ ثَلاثِیْنَ وَ حَمِدَ اللّٰہَ ثَلاثًا وَّ ثَلاثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلاثًا وَّ ثَلاثِیْنَ فَتِلْکَ تِسْعَۃٌ وَّ تِسْعُوْنَ وَ قَالَ تَمَامَ الْمِائَۃِ لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ط لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَ اِنْ کَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (مسلم)

ترجمہ: سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' پڑھا اور تینتیس (۳۳) مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' پڑھا اور تینتیس (۳۳) مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' پڑھا یہ کل ننانوے (۹۹) عدد ہیں سو کو مکمل کرنے کیلئے اس نے کہا ''لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ط لَہٗ

الْـمُـلْـکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ "

اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوئے۔

۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَىْ الْفَجْرِ اِلٰى سُنَّةٍ فِىْ بَيْتِهٖ يُوَسَّعُ لَهٗ فِىْ رِزْقِهٖ يُقِلُّ الْمُنَازِعُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اَهْلِهٖ وَ يُخْتَمُ لَهٗ بِالْاِيْمَانِ۔(طحطاوی۔ص:۲۴۶)

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے فجر کی دو رکعتیں یعنی سنتیں گھر میں ادا کیں اور فرض مسجد میں جماعت کیساتھ ادا کئے اس کے رزق میں وسعت کی جائے گی اور اس کے اور اس کے گھر والوں کے درمیان جھگڑے کم ہوں گے، اور اس کا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

صبح کی سنتوں کی پہلی رکعت میں "اَلَمْ نَشْرَحْ" اور دوسری رکعت میں "اَلَمْ تَرَ" پڑھنے سے دشمنوں کے شر سے اور آلام سے امان حاصل ہوتی ہے۔

۸) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِىْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ تَامَّةٍ وَ عُمْرَةٍ تَامَّةٍ۔(طحطاوی۔ص:۹۷۔اوقات مستحبہ کے باب میں)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز جماعت مں پڑھی پھر بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا، حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پھر دو رکعت نفل (اشراق) ادا کیے، اس کیلئے حج تام اور عمرہ تام کرنے جیسا ثواب ہوگا۔

۹) وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ دُبُرِ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَ هُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ کُتِبَ لَهٗ عَشَرُ حَسَنَاتٍ وَ مُحِيَ عَنْهُ عَشَرُ سَيِّآتٍ وَ رُفِعَ لَهٗ عَشَرُ دَرَجَاتٍ وَکَانَ يَوْمُهُ ذَالِکَ فِيْ حِرْزٍ مِنْ کُلِّ مَکْرُوْهٍ وَ حَرَسٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَتْبَعْ بِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِکَهُ فِيْ ذَالِکَ الْيَوْمِ اِلَّا الشِّرْکُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى ۔(ترمذی)

ترجمہ: اور سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد دس (۱۰) مرتبہ کسی کیساتھ کلام کرنے سے پہلے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ'' پڑھا جبکہ وہ دو زانوں بیٹھا ہوا ہو، اس کیلئے دس (۱۰) نیکیاں لکی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے، اور اس کے دس درجے بلند کیے

جائیں گے، اور وہ اس دن مکروہ اور تکلیف دہ چیز سے امان میں ہوگا اور شیطان سے محفوظ رہے گا۔اس دن جو گناہ کرے گا وہ معاف کردیا جائے گا سوائے اللہ تعالیٰ کیساتھ شرک کے۔

خاک پائے اہل ایمان محمد رفیق حسنی عفی عنہ

خادم جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم،گلستانِ جوہر،

بلاک۔۱۵کراچی